بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

اردو ۔ کراچی

مارچ 2021ء شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ

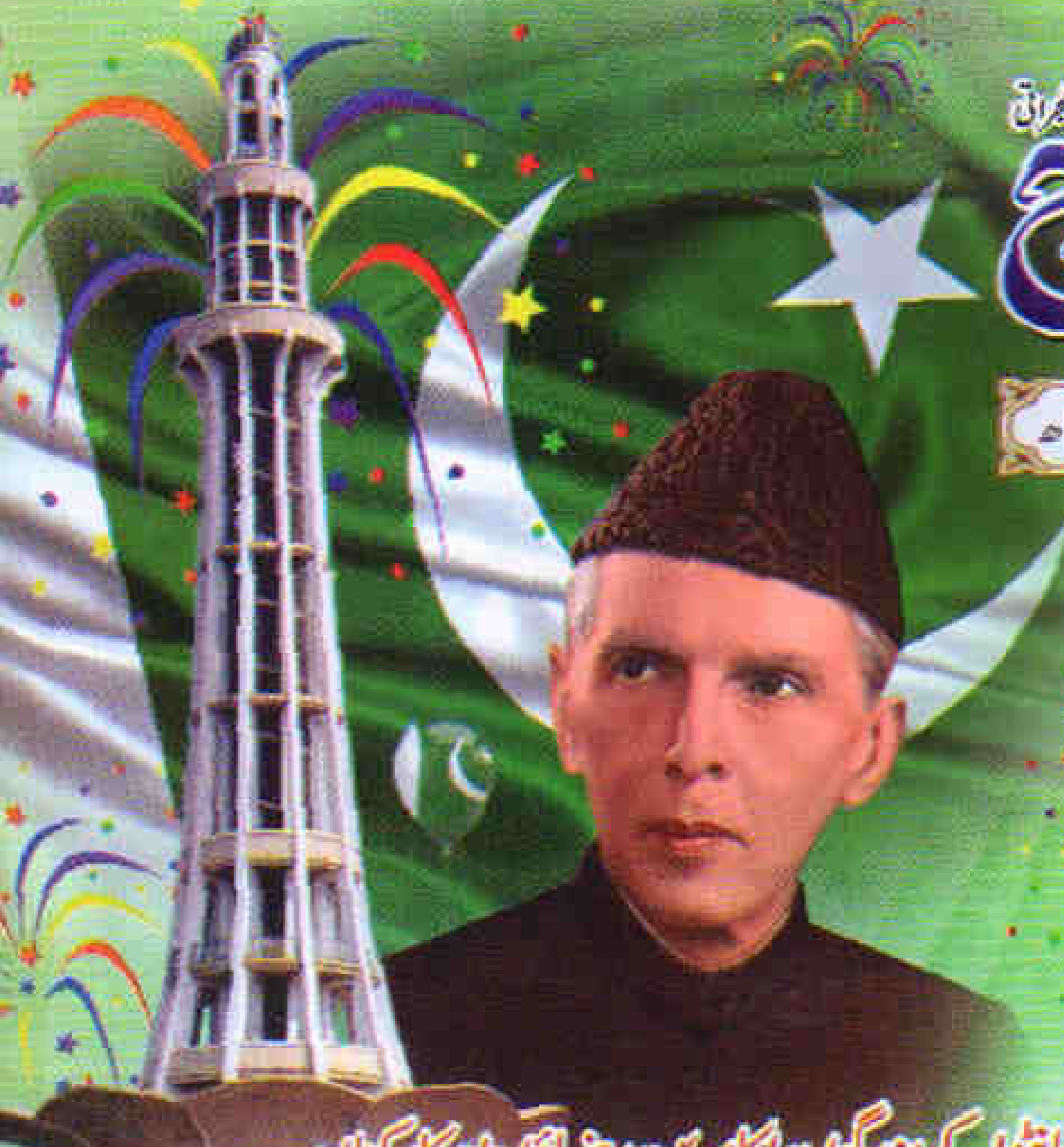

قیام پاکستان کی جدوجہد میں بانٹوا کے بزرگوں، اکابرین، رہنماؤں اور کارکنان
نے بھرپور مالی اور عملی خدمات انجام دیں جو ہمیشہ تاریخ کا حصہ رہیں گی

سیٹھ حسین قاسم دادا

سیٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا

سیٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا

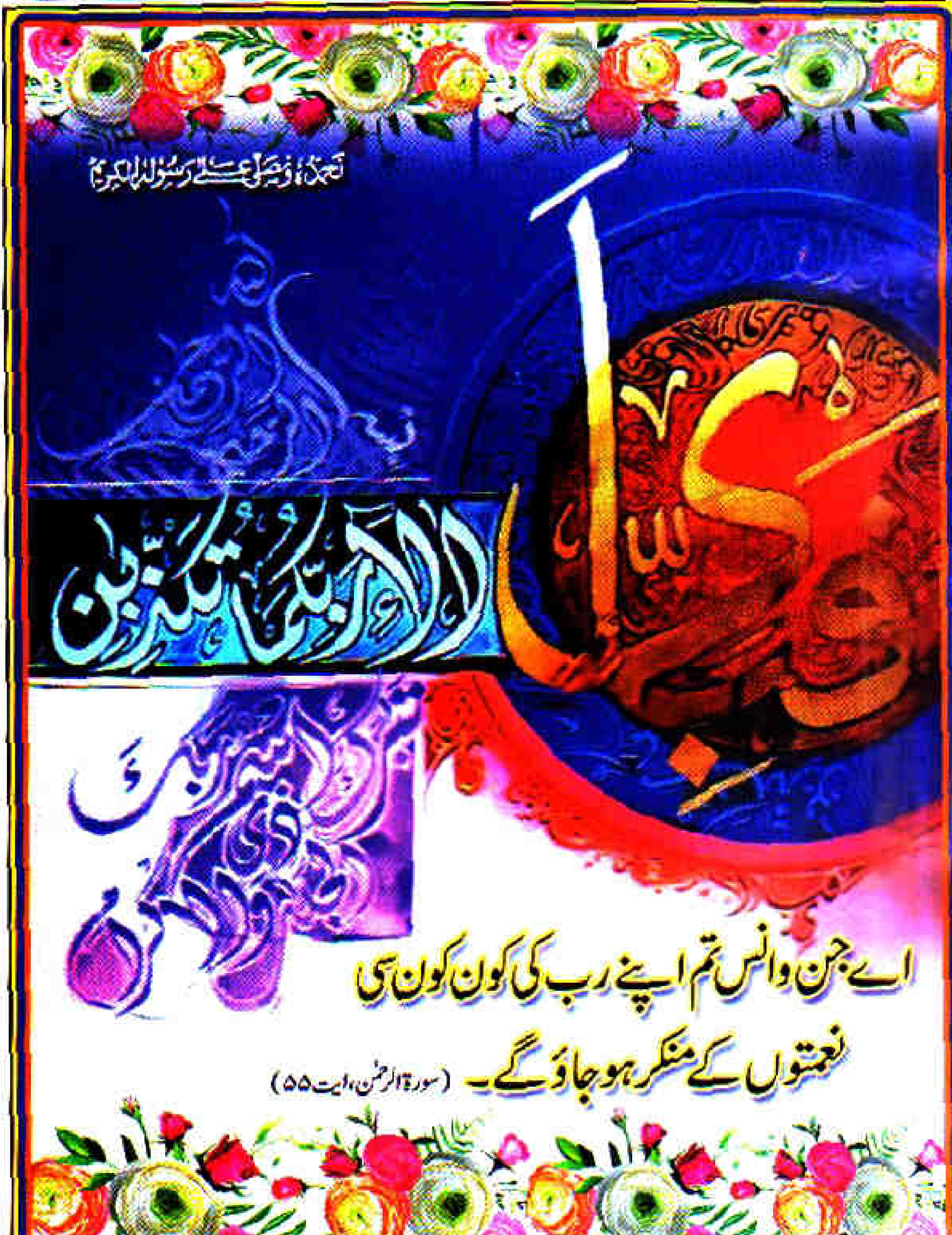
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
فبای آلاء ربکما تکذبن
اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی
نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے۔
(سورۃ الرحمٰن، ایت ۵۵)

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

માસિક
મેમણ સમાજ
ઉર્દૂ-ગુજરાતી

ماہنامہ میمن سماج

اردو ـ گجراتی

کراچی

Monthly
Memon Samaj
Urdu-Gujrati

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

مارچ 2021ء

شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ

شمارہ: 03

جلد: 66

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

021-32768214
021-32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیر نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ حور بائی ماجیانی اسکول، محبوب خان روڈ، نزد [illegible]، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

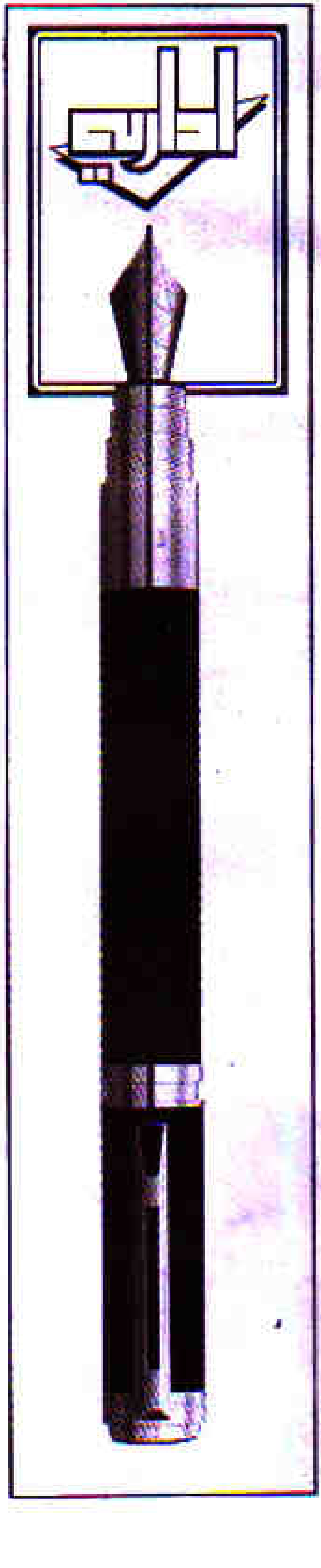

اپنی جماعت کے قوانین پر عمل سے ہی مسائل ختم ہوں گے

قانون اور ضابطے انسان کو وہ شعور عطا کرتے ہیں جن سے انسان میں زندگی بسر کرنے کا سلیقہ اور ڈھنگ پیدا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قانون اور ضابطے ایسے بندھن ہوتے ہیں۔ جو انسان کو آزادی سے معاشرے میں نقل و حرکت نہیں کرنے دیتے اس لئے ان قوانین کو لوگوں کے لئے قابل قبول بنانا چاہیے۔ یہ عمل عرصے سے بانٹوا میمن برادری میں بھی جاری ہے۔ اپنی جماعت نے آپ کی سہولت آسانی اور آپ کو مشکلات سے بچانے کے لئے بہت سے قوانین اور ضابطے بنائے اور پھر اس امید کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کردیے کہ آپ ان کو نہ صرف تسلیم کریں گے بلکہ ان پر خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو عمل کرنے کی تاکید کریں گے۔

لیکن کافی عرصے سے یہ ہو رہا ہے کہ یہ قوانین غیر موثر سے نظر آرہے ہیں۔ برادری کے وہ لوگ جن کی خاطر ان ضابطوں کو تیار کیا گیا ہے وہ خود ہی ان پر عمل نہیں کر رہے۔ یہ رجحان خاصا تشویشناک ہے۔ آپ کی جماعت آپ کے تحفظ، بقا اور سلامتی کے لئے شب و روز کوشاں رہتی ہے۔ یہ قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ آپ کے لئے سہولتوں کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے۔ ایسے میں آپ کا اپنی بانٹوا میمن جماعت سے تعاون نہ کرنا اور اس کے بنائے ہوئے قواعد وضوابط اور قوانین پر عمل نہ کرنا سخت افسوس کا باعث ہے۔ دوسری قوموں اور برادری میں آپ کی جماعت کی حیثیت متاثر ہوتی ہے۔ آپ خود ہی اپنی جماعت کو قوموں کی برادری میں شرمندہ ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

ذرا غور کیجئے کہ اس جماعت کی جانب سے برادری کی فلاح و بہبود کے لئے جو سماجی قوانین بنائے جاتے ہیں ان کا اہم اور اولین مقصد برادری سے غلط رسم و رواج کی روک تھام ہے۔ برادری میں نت نئے اور غلط رسم و رواج فروغ پا رہے ہیں جن سے فضول خرچی بڑھ رہی ہے۔ ان غلط رسم و رواج کا خاتمہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک پوری برادری مکمل اور بھرپور تعاون نہ کرے۔ مہنگائی اور بے روزگاری کے سبب برادری کے جن خاندانوں کو گزر بسر کرنے میں مشکلات ہوتی ہیں ایسے خاندانوں میں جب خوشی اور غمی کا موقع آتا ہے تو کیا ہوگا؟

یہ ایک کٹھن سوال ہے۔ یقیناً غریب اور متوسط طبقے کے خاندان کے لئے ان مواقع پر بہت

مشکلات پیش آتی ہیں۔ انہیں سماج میں قرض دار بن کر لین دین کرنا پڑتا ہے۔ ختنہ، منگنی، شادی وغیرہ کے موقع پر لین دین اور رسوم کا اضافہ ہوا ہے ان کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقے کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

بانٹوا میمن برادری کا ہر طبقہ جماعت کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق عمل کرے تب ہی غریب اور متوسط طبقے کے لوگ ان فرسودہ رسم و رواج سے بچ سکیں گے۔ غلط رسم و رواج اپنا کر جماعت کے قوانین کو توڑنے والے برادری کے اراکین پر جماعت کی جانب سے جرمانہ کیا جاتا ہے یا قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر انہیں خبردار کیا جاتا ہے تو جرمانے کی رقم ادا کرنے میں پس و پیش کیا جاتا ہے۔

دعوتوں میں کارڈ میں درج وقت پر کھانا شروع کرانے دور دور سے آئے ہوئے مہمانوں مرد، خواتین اور بچوں کو مشکلات سے بچانے اور وقت کی بچت کے لئے جماعت کی اپیلوں پر اب تک خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوسکی۔ جب تک برادری کا بھرپور تعاون حاصل نہ ہوگا۔ اس وقت تک جماعت کے قوانین پر عمل کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہوگا۔ اسی لئے پگڑی، جہیز، ولیمہ، روشنی (چراغاں) اور مہندی وغیرہ جیسے غلط رسم و رواج کی روک تھام میں بھی قطعاً کامیابی حاصل نہیں کرسکتے۔

بانٹوا میمن جماعت کو برادری کے عملی تعاون کی بے حد ضرورت ہے۔ اگر برادری تعاون کرے گی تو غلط رسم و رواج کے خاتمے کی کوششیں ناکام نہیں ہوں گی۔ ہم برادری کی جانب سے مثبت جواب کے منتظر ہیں۔ ہم غیر برادری میں اپنی لڑکیوں کا رشتہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی برادری میں ان کے لئے کوئی جگہ یا گنجائش نہیں ہے۔ کیا یہ اندازِ فکر کسی بھی طرح مناسب قرار دیا جاسکتا ہے؟ نہ جانے ہم کہاں جارہے ہیں؟ اچھی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں میں مثبت اور تعمیری سوچ پیدا ہونی چاہیے۔ ان میں سے مادی لالچ کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

اس پر ہمارے بزرگوں اور بڑوں کو غور کرنا ہوگا۔ ہماری بانٹوا میمن جماعت برادری کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ہمیں اس ضمن میں عمدہ مثالیں قائم کرنی چاہئیں، ہمیں یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم تمام بے جا غلط رسم و رواج سے نجات حاصل کریں گے اور اس کے بعد اس عہد پر ڈٹ جانا ہوگا۔ جماعت کے قوانین پر عمل کرکے جماعت کو ترقی یافتہ بنانے میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

آیئے اپنی زکوٰۃ اور ڈونیشن کی رقم سے BMJ کو عنایت کرکے
برادری کو ایجوکیشن، ہیلتھ اور آبادکاری (ہاؤسنگ) کے
فلاحی اور رفاہی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆رات کا کھانا نہ چھوڑو چاہے ایک مٹھی کھجور کیوں نہ ہو۔

(حضور اکرم ﷺ)

☆لوگوں سے تکلیف کو دور کرکے خود اٹھا لینا حقیقی سخاوت ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ہر شے کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔

(حضرت عمر فاروقؓ)

☆زبان کے درست ہو جانے کے ساتھ دل بھی درست ہو جاتا ہے۔

(حضرت عثمان غنیؓ)

☆اچھا دوست ہاتھ اور آنکھ کی طرح ہوتا ہے جب ہاتھ کو درد ہوتا ہے تو آنکھ روتی ہے اور جب آنکھ روتی ہے تو ہاتھ آنسو صاف کرتے ہیں۔

(حضرت علیؓ)

☆حسد کرنے والوں کو کبھی راحت نصیب نہیں ہوتی۔

(حضرت امام جعفر صادقؒ)

☆دولت کی بھوک حقیقی راحت نہیں پہنچا سکتی۔

(حضرت معروف کرخیؒ)

☆اللہ تعالیٰ کی قربت کا بہترین راستہ عاجزی ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

☆جو آدمی عورت کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو نظر انداز نہیں کرسکتا وہ اس کی بڑی خوبیوں سے کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ (خلیل جبران)

☆انسان کی طبیعت کا حال اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے معلوم ہوتا ہے بڑے کاموں سے نہیں کیونکہ وہ ان کو بہت سوچ بچار کے کرتا ہے۔ (حکیم افلاطون)

☆جو جانتے ہیں وہ عمل کرتے ہیں اور جو سمجھتے ہیں وہ تعلیم دیتے ہیں۔

(ارسطو)

☆قلت عقل کا اندازہ بات چیت کی کثرت سے ہوتا ہے۔

(حکیم بوعلی سینا)

☆قابل رحم ہے وہ شخص جس کو مشورہ دینے والے جاہل ہوں۔

(سقراط)

☆پیٹ ایک ایسا برتن ہے جو کبھی نہیں بھرتا اور نہ کبھی ٹوٹتا ہے۔

(بقراط)

☆تم مجھ سے محبت کرو یا نفرت! دونوں میرے حق میں ہے۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میں تمہارے دل میں ہوں اور اگر تم مجھ سے نفرت کرتے ہو تو میں تمہارے دماغ میں ہوں۔ (ولیم شیکسپیئر)

☆جہاں صرف جہالت ہی خوش رکھ سکتی ہو وہاں عقلمند ہونا بے وقوفی ہے۔ (البرٹ آئن سٹائن)

☆دنیا کا طاقتور ترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ تنہا رہتا ہے۔

(ہنرک ابسن)

☆قدرت کی پکار پر جو لوگ دھیان نہیں دیتے انہیں طرح طرح کی بیماریاں گھیر لیتی ہیں۔ قدرت ہی تندرستی کی ماں ہے۔ (مارشل)

☆میں ان سے حسد نہیں کرتا جنہیں مجھ سے زیادہ علم ہے لیکن ان پر رحم آتا ہے جن کے پاس مجھ سے کم علم ہے۔ (ٹامس براؤن)

☆یہ دنیا ایک عظیم موسیقار کے نغمے کی گونج ہے۔ انسان کے پاس صرف شوق سماعت ہونا چاہئے۔ (بائرن)

ذوالجلال والاکرام

حمد

الطاف حسین حالی

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا

ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جمال تیرا

گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں
لیکن ٹلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا

پھندے سے تیرے کیوں کر جائے نکل کوئی
پھیلا ہوا ہے ہر سو عالم میں جال تیرا

ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے جن کے جلال تیرا

ہے پاس دوستوں کے تیری یہی نشانی
یارب! کبھی نہ پائے زخم اندمال تیرا

بیگانگی میں حالی! یہ رنگ آشنائی
سن سن کر سر دھنیں گے قال، اہل حال تیرا

نعت

قدسی ایرانی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

من بے دل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

نسبتے نیست بہ ذات تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

شب معراج عروج تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

ذات پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبان عربی

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

بانٹوا میں مسلم لیگ فنڈ ریزنگ کے موقع پر نامور میمن سماجی رہنما
سلیمان پیر محمد دیوان قائداعظم محمد علی جناح
کو نوٹوں سے بھرا بیگ پیش کر رہے ہیں

مشعل راہ

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

تنگ دستی کے اسباب اور ان کا حل

تحریر : جناب عاطف نور

مسلمان کا ہر کام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع اور رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات سے انحراف، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور حکم عدولی کے سبب آج کم و بیش ہر فرد کسی نہ کسی آزمائش اور مصیبت میں گرفتار ہے۔ ان میں سرفہرست تنگ دستی اور رزق میں بے برکتی کا مسئلہ ہے۔ آج شاید ہی کوئی گھرانہ اس پریشانی سے محفوظ نظر آئے۔ تنگ دستی کا بنیادی سبب خود ہماری بے عملی ہے، جسے "سورۂ شوریٰ" میں اس طرح بیان کیا گیا ہے: "اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے، وہ اس سبب سے ہے، جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور اللہ بہت کچھ تو معاف کر دیتا ہے۔"

عام مشاہدے کی بات ہے کہ ہم اپنے مسائل کے حل کے لیے مشکل ترین ذرائع استعمال کرنے کو تیار ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے عطا کردہ رزق میں برکت کے آسان ذرائع کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے۔ رزق میں برکت کے طالب کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے رزق میں بے برکتی کے اسباب سے آگاہی حاصل کرے اور پھر ان سے چھٹکارا حاصل کرے۔ اگر ہم اپنے اطراف نظر دوڑائیں تو ہمیں رزق کی بے قدری اور بے حرمتی سے دور کوئی گھر شاید مل سکے، زیادہ تر گھرانے ایسے نظر آئیں گے، جہاں رزق کی بے قدری اور بے حرمتی کرنے والوں کو کوئی ملال نہیں ہوتا، عالی شان بنگلے میں رہنے والے سے لے کر تنگ و تاریک جھونپڑی میں رہنے والے افراد تک اس بے احتیاطی اور بے ادبی کا شکار نظر آتے ہیں۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں قسم قسم کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس قدر سالن کا شوربا، چاول اور روٹی وغیرہ بہا کر نالی کی نذر کر دیے جاتے ہیں، ان سے ہم سب اچھی طرح واقف ہیں۔ رزق میں تنگی کے اس بنیادی سبب کو عموماً ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں، حضور اکرم ﷺ اپنے حجرے میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اسے لے کر صاف کیا اور پھر کھا لیا اور فرمایا، ”عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جس کسی قوم سے بھاگی ہے، لوٹ کر نہیں آئی۔“ (سنن ابن ماجہ)

رزق اور دیگر کھانے کی اشیاء کی بے قدری اور بے حرمتی کے علاوہ بہت سے ایسے اسباب ہیں، جو رزق میں تنگی کا باعث بنتے ہیں، مثلاً زیادہ سونے کی عادت (اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے)، گناہ کرنا خصوصاً جھوٹ بولنا، والدین کو ان کے نام سے پکارنا، دسترخوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اٹھانے میں سستی کرنا، کوڑا کرکٹ گھر ہی میں چھوڑ دینا، نماز میں سستی کرنا، بغیر ہاتھ دھوئے کھانا، نکلے ہوئے کھانے میں دیر کرنا، کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا، کھانے پینے کے برتن کھلے چھوڑ دینا اور سب سے اہم کہ بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھانا۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ناخنوں کا بڑھا ہوا ہونا بھی تنگی رزق کا سبب ہے۔ اکثر لوگ یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ پہلے جتنا راشن مہینے بھر چلتا تھا، اب بے برکتی کا یہ عالم ہے کہ اب وہ پندرہ دن ہی میں ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عام طور پر لوگ کھانے پینے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھنے کی سنت سے غافل ہیں۔ سیدنا حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم) لہٰذا اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ کھانے سے پہلے اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو رزق میں سے برکت جاتی رہتی ہے۔

ایک دفعہ عباسی خلیفہ مامون رشید نے حضرت ہدبہ بن خالدؒ کو اپنے ہاں مدعو کیا، کھانے کے آخر میں جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، وہ آپ چن چن کر تناول فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر پوچھا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ آپ نے فرمایا، کیوں نہیں، دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت حماد بن سلمہؒ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے کہ ”جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چن چن کر کھائے گا، وہ تنگ دستی سے بے خوف ہو جائے گا۔“ میں اسی حدیث نبوی ﷺ پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا اور اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا، وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون رشید نے اسے حضرت ہدبہ بن خالدؒ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیا۔ حضرت ہدبہ بن خالدؒ نے فرمایا، الحمدللہ حدیث پر عمل کیا اور ہاتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہوگئی۔ (ثمرات الاوراق)

اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ”فلاں حرام کھانے والے اور گناہوں سے بھرپور زندگی گزارنے والے شخص کے رزق میں بے برکتی کے بجائے مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔“ اس ضمن میں اتنا سمجھ لیجیے کہ یہ شیطان کا ایک خطرناک حربہ ہے۔ اس نظریے سے سوچیں گے تو فی زمانہ ہر جگہ دنیوی ترقی میں بظاہر کفار اور غیر مسلم آگے نظر آتے ہیں۔ کسی کی بدعقیدگی و بداعمالیوں کے باوجود دنیاوی نعمتوں کا حصول اس کے لیے باعث فضیلت نہیں، لہٰذا مسلمان کو شیطانی وسوسوں میں پڑنے کے بجائے اپنے مسائل قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کرنے چاہئیں۔ اگر ہم اپنے مسائل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کے مطابق حل کرنے کی سعی کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ (بشکریہ: روزنامہ جنگ کراچی۔ مطبوعہ جمعہ 6 جولائی 2011ء)

اے میرے وطن

گجراتی غزل: دلکش گونڈلوی (مرحوم)

اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

جو مساوات کا ہم نے دیکھا تھا خواب
ان کے تعبیر دیکھی تو مثل حباب
یہ حقیقت میں آیا ہے کیا انقلاب
گندے ذرے سے شرما گیا آفتاب
یہ اخوت نے کیسا سنوارا ہمیں
موت سے پہلے بھائی نے مارا ہمیں

مجھ کو آزاد ہونا تھا میں ہوگیا
کل میں بیدار تھا آج پھر سوگیا
میں نے پایا وطن اور میں کھو گیا
میں کدھر کو چلا تھا کدھر کو آگیا
حکمراں مجھ کو کیسے نرالے ملے
میں جو گوروں سے چھوٹا تھا کالے ملے

جب ہو دن میں اندھیرا تو پھر رات کیا؟
اب برے سے برے ہوں گے حالات کیا؟
یہ مسلمان کیا،یہ مساوات کیا؟
ملک پایا تو آیا مرے ہاتھ کیا؟
دم ہی گھٹتا رہا،خون جلتا رہا
میں اشاروں پہ لاٹھی کے چلتا رہا

تم تو بیٹھے تھے گھر میں تمھیں کیا خبر
اس وطن کے لئے کس نے کٹوائے سر
ابھری کس کے لہو سے نوید سحر
اب تو دیکھو ذرا تم اٹھا کے نظر
رنگ لایا افق پہ ہے کس کا لہو

آج جس کی بدولت ہو تم سرخرو
میں نے اچھا بھلا کردیا تجھ کو گھر
اور مجھ کو ہی کرتا ہے ہے تو دربدر
اس نازیبا حرکت پہ تو شرم کر
پانی چلو میں لے اور کہیں ڈوب مر
تو ذرا سوچ غیروں کے ادنیٰ غلام
تجھ کو کس نے دلایا ہے اعلیٰ مقام

کتنی اعلیٰ ہماری سیاست بھی ہے
ایک ان پڑھ کو مل گئی وزارت بھی ہے
جو امانت میں کرتا خیانت بھی ہے
پھر بھی ایمان ان کا سلامت بھی ہے
بے حیائی تو ان کی شرافت میں ہے
کام چوری تو ان کی تجارت میں ہے

چاہے ادنیٰ و اعلیٰ تو ہستی کو دیکھ
ان کے دل کو تو صوبہ پرستی کو دیکھ
تو مسلماں کو دیکھ ان کی پستی کو دیکھ
اس نے جس کو اجاڑا وہ بستی کو دیکھ
مارے غیرت کے دلکش تو مرجائے گا
نام اخوت کا لیتے بھی شرمائے گا

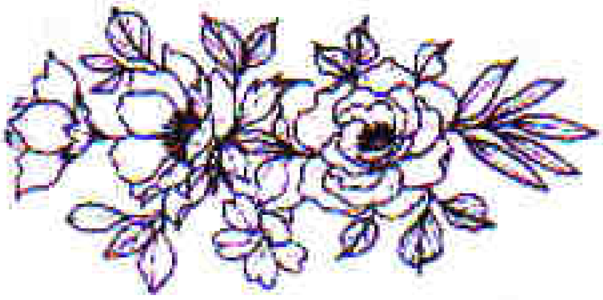

خدمت خلق کا صلہ

جناب عبدالعزیز للکار

بے کار پھر رہے ہیں، بھائی کچھ ہمارے
آؤ کہ آج مل کر دیں ان کو ہم سہارے

ناداری نے کردیا ہے، نالاں جہاں سے ان کو
گردش میں آگئے ہیں، ان کے کبھی ستارے

امراض کا دباؤ، ان پر پڑا ہے اتنا
مفلوج ہوگئے ہیں،انساں دکھوں کے مارے

اسلام نے دیا ہے، یہ ابدی پیام ہم کو
ہے افضل مقام اس کا، جو اوروں کے دن سنوارے

جنت کی آرزو میں،پھرتے ہیں لوگ سارے
ہے جنت مقام اس کا،جو خدمت میں دن گزارے

چند روزہ مسافر ہیں،انساں یہاں پہ سارے
وہ شخص ہے سیلانی،جو سفر میں دن گزارے

خدمت ہوکہ عبادت ہو،یہ کام ہیں ہمارے
پہنچیں مدد کو فورا کوئی اگر پکارے
خدمت خلق اور داد رسی کا صلہ،جنت ہے دوستو
ایسے انساں تو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں پیارے

قائداعظم اور بانٹوا کا خصوصی دورہ

تحریر: حاجی موسیٰ ولی محمد لوائی (مرحوم)

حاجی موسیٰ لوائی کا مختصر تعارف: حاجی موسیٰ ولی محمد لوائی کا نام میمن برادری کے سماجی اور فلاحی شعبے میں کسی تعارف کا محتاج نہیں، آپ کی بے لوث خدمت کی وجہ سے آج بھی بانٹوا میمن برادری میں آپ کو ان سماجی قائدین میں شمار کیا جاتا ہے جن کی ناقابل فراموش خدمات تاریخ کے صفحات پر نقش ہیں۔ حاجی موسیٰ حاجی ولی محمد لوائی بھارت کے صوبے کاٹھیاواڑ کی ریاست جوناگڑھ کے مشہور شہر بانٹوا میں یکم جنوری 1918ء کو پیدا ہوئے آپ کے آباؤاجداد ایک زمانے سے بانٹوا شہر میں عمارتی لکڑی اور تعمیراتی سامان کا کاروبار کرتے تھے۔ گجراتی میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے آبائی کاروبار سے وابستہ ہوگئے تھے۔ میمن ایجوکیشنل بورڈ کے اعزازی جنرل سیکریٹری، بانٹوا ایجوکیشنل سوسائٹی کے بانی صدر، بانٹوا میمن جماعت کے نائب صدر اور جنرل سیکریٹری، بانٹوا میمن کو آپریٹو سوسائٹی کے جنرل سیکریٹری، بانٹوا میمن انجمن حمایت اسلام کے جنرل سیکریٹری اور بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کے نائب صدر کی حیثیت سے آپ کی سماجی خدمات گراں قدر ہیں، حاجی موسیٰ لوائی ایف۔ پی۔ سی۔ سی۔ آئی کی ٹمبر کمیٹی کے رکن، مصطفےٰ بازار مرچنٹ ایسوسی ایشن کے صدر، کراچی چیمبر مرچنٹ ایسوسی ایشن کے نائب صدر اور کراچی ٹمبر امپورٹرز ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ 20 اکتوبر 1997ء کو حاجی موسیٰ لوائی رحلت کرگئے اور حاجی موسیٰ لوائی کی شریک حیات حاجیانی زینب بائی بنت حاجی حبیب محمد وڈا کی رحلت 20 ستمبر 2012ء کو 92 سال کی عمر پاکر ہوئی۔ "عکس بانٹوا" حاجی موسیٰ لوائی نے گجراتی زبان میں تحریر کی تھی جو ان کے بیٹے جناب حاجی قاسم لوائی کی کاوشوں سے اردو میں ترجمہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں بانٹوا کی مختصر تاریخ بھی ہے اور حاجی موسیٰ لوائی کی یادیں بھی۔ تحریر: الیاس شاکر (مرحوم)

1940ء کا عشرہ تحریک پاکستان کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل تھا۔ اسی عشرے کے آخر یعنی 1947ء میں پاکستان وجود میں آیا۔ 1940ء میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی دھوم پورے ہندوستان میں مچی ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور بیانات سے مسلم قوم میں بیداری کی ایک انوکھی لہر پیدا کردی تھی اور ہر طرف یہ نعرے گونج رہے تھے۔

پاکستان کا مطلب کیا "لا الٰہ الا اللہ" "مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ"

''بٹ کے رہے گا ہندوستان بن کے رہے گا پاکستان'' تحریک پاکستان کے اثرات بانٹوا تک پہنچ گئے تھے اور وہاں کی میمن برادری میں بیدار ہو چکی تھی۔ بانٹوا کے میمن نوجوان، بوڑھے بلکہ بچے تک تحریک پاکستان میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔

جوش اور جذبے کی اس فضا میں قائد اعظم ''لیگ پریس فنڈ'' کے حصول کے سلسلے میں 24 جنوری 1940ء کو بانٹوا تشریف لائے، فنڈ جمع کرنے کے لئے قائد اعظم کا کاٹھیاواڑ کے کسی بھی شہر کا یہ پہلا دورہ تھا۔ بانٹوا میں فنڈ ریزنگ میں شاندار کامیابی کے بعد قائد اعظم نے کاٹھیاواڑ اور گجرات کے دیگر شہروں کا دورہ کیا تھا جو ہر لحاظ سے کامیاب رہا تھا۔

بانٹوا میں قائد اعظم کا فقید المثال استقبال کیا گیا۔ قائد اعظم جب جلوس کی شکل میں بانٹوا پہنچے تو پورا شہر امڈ آیا تھا، یہ بڑے جذباتی لمحات تھے جو کبھی بھلائے نہیں جا سکتے۔ قائد اعظم اپنے والہانہ استقبال سے بہت متاثر ہوئے تھے۔ اس رات قمقموں کی رنگ برنگی روشنی میں مدرسہ اسلامیہ کے وسیع و عریض میدان میں عوامی جلسے کا انتظام کیا گیا تھا جس میں مسلمانوں کا خوشیوں بھرا جذبہ قابل دید تھا۔ ایسا منظر بانٹوا کی تاریخ میں پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ نعروں کی گونج میں سیٹھ آدم حاجی پیر محمد نے اہل بانٹوا کی جانب سے قائد اعظم کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس میں انہیں بانٹوا کے مسلمانوں کی جانب سے ہر قسم کے تعاون محبت اور قربانیوں کی یقین دہانی کرائی گئی۔ اس جلسے کے بعد بانٹوا کے میمن رہنماؤں نے ان جذبات کا اظہار کیا کہ اب دنیا کی کوئی طاقت قیام پاکستان کو روک نہیں سکتی۔ جلسے میں قائد اعظم نے بڑی جذباتی تقریر کی جس پر مسلمانوں نے زوردار نعرے لگائے۔ تقریر میں قائد اعظم نے کہا کہ وہ لیگ پریس فنڈ جمع کرنے بانٹوا آئے ہیں، چنانچہ بانٹوا کے مسلمانوں نے قائد اعظم کی

قائد اعظم ''لیگ پریس فنڈ'' کے سلسلے میں [illegible] کے ہمراہ جب 24 جنوری 1940ء کو بانٹوا تشریف لائے [illegible] بانٹوا کے [illegible] کا یادگار گروپ فوٹو۔

اس اپیل پر لبیک کہہ کر خطیر رقم کا چندہ جمع ہوگیا جو آج کے کروڑوں روپے کے برابر تھا۔

قائداعظم نے بانٹوا میں تین دن قیام کیا۔ اس دوران آپ مانا ودر روڈ پر واقع حسین قاسم دادا کے خوبصورت بنگلے میں مقیم رہے۔ اپنے تین روزہ قیام کے دوران قائداعظم نے پیر محمد قاسم کلکتہ والا چیریٹی میل اسپتال کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی اور ممتاز میمن تاجر سیٹھ محمد عاشق غنی بانٹوا والا کی عیادت کے لیے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ قائداعظم کا دورہ بانٹوا تحریک پاکستان کا ایک اہم باب ثابت ہوا۔ بانٹوا میں جمع کیے گئے فنڈ سے انگریزی اخبار ڈان کا اجراء ہوا جو پورے ہندوستان میں مسلمانوں کی آواز بن گیا تھا۔ (ماخوذ تصنیف "عکس بانٹوا")

☆☆☆☆☆

کھانے سے پہلے اور بیت الخلاء سے آنے کے بعد

اگر صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنالیں تو جان لیجیے کہ

آپ نے نصف سے زیادہ بیماریوں سے نجات پالی

یاد رکھیے ہماری زیادہ تر بیماریاں منہ کے ذریعے ہی جسم کے اندر داخل ہوتی ہیں

صحت مند عادات، خوشیوں بھری زندگی

22 مارچ کو "عالمی یوم آب"

پانی بچائیں، درخت لگائیں، ملک کو سرسبز بنائیں

اپنے ملک سمیت پانی کا مسئلہ اس وقت دنیا بھر میں شدت اختیار کر چکا ہے۔ بارش ہمارے پاس قدرت کا انمول عطیہ ہے اور اس کا پانی بچا کر ہم اس کی کمی پر بہ آسانی قابو پا سکتے ہیں۔

بارش کا جمع شدہ پانی باغبانی اور فرش دھونے سمیت مختلف ضروری مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پانی کا محتاط استعمال ہمیں روزمرہ کاموں میں پیش آنے والی بہت سی پریشانیوں سے بچا سکتا ہے۔ یہ بھی اپنے ملک پاکستان کی ایک خدمت ہے۔ انسانوں میں پانی کی کمی کے احساس کو اجاگر کرنے کے لیے ہر سال 22 مارچ کو پوری دنیا میں "عالمی یوم آب" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ نے پہلی مرتبہ 1993ء میں 22 مارچ کے دن کو عالمی یوم آب قرار دیتے ہوئے اسے ہر سال منانے کا اعلان کیا تھا۔

میرے محبوب کی سات باتیں

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب دوست حضور اکرم ﷺ نے سات باتوں کا خاص طور پر حکم فرمایا

1- مساکین اور غرباء سے محبت رکھو اور ان سے قریب رہو۔

2- آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھو جو مجھ سے نیچے درجے کے ہیں۔ (یعنی جن کے پاس دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے بھی کم ہے اور ان پر نظر نہ کرو جو مجھ سے اوپر کے درجے کے ہیں (یعنی جن کی دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے زیادہ دیا گیا ہے) اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ ایسا کرنے سے بندے میں صبر و شکر کی صفت پیدا ہوتی ہے اور یہ فائدہ بڑھتی ہے۔

3- حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کروں اور قرابتی رشتہ کو جوڑوں (یعنی ان کے ساتھ وہ معاملہ اور سلوک کرتا رہوں جو اپنے عزیزوں اور قریبی لوگوں کے ساتھ کرنا چاہیے) اگرچہ وہ میرے ساتھ نہ کریں۔

4- آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ کسی آدمی سے کوئی چیز نہ مانگو (یعنی اپنی ہر حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ اور اس کے سوا کسی کے در کے سائل نہ ہو)۔

5- میں ہر موقع پر حق بات کہوں اگرچہ وہ لوگوں کے لئے کڑوی ہو (اور ان کے اغراض اور خواہش کے خلاف ہونے کی وجہ سے انہیں بری لگے)۔

6- آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں (یعنی دنیا والے اگرچہ مجھے برا کہیں، لیکن میں وہی کہوں اور وہی کروں جو اللہ کا حکم ہو اور جس سے اللہ راضی ہو) اور کسی کے برا کہنے کی ہرگز پرواہ نہ کروں۔

7- آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ یہ سب باتیں اس خزانے سے ہیں جو عرش کے نیچے ہیں (یعنی یہ اس خزانے کے قیمتی جواہر ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہے اور جسے اللہ تعالیٰ جن بندوں کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، کسی اور کی وہاں دسترس نہیں ہے)

(مسند احمد۔ معارف الحدیث)

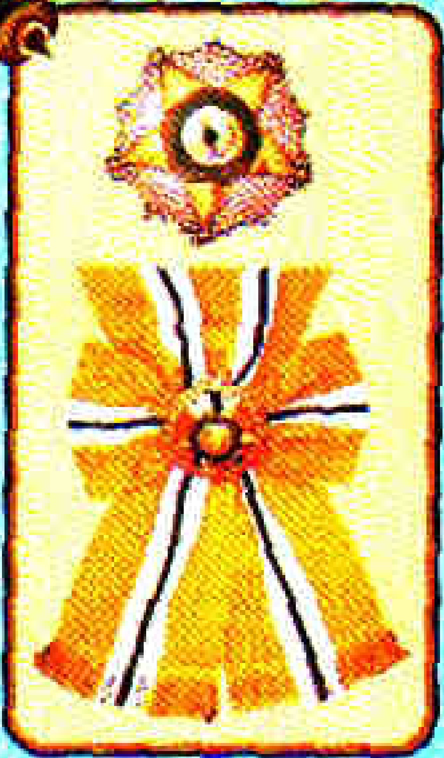

NISHAN-I-IMTIAZ

نشانِ امتیاز

PRESIDENTS AWARD FOR PRIDE OF PERFORMANCE

صدارتی اعزاز
برائے حُسن کارکردگی

TAMGHA-I-IMTIAZ

تمغۂ امتیاز

TAMGHA-I-SHUJAAT

تمغۂ شجاعت

HILAL-I-PAKISTAN

ہلالِ پاکستان

TAMGHA-I-QUAID-I-AZAM

تمغۂ قائداعظم

بانٹوا میمن برادری کی معزز اور قابل فخر سرکردہ شخصیات

ممتاز صنعت کار و بزنس مین، سماجی فلاح و بہبود کے شعبوں میں گراں قدر خدمات کے اعتراف میں

صدارتی اعزاز (سول ایوارڈز)

حاصل کرنے والی باوقار شخصیات کے اسمائے گرامی اور مختصر تعارف

تحقیق و تحریر، ترتیب و تدوین

سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل کے قلم سے

Khatri Ismat Ali Patel

بانٹوا میمن برادری برصغیر پاک و ہند کی ایک ایسی پرخلوص، پرامن، ممتاز تاجر اور بزنس مین برادری ہے۔ جس نے قیام پاکستان سے پہلے کاٹھیاواڑ کی دھرتی بانٹوا کو بھی اقتصادی اور معاشی طور پر ترقی دینے میں متحرک کردار ادا کیا تھا اور بعد میں بے پناہ ترقی دے کر اسے مضبوط بنیادوں پر استوار کیا تھا۔ بانٹوا میمن برادری کی جڑیں اگر کاٹھیاواڑ کے شہر بانٹوا میں نہایت مضبوط اور مستحکم تھیں تو ساتھ ہی اس متحرک برادری نے قیام پاکستان کے بعد اس نئی اسلامی ریاست میں بھی تجارت (بزنس) اور کاروباری سوداگری کو نہایت ٹھوس بنیادوں پر استوار کر کے اس کو نئی استقامت بخشی ہے۔

چنانچہ پاکستان آنے کے بعد جب بانٹوا میمن برادری کے صنعت و تجارت کے بڑے بڑے نام اور معروف بزنس ٹائیکون حضرات نے خود بھی قائداعظم کی پکار پر اس نومولود اسلامی ریاست کو اقتصادی طور پر مستحکم کرنے کے لئے پاکستان آئے تو اپنے ساتھ پوری تجارتی مہارت، کاروباری سوجھ بوجھ اور بزنس کا تجربہ بھی ساتھ لائے اور اس طرح اس زندہ جاوید قوم نے نہ صرف پاکستان کو صنعت و تجارت کے شعبے میں استحکام بخشا بلکہ اس ملک کو معاشی اور مالی طور پر بھی بڑی مضبوطی سے ہمکنار کیا۔

جب تحریک پاکستان پورے برصغیر میں زور و شور سے چل رہی تھی تو اس وقت قائداعظم محمد علی جناح کو پورا یقین تھا کہ چونکہ بانٹوا اور کتیانہ میمن برادری صنعت و تجارت کے تجربے سے مالا مال ہے اس لئے اسے ہندوؤں کے چھوڑے ہوئے صنعت و تجارت کے شعبے کو سنبھالنے میں کوئی مشکل یا پریشانی نہیں ہوگی اس لئے انہوں نے بانٹوا اور کتیانہ میمن برادری پر پورا یقین کرتے ہوئے تمام میمن اور گجراتی کمیونٹی کو پاکستان آنے کی دعوت دے ڈالی تھی "کم بیک ہوم" اور یہ تمام برادریاں اپنی پوری تجارتی مہارت کے ساتھ پاکستان چلی آئی تھیں اور اس نے ہندوؤں کا چھوڑا ہوا تجارتی شعبہ بڑی خوبی اور مہارت کے ساتھ سنبھال لیا۔ ان حضرات نے بڑی محنت کی اور خوب عزت بھی کمائی ان کی وجہ سے پاکستان کا اقتصادی شعبہ توانا اور مضبوط ہوا۔ بعد میں بانٹوا میمن برادری کے ان بھی سوداگران صنعت و تجارت کو سرکاری اعزازات سے نوازا گیا۔ ان کی

عزت افزائی کی گئی اور انہیں انعامات واعزازات دیئے گئے۔

ذیل میں ان حضرات کے اسمائے گرامی دیئے جا رہے ہیں جنہیں پاکستان کی معاشی اور اقتصادی خدمات کے اعتراف میں سول اعزازات (ایوارڈز) سے نوازا گیا تھا۔ مع مختصر تعارف بھی پیش ہے۔

Late Seth Ahmed Dawood

سیٹھ احمد دائود (مرحوم)

"ہلالِ خدمت" (بزنس اور سماجی خدمت)۔۔۔۔1962ء

سیٹھ احمد داؤد کا تعلق انڈیا کی معروف ریاست کاٹھیاواڑ کے ایک اہم شہر "بانٹوا" سے تھا۔ جہاں سیٹھ احمد داؤد پیدا ہوئے تھے اور بعد میں وہ 20ویں صدی کے شروع کے دور کے ایک ایسے انسان ثابت ہوئے جن کی شخصیت کو اس دور میں باعث اعزاز سمجھا جاتا تھا۔ بانٹوا اس دور کا کوئی معمولی شہر نہیں تھا بلکہ اسے لوگ انڈیا کی "دولت کی نگری" یا "دھن نگری" کہا کرتے تھے۔

جناب احمد داؤد کی پیدائش 1905ء کو بانٹوا میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام داؤد یعقوب تھا اور ان کے دادا کا نام "یعقوب گاندھی" تھا۔ نک (پہچان) گاندھی اس خاندان کی شناخت تھی۔ جو اس خاندان کے ہر فرد کے نام کے ساتھ لگی ہوئی تھی مگر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد جب یہ فیملی انڈیا سے ہجرت کر کے پاکستان میں آکر آباد ہوئی تو ان حضرات نے اس لفظ "گاندھی" کو ترک کر دیا اور اپنے ناموں کے ساتھ "گاندھی" کی جگہ لفظ "داؤد" لگایا تھا۔ چنانچہ اس تبدیلی کے بعد یہ پورا خاندان داؤد خاندان یا داؤد فیملی (داؤد گروپ) کہلایا جانے لگا۔

سیٹھ احمد داؤد کی والدہ محترمہ کا نام حنیفہ بائی تھا۔ آپ نہایت سادہ مزاج اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں انہوں نے اپنے مزاج کے مطابق اپنی اولاد کی تربیت نہایت عمدگی سے کی تھی۔ جناب احمد داؤد نے ساتویں جماعتوں تک تعلیم حاصل کی تھی جو اس زمانے کا عام رواج تھا اور لوگ اپنے بچوں کو عام طور پر مسجدوں اور مدرسوں کے علاوہ گھروں میں ہی تعلیم دلوایا کرتے تھے۔

انجمن اسلامیہ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جناب احمد داؤد اپنے نانا جان مرحوم کے ساتھ میسور چلے گئے جہاں وہ اپنا کاروبار کرتے تھے۔ اور ان کے کام میں ان کا ہاتھ بٹانے لگے تھے۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ گجراتی زبان بھی جانتے تھے اس لیے ایک طرف تو وہ گجراتی میں خود کتابت کرنے لگے اور اس کے ساتھ ساتھ اسی زبان میں اپنے نانا کے کاروبار کا حساب کتاب بھی کرنے لگے۔ اس سے ان کی شخصیت اور عملی زندگی میں نکھار پیدا ہوا۔ کچھ عرصے تک انہوں نے ہاشم حاجی غنی کھتی کے ہاں بھی فرائض انجام دیئے۔ اس کے بعد وہ مدراس چلے گئے اور وہاں ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ اسی دوران ان کے والد کا انتقال ہو گیا تو وہ بمبئی چلے گئے اور نئے انداز سے بزنس شروع کر دیا۔ یہاں سے مستقبل کے ایک نئے تاجر نے جنم لیا۔ سیٹھ احمد داؤد کی پہلی شادی بانٹوا میں محترمہ زینب بائی سے اور دوسری شادی بمبئی میں محترمہ مریم بائی کے ساتھ ہوئی تھی۔

اس کے بعد ان کا کاروبار تیزی سے ترقی کرنے لگا تو انہوں نے اپنے آبائی شہر بانٹوا میں دو فیکٹریاں قائم کر دیں جس سے ڈھیروں

لوگوں کو کاروبار کے مواقع بھی ملے۔ اس کے ساتھ انہوں نے مدراس میں ایک آئل فیکٹری بھی قائم کردی اور جب نیا ملک پاکستان قائم ہوا تو وہ پاکستان چلے آئے اور آنے والے پریشان حال مہاجرین کی خوب سپورٹ کی۔ انہوں نے پاکستان میں ہندو بیوپاریوں کے جانے کے بعد پیدا ہونے والے خلاء کو پُر کرنے میں دل و جان سے کام کیا اور خاص طور سے تجارتی شعبے پر توجہ دی اور نہ جانے کتنی ملیں، فیکٹریاں اور کارخانے قائم کردیے۔ اس طرح داؤد گروپ کا بزنس ساری دنیا میں مشہور ہوگیا اور اس گروپ کو متعدد انعامات اور اعزازات بھی ملے۔ ان میں سب سے اہم اور نمایاں اعزاز "ہلال خدمت" تھا جو ان کی بے شمار بے لوث خدمات کا ایک ادنیٰ سا اعتراف تھا۔ ویسے تو وہ نام و نمود اور نمائش سے دور بھاگتے تھے مگر یہ اعزاز انہیں اس لیے قبول کرنا پڑا کیونکہ ان کی خدمات بے شمار اور بے حد و حساب تھیں اور ان کا گواہ ایک زمانہ تھا اس لیے وہ اس ایوارڈ کو قبول کرنے سے انکار نہ کرسکے۔ انہوں نے داؤد فاؤنڈیشن قائم کیا جس نے لاکھوں طالب علموں کو اسکالرشپ دیں۔ اسی فاؤنڈیشن نے 1962ء میں داؤد انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی بھی قائم کیا۔ داؤد پبلک اسکول بھی اسی فاؤنڈیشن کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ آپ نے یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان کے فاؤنڈر ممبر تھے۔ آپ کے قائم کردہ چند تجارتی اور کاروباری اداروں کے نام یہ ہیں: کراچی پیپر ملز، داؤد گروپ آف کمپنیز، داؤد کاٹن ملز لمیٹڈ، بورے والا ٹیکسٹائل ملز، لارنس پور وولن اینڈ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ اور سینٹرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ وغیرہ شامل ہیں۔ سیٹھ احمد داؤد بروز 2 جنوری 2002ء کو 97 سال کی عمر پاکر ہمیشہ کے لئے ہم سے بچھڑ گئے۔

سیٹھ حاجی قاسم حسین دادا (مرحوم)

Late Seth Qasim Hussain Dada

"ستارۂ خدمت" (بزنس اور سماجی خدمت)۔۔۔ 1968ء

سیٹھ قاسم حسین دادا کا تعلق بانٹوا سے تھا۔ انہیں بزنس کے شعبے میں ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان کی جانب سے 1966ء میں "ستارۂ خدمت" کے اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ جناب قاسم ایچ اے دادا 28 جنوری 1919ء کو بانٹوا کے مشہور کروڑپتی حسین قاسم دادا کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم بانٹوا کے مدرسہ اسلامیہ سے حاصل کی تھی۔ 1931ء میں انہیں کلکتہ کے سینٹ ایویرز کالج بھیجا گیا جہاں انہوں نے 9 سال تک تعلیم حاصل کی اور سینئر کیمبرج کا امتحان پاس کرلیا۔ اسی سال وہ تجارت کے شعبے سے وابستہ ہوگئے اور کولمبو کے اپنے والد کے تجارتی ادارے کی ذمے داریاں سنبھال لیں۔

1942ء میں وہ بانٹوا مسلم اسٹوڈنٹس یونین کے صدر منتخب ہوگئے۔ ان کی ادارت میں "سماریان" نامی ایک اینگلو گجراتی جریدہ بھی شائع ہوتا تھا۔ اس طرح انہوں نے اپنی عوامی زندگی کا آغاز کیا اور بعد میں کئی اداروں سے منسلک رہے اور نہایت شاندار خدمات انجام دیں۔ 1943ء میں وہ محمدن اسٹیم شپ کمپنی سے وابستہ ہوگئے اور 1958ء میں اسی کمپنی کے چیئرمین بن گئے اور 1963ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ انہوں نے پاکستان میں اپنی قسم کے پہلے ادارے "ایس بوسٹن سیمنٹ انڈسٹریز" قائم کی۔ اس وقت وہ اس ادارے کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر رہے۔ انہوں نے

پاکستان پریس ایسوی ایشن کے قیام میں نمایاں حصہ لیا تھا جو اب پاکستان پریس انٹرنیشنل کہلاتی ہے۔ 1956ء سے 1961ء تک وہ اس کے چیئرمین رہے تھے۔ 1959ء سے 1961ء تک وہ پاکستان شپنگ لائنز کے بھی چیئرمین رہے۔ 1955ء سے 1960ء تک وہ فیڈریشن آف چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نائب صدر تھے۔ 1953ء سے 1967ء تک پاکستان شپ اونرز ایسوسی ایشن کے صدر رہے اور بعد میں وہ دوبارہ اسی ادارے کے صدر رہے۔ 1967ء میں آپ کی خدمات کے اعتراف میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے انہیں "ستارہ خدمت" دیا تھا۔

وہ کئی سال تک متواتر کراچی اسٹاک ایکسچینج کے صدر بھی رہے وہ پاکستان نیشنل کونسل آف انٹرنیشنل وچیمبر آف کامرس کے بھی نائب صدر رہے تھے۔ وہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور پاکستان انڈسٹریل ڈیولپمنٹ فنانس کارپوریشن لمیٹڈ کے علاوہ ڈیڑھ درجن اور متعدد مالیاتی اداروں کے ڈائریکٹرز بھی رہے ہیں۔ اپنی زندگی کے آخری 15 برسوں میں انہوں نے مختلف بین الاقوامی کانفرنس میں اپنے ملک پاکستان کی نمائندگی بھی کی تھی۔ قاسم دادا صاحب نے دنیا کے بیس پچیس ملکوں کے دورے بھی کیے تھے۔ وہ خدمت خلق کے اداروں سے وابستہ رہ کر بھی خدمات انجام دیتے رہے 1958ء سے 1959ء تک وہ کراچی روٹری کلب کے نائب صدر رہے۔ وہ کراچی ایئر وکلب کے نائب صدر اور پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی کراچی شاخ کے خزانچی بھی رہے تھے۔

1945ء میں وہ بانٹوا سیوا سمتی کے نائب صدر بنے۔ 1953ء کے سال میں وہ میمن ایجوکیشنل بورڈ کے نائب صدر منتخب ہوتے رہے۔ 1957ء میں وہ بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کے صدر بنے اور 1961ء تک رہے۔ 1962ء میں بانٹوا میمن جماعت کے صدر بنے۔ وہ خاتون پاکستان ایجوکیشنل بورڈ کے معتمد عمومی بھی تھے اور آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر کی حیثیت سے 1964ء سے 1969ء تک سماجی اور فلاحی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر کی حیثیت سے میمن آبادکاری کے کام کا آغاز آٹھ ایکڑ کے پلاٹ سے کیا تھا جو ناظم آباد میں واقع تھا۔ اس منصوبے کے تحت 500 میمن خاندانوں کی آبادکاری کی گئی تھی جو بلاشبہ اس وقت بہت بڑا کام تھا جو قاسم دادا صاحب نے بڑی محنت اور جاں فشانی سے مکمل کیا تھا۔ جس پر آج بھی بانٹوا میمن اور میمن برادری کے لوگ انہیں بڑی محبت اور پیار سے یاد کرتے ہیں۔ بانٹوا میمن جماعت کے سابق صدر سیٹھ حاجی قاسم حسین دادا کا لندن میں مورخہ 25 مارچ 2001ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم بانٹوا میمن جماعت کے بانی رکن اور جماعت اور برادری کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہے۔

Late Abdul Sattar Edhi

ڈاکٹر عبدالستار عبدالشکور ایدھی (مرحوم)

"نشان امتیاز" (خدمت انسانیت)۔۔۔1988ء

جناب عبدالستار ایدھی اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ بلقیس ایدھی پاکستان کی

ایک اہم شخصیات ہیں جنھوں نے ایک طرف میمن اور بانٹوا میمن برادری کا نام روشن کیا تو دوسری طرف اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی خدمت انسانیت کے حوالے سے دنیا بھر میں ایک انوکھی اور کبھی ختم نہ ہونے والی شناخت بھی دلا دی ہے۔ محترمہ بلقیس ایدھی کے ساتھ لائق اور قابل فرزند جناب فیصل ایدھی اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت انسانیت میں کوشاں ہیں۔ ڈاکٹر عبدالستار ایدھی (مرحوم) کی شخصیت اور ان کی سات دہائیوں پر محیط سماجی، فلاح انسانی، عوامی اور معاشرتی خدمات کا سرسری سا تذکرہ بھی گویا سمندر کو کوزے میں بند کرنا ہے۔ وہ ایک درویش صفت انسان تھے جسے دوسروں کے دکھ بانٹنے میں بڑی خوشی اور آسودگی ملتی تھی۔ ایدھی صاحب نے اپنی ذات کے لیے کبھی کچھ نہیں کیا۔ کبھی دولت کمانے کی جستجو نہیں کی۔ کبھی شہرت کے حصول کی آرزو نہیں کی۔ کبھی عمدہ کپڑے اور بیش قیمت لباس نہیں پہنے۔ جائیداد نہیں بنائی اور نہ کوئی اور مادی ترقی کی، البتہ آپ نے دکھی انسانیت کی مخلصانہ خدمت کرکے وہ اعلیٰ اور بلند مرتبہ حاصل کیا جو بڑے بڑے بادشاہوں اور وسیع و عریض سلطنتوں کے فرماں رواؤں کو بھی حاصل نہیں ہوتا۔

جناب عبدالستار ایدھی 28 فروری 1928ء کو انڈیا کی ریاست گجرات (جزیرہ نما کاٹھیاواڑ) کے شہر بانٹوا میں پیدا ہوئے تھے۔ مولانا عبدالستار ایدھی نے جس دور میں اس دنیا میں آنکھ کھولی، وہ ایک مشکل دور تھا۔ انسانی آسائشوں اور آسانیوں سے محروم۔ اس دور کے انسان کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے بڑی محنت اور بڑی جدوجہد کرنی پڑتی تھی۔ عبدالستار ایدھی کو کم عمری میں اسکول میں داخل کرادیا گیا۔ ویسے اس دور میں تعلیم حاصل کرنے کا زیادہ رجحان بھی نہیں تھا۔ عام طور سے میمن گھرانوں کے بچے اور لڑکے جیسے ہی ذرا بڑے ہوتے، وہ اپنے باپ کا ہاتھ بٹانے کے لیے میدان عمل میں آجاتے تھے۔ پھر بھی ایدھی صاحب پانچویں کلاس تک گجراتی زبان میں تعلیم حاصل کی اور تھوڑی بہت تعلیم انگریزی میں بھی حاصل کی۔

پاکستان آنے کے بعد جناب عبدالستار ایدھی کے سامنے سب سے اہم مسئلہ روزگار کا تھا۔ انہوں نے اپنی معاشی مصروفیت کے لیے کپڑے کی پھیری یا دلالی کا کام شروع کردیا اور اس طرح اپنی روزی روٹی کمانے لگے۔ آپ نے ہارون آباد میں بھی ملازمت کرلی تھی مگر وہ سلسلہ ایک سال سے زیادہ جاری نہ رہ سکا۔ چونکہ ایدھی صاحب کا رجحان شروع سے خدمت خلق کی طرف تھا اس لیے انہوں نے بانٹوا میمن خدمت کمیٹی میں ملازمت کرلی اور خوب محنت سے کام کیا۔ اس حوالے سے ان کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے انہیں کام کرنے کے خوب مواقع ملے اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ ایدھی صاحب کیا کچھ کرسکتے ہیں۔

یہاں دو سال تک ملازمت کرنے کے بعد 1954ء میں آپ نے اپنے ساتھیوں کے تعاون سے "بانٹوا میمن والنٹیئر کور" نامی ادارہ قائم کیا۔ ابتداء میں اس کے کپتان بن گئے۔ 20 اپریل 1955ء کو اس کے صدر منتخب کیے گئے۔ 15 جولائی 1973ء کو اسے عبدالستار ایدھی ٹرسٹ کی شکل دے کر رجسٹرڈ کرالیا گیا۔ ابتداء میں بانٹوا میمن والنٹیئر کور کے لئے میٹھادر میں 2200 روپے میں ایک جگہ خرید کر کام کا آغاز کیا گیا تھا اور آج یہ پانچ منزلہ عمارت بن چکی ہے۔ اس اسپتال کی عمارت میں 24 گھنٹے دکھی انسانیت کی خدمات انجام دی جاتی ہیں۔ اس میٹرنٹی ہوم میں آنکھ، ناک، کان وغیرہ کے سند یافتہ اور تجربہ کار ڈاکٹروں کی معاوضے پر بھی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ ڈاکٹر عبدالستار ایدھی مرحوم لاوارث لاشوں کے کفن دفن کے علاوہ لاوارث بچوں کی دیکھ بھال اور کفالت بھی کرتے تھے۔ کوئی حادثہ ہو، عمارت گرے، بسیں ٹکرائیں، فٹ پاتھوں سے لاشیں ملیں، بلڈنگیں گر جائیں، سیلاب آئے، زلزلہ آئے، اس مقام آور ہر بار سب سے پہلے ڈاکٹر عبدالستار ایدھی پہنچتے تھے۔ ان کی ایمبولنس سروس سب

سے پہلے متاثرہ افراد کی مدد (سپورٹ) کے لیے آ گئی تھی۔

ایدھی صاحب کی شادی 18 جولائی 1968ء کو جناب عثمان کوذیا کی صاحبزادی محترمہ بلقیس بانو کے ساتھ ہوئی تھی۔ آپ کے چار بچے ہوئے جن کے نام کبریٰ، الماس، قطب اور فیصل ہیں۔ محترمہ بلقیس ایدھی نے اپنے شوہر کی طرح انسانیت کی خدمت کو اپنا شعار بنایا اور آج ان کی خدمات کا دائرہ ملکی سرحدوں سے نکل کر دوسرے ملکوں تک جا پہنچا ہے۔ ان کی خدمات میں ایک خدمت ایسی ہے کہ جس کے ذریعے ایک طرف تو وہ بے سہارا بچوں کو سہارا دے کر انہیں نئے گھر اور نئے والدین کی شفقت فراہم کرتی ہیں اور دوسری طرف وہ ایسے جوڑوں کو بھی دلی خوشیاں فراہم کرتی ہیں جن کے آنگن سونے ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کی اس خدمت سے دو خاندانوں اور دو زندگیوں کو فیض پہنچتا ہے۔ بلاشبہ بلقیس ایدھی صاحبہ اس عہد کی ایک بے مثال خاتون ہیں اور میمن برادری کو ان پر بہت فخر ہے۔ محترمہ بلقیس ایدھی کو بھی صدارتی اعزاز کے علاوہ بے شمار بین الاقوامی ایوارڈ مل چکے ہیں۔ زندگی کے آخری ایام میں ایدھی کی طبیعت بہت خراب رہی۔ ڈاکٹر ان کا مسلسل علاج کرتے رہے۔ قوم ان کی صحت و سلامتی کی دعائیں مانگتی رہی اور آخر کار 8 جولائی 2016ء کو مولانا نے اپنی جان خالق حقیقی کے سپرد کر دی اور ہزاروں لاکھوں سوگواروں کو روتا بلکتا چھوڑ کر اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلے گئے۔

دوسرے روز یعنی 9 جولائی 2016ء کو انہیں سپرد خاک کیا گیا۔ مگر یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا کہ موت کے بعد ایدھی صاحب کس اعزاز اور کس عزت سے نوازے جائیں گے۔ پاکستان کی مسلح افواج نے ایدھی صاحب کی تجہیز و تکفین کی ذمہ داری سنبھالی اور انہی کی نگرانی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس موقع پر سیکیورٹی کے سخت انتظام کیے گئے تھے۔ صرف مخصوص لوگ ہی اس میں شریک ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالستار ایدھی کو 19 توپوں کی سلامی دی گئی اور فوج نے کسی بادشاہ کی طرح ان کا جنازہ ان کی آخری آرام گاہ "ایدھی ولیج" تک پہنچایا جہاں انہیں اس قبر میں سپرد خاک کر دیا گیا جو لگ بھگ 20 سال پہلے انہوں نے اپنے لیے اپنے ہاتھوں سے کھودی تھی۔

Dr. Abdul Ghaffar Billoo

آج ایدھی صاحب ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر ان کا لگایا ہوا وہ پودا ضرور موجود ہے جو اب ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ایدھی ٹرسٹ تو ایک مرکزی ادارہ ہے مگر اس کی بے شمار شاخیں اور ادارے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ سب ہمیشہ قائم رہیں اور پہلے کی طرح اسی سرگرمی سے کام کرتے رہیں۔ جس طرح خادم انسانیت عبدالستار ایدھی کی زندگی میں کام کرتے تھے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفار بلو

"ستارۂ امتیاز" (ماہر امراض اطفال) ۔۔۔ 2006ء

میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری کے معروف ڈاکٹر جو خاص طور سے بچوں کے علاج معالجے کے ماہر ہیں۔ وہ ملک کی صف اول کی NGO ہینڈز کے بانی و چیئرمین بھی ہیں اور میمن فیڈریشن کے ہیلتھ بورڈ کے بھی چیئرمین ہیں۔ حکومت نے انہیں ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں انہیں "ستارۂ امتیاز" سے نوازا

ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفار بلو کا تعلق میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری سے ہے انہوں نے طب اور علاج معالجے کی شعبے میں غیر معمولی خدمات انجام دے کر بے شمار لوگوں کی دعائیں بھی لیں اور اپنے کام سے اور اپنی گراں قدر خدمات سے اپنی برادری میں اپنا مقام بھی بنایا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب ملک کی صف اول کی NGO۔ چلڈرن کے بانی بھی ہیں اور چیئرمین بھی اس کے ساتھ ساتھ آپ آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ہیلتھ بورڈ کے چیئرمین بھی ہیں۔

غفار بلو صاحب 14 جنوری 1937ء کو غیر منقسم ہندوستان کی ریاست جوناگڑھ اور کاٹھیاواڑ کے ایک چھوٹے سے اور پسماندہ گاؤں ''بکرا'' (بانٹوا) میں پیدا ہوئے ان کی پیدائش ایک مڈل کلاس بزنس فیملی میں ہوئی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد جب ان کے والدین نے پاکستان ہجرت کی تو کم عمر ڈاکٹر غفار بلو بھی ساتھ تھے۔ کراچی آنے کے بعد اس فیملی نے کراچی میں قیام کیا جہاں بلو صاحب نے پرائمری اور سیکنڈری سطح کی تعلیم مکمل کی۔ یہ تعلیم انہوں نے کراچی اور سکھر سے حاصل کی تھی۔

جناب ڈاکٹر غفار بلو M.B.B.S ڈاؤ میڈیکل یونیورسٹی کراچی سے کیا تھا۔ اور اس وقت سنہ تھا 1959ء۔ اس کے بعد انہوں نے ایک سال تک پیڈیاٹرکس میں مشہور و معروف لیجنڈ پروفیسر حامد علی خان کی نگرانی میں ان کے ساتھ کام کیا تھا اور ایک سال تک جنرل پریکٹس بھی کی تھی۔ ان کا تعلیم و ترقی کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا۔ جولائی 1961ء میں ڈاکٹر عبدالغفار بلو مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے برطانیہ چلے گئے جہاں انہوں نے طب کے شعبے میں بالخصوص بچوں کی صحت پر اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور پھر پریکٹس بھی شروع کردی تھی۔ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران پروفیسر غفار بلو نے ٹراپیکل میڈیسن میں لندن سے ڈپلوما کیا اور اس کی تکمیل بھی کرلی۔ بلاشبہ یہ اس شعبے میں ان کی اہم ترین کامیابی تھی۔ اس طرح انہوں نے ایڈنبرگ اور گلاسگو سے تعلیم حاصل کی تھی۔

برطانیہ میں عملی تربیت کے بعد ڈاکٹر عبدالغفار بلو کو ایک طرف مشیر یعنی CONSULTANT کی پوسٹ آفر کی گئی، ساتھ ہی برطانوی شہریت کی پیشکش بھی کی گئی مگر ڈاکٹر صاحب نے قبول نہ کی اور پاکستان واپسی کا فیصلہ کرلیا۔ وہ پورے جوش اور جذبے کے ساتھ اپنے ملک کے لوگ اور خاص طور سے اس ملک کے بچوں کا علاج معالجہ چاہتے تھے۔ پروفیسر صاحب کے پیش نظر غریب، بیمار اور دیہی علاقوں کے بچے تھے جن کو خصوصی علاج معالجے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ ان کی خدمت میں مصروف ہوگئے اور دل و جان کے ساتھ ان بچوں کو بیماریوں سے نجات دلانے کے لیے کام کرنے لگے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفار بلو نے مذکورہ بالا ارادہ کیا اور آخر کار جون 1965ء میں پاکستان واپس آگئے۔ پاکستان آتے ہی انہوں نے پہلا کام پیڈیاٹرک ریسرچ کا کیا تھا۔ پھر وہ کراچی کے ہولی فیملی اسپتال سے وابستہ ہوگئے۔ اس کے بعد انہوں نے یہاں حفاظتی ٹیکوں کے کورس کا سلسلہ شروع کیا۔ حکومت نے ڈاکٹر بلو کی بچوں کے لیے انجام دی جانے والی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں 2006ء میں انہوں نے ''ستارہ امتیاز'' سے نوازا جو پوری برادری کے لئے فخر کی بات ہے۔

مولانا محمد بشیر فاروق پولانی (عرف مولانا بشیر فاروقی)

Moulana M. Bashir Farooqi

"ستارۂ امتیاز" (خدمت انسانیت) ۔۔۔ 2019ء

مولانا محمد بشیر محمد فاروق پولانی کا تعلق بانٹوا میمن برادری سے ہے۔ آپ کا نام اور آپ کی شخصیت خدمت خلق کے شعبے میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ عرف عام میں آپ مولانا بشیر فاروقی کے نام سے مشہور ہیں۔ مولانا محمد بشیر فاروق پولانی 3 مارچ 1962ء کو سندھ کے اہم شہر شکار پور میں پیدا ہوئے تھے۔ ہجری کیلنڈر کے اعتبار سے یہ 1381 ہجری کے رمضان المبارک کا 26 واں روز تھا۔ ظاہر ہے اس مقدس اور بابرکت ساعت میں پیدا ہونے والی شخصیت بھی بے حد متبرک ہوگی اور وہ مولانا بشیر فاروقی ہیں۔ چونکہ آپ شکار پور میں پیدا ہوئے تھے اس لیے آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت بھی اسی شہر میں ہوئی۔ شکار پور کے اسلامیہ ہائی اسکول سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا محمد بشیر 1975ء میں کراچی آ گئے اور مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے عبداللہ ہارون کالج میں داخلہ لے لیا۔ چونکہ انہیں دین سے رغبت تھی اس لیے انہوں نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے کراچی کے دارالعلوم امجدیہ میں داخلہ لے لیا اور وہاں درس نظامی (ایڈوانسڈ لیول آف اسلامک اسٹڈیز) کی سند بھی حاصل کرلی چونکہ مولانا کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے اس لیے وہ بچپن سے ہی دینی تعلیم کی طرف راغب رہے۔

مولانا چونکہ علمی اور دینی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اس لیے خود بھی دینی تعلیم حاصل کی اور پھر دوسروں کو بھی یہی تعلیم دینی شروع کر دی۔ 1980ء میں انہوں نے ایک غیر سیاسی تنظیم "دعوت اسلامی" میں شمولیت اختیار کرلی اور اس کے ساتھ ہی بلا امتیاز رنگ و نسل عام لوگوں کی خدمت شروع کر دی۔ جو لوگ ان کے پاس آئے مولانا صاحب قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کے مسائل حل کرتے تھے۔ وہ لوگوں کی عام تکالیف اور نظر بد کا علاج بھی کرتے تھے۔ مولانا صاحب کے پاس آنے والے پریشان حال لوگوں کی نہ کوئی حد تھی اور نہ شمار، اور وہ بلا امتیاز سب کی مدد کیا کرتے تھے۔ مولانا کے طریقہ علاج میں دعا کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔

مولانا بشیر احمد فاروق پولانی 1999 تک مختلف تنظیموں اور اداروں سے وابستہ رہے اور عام لوگوں کی خدمت کرتے رہے۔ پھر 15 مئی 1999ء کو ان کی محنت اور ذاتی کوششوں سے جذبہ خدمت انسانی کے تحت ایک ادارہ قائم کیا جس کو سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کا نام دیا گیا۔ آج یہ ادارہ پورے ملک کا ایک بڑا اور معتبر ادارہ بن چکا ہے اور یومیہ ایک لاکھ افراد کی سپورٹ کا ذریعہ بن رہا ہے۔ اس ادارے کے تحت خوراک، صحت، تعلیم اور سوشل شعبوں میں لوگوں کی مدد کی جاری ہے۔ چونکہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی عمر مبارک 63 برس تھی اس لیے اس ادارے میں اسی نسبت سے لگ بھگ 63 شعبوں میں کام کیا گیا۔

یہ ادارہ یعنی سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ لگ بھگ 35 ملکوں میں کام کر رہا ہے اور مستحق لوگوں کو مدد فراہم کرتا ہے۔ مولانا بشیر فاروق پولانی

اس ادارے کے تمام کاموں میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ مولانا فاروق صاحب استخارہ کی مدد سے لاکھوں لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور یہ تمام کام بلامعاوضہ کرتے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کی زندگیوں سے مشکلات ختم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس کے لیے شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ آپ نے جس جذبے اور لگن سے یہ سب کام کرتے ہیں ان کی وجہ سے ایک طرف تو انہیں پیار، محبت اور احترام ملا اور دوسری طرف حکومت پاکستان نے اعتراف کرتے ہوئے انہیں "ستارہ امتیاز" کے اعزاز سے بھی نوازا۔ انہیں یہ اعزاز 23 مارچ 2019ء کو یوم پاکستان کے موقع پر پیش کیا گیا تھا۔

محترمہ بلقیس عبدالستار ایدھی

"ہلال امتیاز" (انسانیت کی خدمت)۔۔۔2007ء

"ستارہ امتیاز" (انسانیت کی خدمت)۔۔۔2019ء

Mrs. Bilquis Edhi

محترمہ بلقیس ایدھی صاحبہ پاکستان میں خدمت خلق کو ایک عبادت بنانے والے ڈاکٹر عبدالستار ایدھی کی شریک حیات ہیں۔ آپ بانٹوا میمن برادری کی وہ محترم شخصیت ہیں جنہیں پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز "ہلال امتیاز" پیش کیا گیا تھا۔ یہ ایوارڈ انہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر جناب پرویز مشرف نے 14 اگست 2007ء کو انسانیت کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں دیا تھا۔ بلاشبہ ڈاکٹر عبدالستار ایدھی خدمت خلق کے شعبے میں اعلیٰ ترین خدمات انجام دے چکے ہیں اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ بلقیس ایدھی نے قدم قدم پر ہر کام میں اپنے شوہر کی معاونت کی، ان کا ساتھ دیا اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ حکومت پاکستان نے انہیں پاکستان کے سب سے بڑے سول ایوارڈ "ہلال امتیاز" کے لیے منتخب کر لیا اور انہیں اس ایوارڈ سے نوازا گیا۔

محترمہ بلقیس ایدھی کو اپنے شوہر جناب عبدالستار ایدھی کی زندگی کے ہر سکھ اور ہر دکھ کی ساتھی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ نے ہر پل اور ہر لمحہ اپنے شوہر کی رفاقت اور ساتھ دینے میں صرف کیا۔ اکثر مولانا ایدھی کہتے تھے کہ جس طرح میں نے خدمت خلق کے شعبے میں زبردست کامیابی حاصل کی، اگر بلقیس میرے ساتھ نہ ہوتیں تو شاید میں یہ کامیابیاں حاصل نہ کر پاتا۔ آج میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے، اس میں بلقیس کا ہاتھ بہت زیادہ ہے بلکہ سارا کریڈٹ ہی ان کا ہے۔ میں ان کی خدمت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور زندگی بھر کرتا رہوں گا۔

محترمہ بلقیس ایدھی صاحبہ بظاہر تو بڑی خوش مزاج اور سادہ و خوش مزاج ہیں مگر ان کی ظاہری شخصیت کو دیکھ کر کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اندر سے وہ کتنے بڑے اور دردمند دل کی مالک ہیں۔ بلقیس ایدھی صاحبہ 1947ء میں بانٹوا (انڈیا) میں پیدا ہوئی تھیں۔ ان کا بچپن بہت بھرپور تھا۔ ہر وقت کھیل کود اور ہنسی مذاق میں مصروف رہتی تھیں۔ تعلیم سے زیادہ لگاؤ نہ تھا مگر گھر والوں کی زبردستی کی وجہ سے بمشکل نویں کلاس تک تعلیم حاصل کی۔ ایڈز ہوسٹس بننے کا شوق تھا مگر انہوں نے اتنی تعلیم حاصل ہی نہیں کی کہ ان کا خواب پورا ہو پاتا۔ محترمہ ایدھی میٹرنٹی ہوم نرسنگ میں کام کرتی تھیں۔ ادارے میں ایمانداری اور محنت۔ ۔ کام کرتی تھیں۔

جناب عبدالستار ایدھی نے شادی کے لیے خود بلقیس صاحبہ کو پسند کیا اور ان سے اپنی پسند کا اظہار بھی کر دیا۔ وہ اس دور میں مولانا سے

زرتی تھیں کیونکہ ان کا غصہ بہت تیز تھا۔ مگر اس کے باوجود ان دونوں کی شاندار زندگی گزری تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ پیار تو کرتے تھے مگر ادب و احترام بہت کرتے تھے اور یہی ان کی شادی کی کامیابی کا سب سے بڑا ثبوت تھا۔ جناب عبدالستار ایدھی ایک زبردست شوہر تھے جنھوں نے ایک طرف تو انسان کو انسان سمجھنے کی تعلیم دی اور پھر ان کے ساتھ رہ کر مجھے جو عزت و توقیر ملی وہ ان کے بغیر کبھی بھی نہیں مل سکتی تھی۔ بلاشبہ ان کے ساتھ رہ کر میں خدمت خلق کے شعبے میں جو خدمات انجام دیں اور جس طرح معاشرے کی بیٹیوں کو اچھے اور عمدہ راستے پر گامزن کیا یہ سب ایدھی صاحب کی تربیت اور تعلیم کا نتیجہ تھا۔ میں آج بھی ان کو یاد کرتی ہوں تو دل رنجیدہ ہو جاتا ہے۔ واقعی وہ بہت بڑے انسان تھے اس کا احساس ان کے دنیا سے جانے کے بعد ہوا ہے۔

محترمہ بلقیس ایدھی صاحبہ نے چونکہ خدمت خلق کا کام اپنے شوہر سے ہی سیکھا تھا اس لیے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مہارت آتی چلی گئی اور آخر وہ وقت بھی آیا جب حکومت پاکستان نے بڑے ادب و احترام کے ساتھ محترمہ بلقیس ایدھی کو "ہلال امتیاز" سے نواز کر ان کی خدمات کا برملا اعتراف کیا اور اس طرح میمن اور بانٹوا میمن برادری کے جھومر میں ایک ستارہ اور شامل کر دیا گیا۔

جناب محمد یحییٰ حاجی صدیق پولانی

"تمغہ امتیاز" (خدمت عامہ)۔۔۔2012ء

Mr. Yaaya H Siddique Polani

جناب یحییٰ حاجی صدیق پولانی ایک نام ہے اور خدمات بے شمار بلاشبہ وہ ایک ہمہ صفت اور ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ ایک طرف تو انہوں نے ٹریننگ کے شعبے میں بے مثال خدمات انجام دیں مگر دوسری جانب انسانیت کی خدمات کا شعبہ بھی خالی نہ رہا اور انہوں نے ڈھیروں شعبوں میں عمدہ خدمات انجام دے کر اپنے خاندان کا اور اپنی برادری کا نام روشن کیا۔ یہ یقیناً ان کی سماجی خدمات ہی تھیں جن کی وجہ سے انہیں "تمغہ امتیاز" دیا گیا ہے۔

جناب یحییٰ پولانی کا تعلق ایک تاجر خاندان سے ہے مگر سماجی فلاح و بہبود کے شعبے میں آپ طویل عرصے سے خدمت خلق کے شعبے سے وابستہ ہیں اور ان شعبوں میں انتھک خدمت انجام دے رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مختلف رفاہی اداروں میں اہم عہدوں پر بھی فائز ہیں اور اس کے ساتھ مختلف سماجی اداروں میں بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جناب یحییٰ پولانی ایک انوکھی قسم کی NGO "میری خواہش" کے چیئرمین بھی ہیں جو خصوصی بچوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کے لیے قائم کی گئی تھی یہ خصوصی بچے جس چیز کی فرمائش کرتے ہیں "میری خواہش" انہیں فراہم کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ اس NGO کی طرف سے تمام خصوصی بچوں کو کسی بھی مفید اور دلچسپ تاریخی شہر کی سیر بھی کرائی جاتی ہے۔ پولانی صاحب پاکستان سوشل اینڈ بزنس فورم کے پیٹرن انچیف بھی ہیں جو بزنس مین حضرات کے اچھے کاموں کے اعتراف میں اعزازات اور ایوارڈز دیتی ہے۔ "نیشنل ری ہیبلیٹیشن" کے تحت پولانی صاحب کی سرپرستی میں ذہنی معذور افراد کو زندگی میں خوشگواری لائی جاتی ہے۔ ادارہ بچوں کو مفت تعلیم بھی فراہم کرتا ہے اور کورس بھی۔ اس

کے علاوہ پولانی صاحب نے ہر مشکل وقت میں پاکستانیوں کی سپورٹ کی ہے اور ان کے کام آئے ہیں۔ تعلیم کے شعبے کے لیے بھی پولانی صاحب کی گراں قدر خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں انہوں نے ایک طرف ٹیچرز کو تربیت دلوائی تو دوسری طرف طلبہ کو بھی تعلیم حاصل کرنے کے پورے پورے مواقع دلوائے۔ جناب یحییٰ پولانی بانٹوا میمن جماعت کے ممبر بھی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ بانٹوا میمن اسٹوڈنٹس یونین کے ممبر بھی ہیں اور ساتھ ساتھ آپ کے پاس آل پاکستان میمن فیڈریشن کی سپریم کونسل کی ممبر شپ بھی ہے۔

جناب یحییٰ پولانی کا تعلق ایک بزنس فیملی سے ہے گروبلفیئر کے کاموں میں بھی آپ طویل عرصے سے سرگرم ہیں۔ یحییٰ پولانی صاحب 30 دسمبر 1951 کو پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی تعلیم بی کام ہے۔ آپ اپنے گروپ آف کمپنیز پولانیز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں اور درج ذیل اداروں کے ممبر بھی ہیں۔ آپ کے والد محترم الحاج محمد صدیق پولانی سماجی اور فلاح و بہبود کے شعبوں میں طویل عرصے سے نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ نیشنل کموڈیٹی ایکسچینج ☆ پولانی (اوورسیز) انجنیئرز ☆ پولانیز ایوی ایشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ

☆ پولانیز انٹرنیشنل (پرائیویٹ) لمیٹڈ ☆ پولانی بلڈرز ☆ ورلڈ ایکسپریس ایکسچینج کمپنی پی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

☆ پولی فلائی ٹریول (پرائیویٹ) لمیٹڈ

سماجی اداروں کے حوالے سے آپ درج ذیل عہدوں پر فائز ہیں۔

☆ AviationFPCCI (چیئرمین) ☆ دی کونسل فار دی پروموشن آف انگلش ان پاکستان (چیئرمین)

☆ ٹریول ایجنٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان (سابق چیئرمین) ☆ میمن خدمت کمیٹی فورم (وائس چیئرمین)

☆ کورنگی ایسوسی ایشن آف ٹریڈ انڈسٹری (لائف ممبر۔تاحیات رکن)

آپ درج ذیل اداروں کے ممبر بھی ہیں۔

☆ کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ☆ انڈیا۔پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری

☆ ورلڈ میمن آرگنائزیشن (WMO) ☆ SKAL کلب کراچی (پاکستان)

☆ PATA پاکستان چیپٹر ☆ پاکستان آرٹس کونسل ☆ سول ایوی ایشن کلب

☆ کراچی کلب ☆ عریبین سی کنٹری کلب ☆ ڈریم ورلڈ

جناب یحییٰ پولانی کے تعارف کو اگر ہم مختصر الفاظ میں بھی بیان کرنا چاہیں تو وہ یہ ہوگا۔ جناب یحییٰ پولانی پاکستان میں بزنس کمیونٹی کے ایک سرکردہ اور نمایاں رکن ہیں۔ آپ گذشتہ 40 سال سے یعنی کم و بیش چار عشروں سے ٹریول کے بزنس سے وابستہ ہیں۔ جس طرح آپ نے ملک میں ٹورزم کی ترقی کے لیے کام کیا ہے اور جس طرح اس شعبے کو ملکی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر آگے بڑھایا ہے، اس کی وجہ سے ان کی خدمات کو وسیع پیمانے پر جانا اور پہچانا بھی جاتا ہے اور دل و جان سے تسلیم بھی کیا جاتا ہے۔

جناب یحییٰ پولانی کی زندگی پر ایک مختصر اور طائرانہ نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر مشکل دور میں برادری اور قوم کی سپورٹ کے لیے آگے آتے رہے اور ان کے لیے خدمات انجام دیتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو ان کی انہی خدمات کی وجہ سے حکومت پاکستان نے انہیں تمغہ

امتیاز سے نوازا تھا جوان کے بیٹے اور ان کی پوری برادری کے لیے بھی بڑے فخر و اعزاز کی بات ہے۔

جناب محمد عارف یوسف بلگام والا

"تمغۂ امتیاز" (ممتاز اسٹامپ کلیکشن)۔۔۔2009ء

Mr. M. Arif Balagamwala

جناب محمد عارف بلگام والا پاکستان کی ایک ایسی اہم ممتاز شخصیت ہیں انھوں نے پاکستان میں ایک انوکھے شوق یا مشغلے کو عروج دیا۔ آپ شروع سے ہی ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کے شوقین رہے ہیں اور آپ کے اسی شوق نے آپ کو ایک انعام اور اعزاز کا حق دار بھی قرار دلوایا۔ آپ نے کافی عرصے ڈاک ٹکٹ جمع کرنے کی HOBBY یا شوق میں جتا تھے۔ جلد ہی آپ کا یہ شوق پہلے مقامی معتبر اداروں کے سامنے آیا اور پھر سرکاری ادارے اور عہدے دار بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے اس کا نتیجہ نکلا کہ انہیں ایک معروف اور مشہور PHILATE LIST کی حیثیت مل چکی ہے اور آپ اس بین الاقوامی سطح پر 58 میڈلز حاصل کر چکے ہیں۔ آپ وہ پہلے اور واحد پاکستانی ہیں جس نے اپنے اس شوق کی وجہ سے پانچ دفعہ سونے کی میڈل حاصل کر چکے ہیں اور تین بار بڑے یا خالص سونے کے میڈل حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں مختلف نمائشوں میں مختلف میڈلز حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ BEST EXHIBIT کا خصوصی ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔

جناب عارف بلگام والا کی خصوصی اور منفرد شناخت یہ ہے کہ آپ کا سب سے بڑا شوق تو ڈاک ٹکٹ (پرانے اور نادر ٹکٹ) جمع کرنا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ قدیم دور کے نادر و نایاب سکے اور کرنسی نوٹ بھی جمع کرتے ہیں۔ آپ کے پاس دنیا کے مختلف ملکوں کے قدیم اور نادر و نایاب ڈاک ٹکٹ بھی موجود ہیں اور COINS سکے اور کرنسی نوٹ بھی ہیں جن کی اس دور میں بڑی مالیت ہے اور انہیں ان کے عوض منہ مانگے دام مل سکتے ہیں مگر جناب عارف بلگام والا کا یہ شوق ہے اور وہ انہیں کسی بھی دینے یا بیچنے کے لیے تیار نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے یہ تمام COLLECTIONS صرف اپنے شوق کی خاطر کی ہیں، کسی لالچ میں نہیں کیں اسی لیے انہوں نے ان ٹکٹوں اور سکوں و کرنسی نوٹس کے عوض دی جانے والی بڑی سے بڑی آفر ٹھکرا دی کیونکہ ان کے بقول وہ کوئی لالچی انسان نہیں ہیں البتہ شوقین انسان ہیں اسی لیے ان کا شوق ان سے کوئی بھی نہیں خرید سکتا۔ اسی لیے ان کے پاس یہ خاص ذخیرہ بالکل محفوظ و مامون ہے ویسے تو جناب عارف بلگام والا پیشے کے اعتبار سے ایک ممتاز تاجر ہیں اور ڈائیز اور کیمیکل کے کام سے وابستہ ہیں۔ لیکن ایک تاجر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ مختلف کاروباری اداروں اور تنظیموں کے لیے بھی کام کرتے ہیں۔

آپ کی پیدائش کراچی کے ایک کاروباری گھرانے میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم کراچی کے سینٹ پیٹرکس اسکول سے حاصل کی اور ایس ایم لاء کالج سے قانون کی ڈگری حاصل کی تھی۔ 1980ء سے انہوں نے اپنے والد محترم کے کاروبار کو سنبھالا اور اسے خوب ترقی بھی دی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے "عارف یوسف اینڈ کمپنی" کے نام سے ایک نیا کاروبار بھی شروع کیا جو ان کا ذاتی کاروبار ہے مگر اس کاروباری

مصروفیت میں سے بھی وقت نکال کر وہ ڈاک ٹکٹ، سکے اور کرنسی نوٹ جمع کرنے کا اپنا شوق ضرور پورا کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ جناب عارف بلگام والا پاکستان ڈائیلاگ اینڈ لوکس تھنک فورم کے صدر بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر متعلقہ سوسائٹیوں اور فیڈریشنز میں بھی اہم عہدوں پر فائز ہیں۔

Mr. Peer Muhammad Diwan

جناب پیر محمد دیوان

"ستارۂ امتیاز" (پبلک سروس اور بزنس)۔۔۔2019ء

جناب پیر محمد دیوان نے میمن برادری اور بانٹوا میمن جماعت کے لیے بڑی شاندار اور قابل فخر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ اس برادری کی ایک بے مثال کاروباری شخصیت ہیں اور میمن میڈیکل انسٹی ٹیوٹ اور اسپتال کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں۔ اسی لیے آپ کی عوام الناس کے لیے انجام دی جانے والی سماجی اور فلاحی خدمات کے اعتراف میں انہیں حکومت پاکستان کی جانب سے ملک کے سب سے صدارتی اعزاز "ستارۂ امتیاز" سے نوازا گیا ہے۔

جناب پیر محمد دیوان کا نام اور ان کی منفرد شخصیت، ان کے بزنس کے شعبے اور فلاحی خدمات کے حوالے سے کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ کا تعلق اس میمن برادری سے ہے کہ اس کے راہنماؤں نے ایک طرف تو قائداعظم محمد علی جناح کا تحریک پاکستان کے دوران بھرپور ساتھ دیا تھا اور دوسری جانب اسی برادری نے قیام پاکستان کے بعد اس ملک سے جانے والے کاروباری ہندوؤں کا خلا پُر کرنے کے لیے اس دور میں بڑی مہارت اور چابک دستی سے کام کر کے پوری دنیا کو حیران کر دیا تھا جن کا خیال تھا کہ ہندوؤں کے یہاں سے جانے کے بعد ان کی جگہ نہ تو کوئی لے سکے گا اور نہ اسے پُر کر سکے گا مگر میمن اور گجراتی برادری کے انہی کاروباری ماہرین اور بزنس ہیروز نے یہ ناقابل یقین کارنامہ انجام دے دیا۔ بلکہ اس زمانے میں پاکستان کو صنعت و تجارت کے شعبے میں سنبھال کر اسے اس کے پیروں پر مضبوطی سے کھڑا کر دیا تھا۔

جناب پیر محمد دیوان 1981ء سے اپنی کمپنی کے چیف ایگزیکٹو ہیں اور اس کے بانی ممبر بھی ہیں۔ اس کے علاوہ دیوان صاحب گیٹرون فاؤنڈیشن کے چیف گورنر بھی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ کمپنی عوامی فلاحی و بہبود کی خدمات انجام دینے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے 1981ء میں حب چوکی پر گیٹرون انڈسٹریز کی بنیاد بھی رکھی تھی جو پولیسٹر فلامنٹ یارن بناتی ہے۔

جناب پیر محمد دیوان 2008 سے 2010 تک میمن میڈیکل انسٹی ٹیوٹ اینڈ اسپتال کے فاؤنڈیشن چیئرمین بھی رہے تھے جو 300 بستروں پر مشتمل ایک ایسا اسپتال ہے جو نہ نفع نہ نقصان کی بنیاد پر چل رہا ہے اور یہ اسپتال مریضوں کی عمدگی سے نگہداشت کرتا ہے جو مکمل طور پر ڈونرز فنڈ سے چلایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دیوان صاحب کاکس انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایجوکیشن کے ٹرسٹی بھی ہیں۔ جناب پیر محمد دیوان نے 1957ء میں گورنمنٹ کالج آف کامرس کراچی سے بی کام کی ڈگری حاصل کی اور پھر عوامی فلاحی و بہبود کی طرف آ گئے۔ انہوں نے اسی حوالے

سے اپنی تعلیم اور صحت کے شعبے کا انتخاب کیا تھا۔ جو میمن میڈیکل انسٹی ٹیوٹ اینڈ ہاسپٹل ہے۔ ادارہ مخیر حضرات کے فنڈز سے چلتا ہے۔ آپ صفورا بائی گرلز بورڈنگ ہاؤس اور یتیم خانے کے چیئرمین بھی ہیں جہاں یہ بچیاں رزق اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

جناب یحییٰ محمد دیوان ستمبر 1947ء میں عملی میدان میں آئے تھے۔ 1961ء میں انہوں نے چٹاگانگ میں پہلا وارپ پولیسٹرنگ یونٹ قائم کیا تھا۔ اس کے بعد یونائیٹڈ گارمنٹس انڈسٹریز کی بنیاد رکھی گئی جس سے ہزاروں لوگوں کو روزگار ملا۔ آپ نے مختلف شعبوں میں دکھی انسانیت کے لئے بے شمار اہم خدمات انجام دیں۔ ان کی خدمات کو عوام الناس نے تو دیکھا خود حکومت پاکستان نے بھی اعزاز دیا اور آخر کار ان کی بے مثال خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے 23 مارچ 2019 کو انہیں "ستارہ امتیاز" کے اعزاز سے نوازا گیا۔ جس سے برادری میں بھی ان کا نام روشن ہوا اور پورے ملک نے انہیں عزت و تکریم سے نوازا۔

جناب محمد حسین دائود

"ہلال امتیاز" (پبلک سروس اینڈ انڈسٹری)۔۔۔2018ء

Mr. Hussain Dawood

جناب محمد حسین داؤد کا تعلق میمن برادری اور بالخصوص بانٹوا میمن برادری سے ہے۔ اس برادری کا خدمت انسانی سے بھی گہرا تعلق ہے اسی لیے انسان اور انسانیت کی خدمت میں کوشاں رہتے ہیں۔ دوسرا آپ کا خاص تعلق یہ بھی رہا کہ آپ چونکہ اس برادری کے ایک عظیم اور نامی گرامی داؤد فیملی سے بھی تعلق رکھتے ہیں اس لیے بھی آپ کا نام اور آپ کی شہرت ساری دنیا میں ہے اور آپ پاکستان کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں ادب و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ ایک ایسے سپوت و سماجی خدمت گزار ہیں جن کی بڑی عزت و توقیر کی گئی اور آپ کی گراں قدر خدمات بھی معروف عام ہوئیں کہ آخر کار حکومت پاکستان نے آپ کو آپ کے حق سے نوازا اور 23 مارچ 2018ء کو آپ کی خدمات کا برملا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو "ہلال امتیاز" دیا گیا تھا۔ یہ بانٹوا میمن برادری اور بالخصوص بانٹوا میمن برادری کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا کہ آپ نے اپنے بزرگوں اور بزرگوں کی سرزمین کا حق ادا کر دیا ہے۔

جناب محمد حسین داؤد ایک ایسی شخصیت بن چکے ہیں کہ اب انہیں لوگ عام طور سے "پرسنالٹی آف انٹرپرینیورشپ" کہہ کر پکارتے ہیں اور اب یہ القاب ان کے نام کا حصہ بن چکے ہیں۔ سیٹھ حسین داؤد صاحب کی سماجی خدمت اور سماجی ذمے داریوں میں سے سب سے بڑی اور اہم ذمے داری یہ ہے کہ آپ سان فرانسسکو اور کراچی میں ایک ساتھ "کریڈل ٹو کریڈل انسٹی ٹیوٹ کی انٹرنیشنل ایڈوائزری کونسل" کے سربراہ ہیں اس کے علاوہ آپ ڈائریکٹر آف بزنس کونسل پاکستان، پاکستان سینٹر فار فلانتھراپی اور بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی اینڈ آئی کیئر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ پاکستانی انٹرپرینیورز بھی ہیں۔ جناب محمد حسین داؤد لاہور میں اٹلی کے اعزازی قونصل بھی رہے ہیں۔ انہیں اٹلی کی حکومت نے بھی اعزاز دیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ مختلف ملکی اور غیر ملکی اداروں سے وابستہ ہیں اور پاکستان کے لیے گراں قدر خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔

چونکہ محمد حسین داؤد صاحب ایک دولت مند متخیر گھرانے میں پیدا ہوئے اس لیے بہت بڑے دل کے مالک ہیں غریبوں سے محبت کرنا اور ہر مشکل میں ان کی سپورٹ کے لیے آگے آنا ان کی خاص HOBBY ہے۔ وہ شب و روز پاکستان کو معاشی و اقتصادی طور پر مضبوط و مستحکم بنانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور خاص طور سے ملک کے کمزور طبقات کو مالی اور معاشی اعتبار سے توانا بنانے کے خواہش مند ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جناب محمد حسین داؤد صاحب ایک دولت مند انسان ہیں اس لیے ان کے لیے عیش و آرام کی زندگی گزارنا کوئی مسئلہ نہیں ہے، مگر انہیں چونکہ اپنے ملک پاکستان سے محبت ہے اس لیے انہوں نے ہر ذاتی آرام و آسائش کو ترک کر کے صرف پاکستان اور پاکستانیوں سے محبت کی ہے اور اس ملک کو اور اس کے باشندوں کو ٹاپ پر دیکھنا چاہتے ہیں اور اسی کے لیے شب روز جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔

جناب محمد حسین داؤد اس ملک پاکستان کے ایک کامیاب تاجر اور ایک کامیاب بزنس مین ہیں اسی لیے انہوں نے اس ملک میں ٹاپ کلاس ادارے قائم کیے ہیں اور ان کی وجہ سے پاکستان کو ٹاپ پر لے جانے کے خواہش مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے، آمین۔

جناب محمد جمیل عبدالکریم تولہ

Mr. Muhammad Jameel Tola

"تمغہ امتیاز" (دنیا کے سب سے بڑے ڈیری فارمر)۔۔۔2009ء

بانٹوا میمن برادری کی اہم اور ناقابل فراموش شخصیت جنہیں 23 مارچ 2009ء کو سائنس یعنی ڈیری فارمنگ کے شعبے میں دنیا کے سب سے بڑے بھینسوں کے فارم ہاؤس کے مالک کی شاندار خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جانب سے اس وقت کے سندھ کے گورنر جناب عشرت العباد خان نے گورنر ہاؤس میں منعقدہ ایک تقریب میں جناب محمد جمیل حاجی عبدالکریم تولہ کو "تمغہ امتیاز" سے نوازا تھا۔ بلاشبہ یہ اعلیٰ سطح پر بانٹوا میمن برادری کی بڑی زبردست عزت افزائی تھی جس پر پوری برادری نے خوشی اور فخر محسوس کیا۔ انہیں یہ اعزاز 23 مارچ 2009ء کو حاصل ہوا تھا۔

جناب محمد جمیل حاجی عبدالکریم تولہ کو عرف عام میں "جمیل میمن" کہہ کر پکارتے ہیں اور آپ اس نام سے اپنی برادری میں بھی معروف ہوئے۔ برادری کے علاوہ دوسرے لوگ بھی آپ کو اسی نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ آپ کا نام ڈیری فارمنگ کے حوالے سے خاصا معروف ہے۔ اس شعبے میں برادری کے لیے ملکی سطح پر اور عالمی سطح پر آپ کی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ جمیل میمن صاحب سندھ ڈیری اینڈ لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈولپمنٹ کی جنرل باڈی کے ممبر بھی ہیں اور اس حوالے سے آپ کی عملی تجربے نے ملکی سطح پر اور بین الاقوامی سطح پر آپ کو بڑی عزت و تکریم بخشی ہے۔

جناب جمیل میمن 22 اپریل 1957ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حاجی عبدالکریم تولہ تھا، اور والدہ کا نام حاجیانی زبیدہ بائی تھا۔ آپ پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ جمیل صاحب کا تعلیم کا سفر نہایت مختصر تھا مگر انہوں نے جو بھی تعلیم حاصل کی دل لگا کر کی ہے اور اس

کے بعد اپنے عملی تجربات سے خوب فیض اٹھایا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے مدرسہ اسلامیہ کھارادر سے حاصل کی۔ 1973ء میں میٹرک کیا اور 1975ء میں بی کام کیا اس دوران انہیں ملازمت بھی کرنی پڑی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا ذاتی کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی دوران سرمایہ جمع کرنے کے لیے انہوں نے بروکری کا پیشہ بھی اختیار کیا۔ 14 نومبر 1985ء کو جناب جمیل نول کی شادی محترمہ فرزانہ حاجیانی بنت سلیمان دوبگی کے ساتھ انجام پائی۔ اللہ رب العزت نے انہیں اولاد کی دولت سے بھی نوازا۔ ان کی ایک بیٹی فائزہ ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ ان کے علاوہ جمیل صاحب کے تین بیٹے (1) جناب جواد (2) جناب انس اور (3) جناب عامر ہیں، یہ سب بچے محنتی، دیانت دار اور تعلیم کے شوقین ہیں اس لیے انہوں نے خوب دل لگا کر تعلیم حاصل کی ہے۔

چونکہ جمیل میمن صاحب کی دلچسپی کا شعبہ ڈیری فارمنگ تھا اور انہوں نے اس شعبے میں خوب محنت بھی کی جس کے بعد انہیں ایوارڈ زاور تمغہ امتیاز بھی ملا علاوہ ازیں انعامات بھی اور انہیں اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ اس کے علاوہ انہیں کسان ٹائم ایوارڈ بھی ملا اور بیسٹ جمبو گروور سندھ ایوارڈ بھی۔ انہوں نے سپر ترشیلڈ بھی حاصل کی تھی اور WRANA انڈیا شیلڈ بھی۔ انہیں سندھ رجمنٹ کور کا ملٹری ایوارڈ بھی مل چکا ہے اس کے علاوہ شاہ عبداللطیف بھٹائی ایوارڈ بھی حاصل کر چکے ہیں۔

Mr. Faisal A. Sattar Edhi

جناب فیصل اے ستار ایدھی

"تمغہ ایثار" (زلزلہ زدگان کی خدمت) ۔۔۔ 2006ء

"تمغہ امتیاز" (خدمت خلق) ۔۔۔ 2021ء

جب بات ہانوا میمن برادری کی ہو اور پھر پاکستان میں انسانیت خدمت کا باب کھولا جائے تو اس میں جناب عبدالستار ایدھی اور محترمہ بلقیس ایدھی کے صاحبزادے جناب فیصل ایدھی کا نام سرفہرست دکھائی دیتا ہے۔ یہ وہ نوجوان ہیں جس نے خدمت گزار ماں باپ کی گود میں پرورش پائی اور ان دونوں سے انسانیت خدمت کی خوشبو سونگھی اور پھر انہی کی طرح خود بھی ایک سچے انسانی خدمت گزار بنے اور سماجی فلاح و بہبود کے شعبے میں اپنی انوکھی اور منفرد خدمات سے ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور اپنے عظیم ماں باپ کی طرح خود بھی اس شعبے کو چار چاند لگا دیئے۔ جناب فیصل ایدھی جو اس وقت پاکستان کے معروف خدمت خلق کے ادارے ' ایدھی فاؤنڈیشن ' کے سربراہ بھی ہیں اور شب و روز انسانی خدمت میں مصروف رہ کر ایک طرف تو اپنے ماں باپ کا نام روشن رکھے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ خود بھی خدمت خلق کی خصوصی شناخت بن چکے ہیں اور اپنے عظیم والدین کے کاموں کو آگے بڑھاتے ہوئے اس ورثے کو اگلی نسلوں میں منتقل کر رہے ہیں۔

فیصل ایدھی صاحب اپنے والد جناب عبدالستار ایدھی اور والدہ محترمہ بلقیس ایدھی کے نقش قدم پر چلتے رہے ہیں۔ وہ بچپن اور نوجوانی کے دور سے ہی اپنے والد محترم اور والدہ محترمہ کو بہت قریب سے کام کرتے ہوئے دیکھتے رہے ہیں اس لیے ان کے دل میں بھی انسانی خدمت

انہی مدد دینے کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے والدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس شعبے میں خدمات انجام دینی شروع کر دیں۔

لیکن فیصل ایدھی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شروع میں نہ تو انسانی خدمت کے شعبے کی طرف راغب تھے اور نہ ہی اس کے لیے کام کرنا چاہتے تھے۔ ان کی والدہ محترمہ بلقیس ایدھی صاحبہ کی یہ خواہش تھی کہ وہ اچھی تعلیم حاصل کر کے اچھی ڈگری لیں اور کارپوریٹ سیکٹر سے وابستہ ہو جائیں یا پھر کسی اچھے بینک میں جاب کر کے شادی کر لیں۔ اس بات پر دونوں کے درمیان بارہا گفتگو ہوئی۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کا بیٹا ان کے شوہر عبدالستار ایدھی کی طرح ایدھی فاؤنڈیشن سے وابستہ ہو کر اس ادارے کے لیے کام کرے۔ مگر اچھی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی انہیں ان کی والدہ محترمہ کی مرضی کی ملازمت نہ مل سکی۔ ویسے فیصل ایدھی اپنے والد کو اچھا باپ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اچھے اور دیانت دار باپ (والد) تھے۔

آپ نے اپنے والدین کی خواہش پر اس کے بعد فیصل ایدھی کی زندگی بھی بدل گئی، اور انہوں نے اپنے والد کے مشن میں ان کا ساتھ دینے کا ارادہ کر لیا۔ فیصل ایدھی صاحب نے جب ایدھی فاؤنڈیشن کی سربراہی سنبھالی تو اسے تیزی سے آگے بڑھایا۔ ان کے پاس ہوائی بیڑہ بھی ہے اور بحری بیڑہ اور وہ ان سب کی مدد سے انسانی خدمت تیزی سے انجام دے رہے ہیں۔ ایدھی ایمبولینس شروع سے ہی پاکستان کا سب سے بڑا ایمبولینس بیڑہ ہے۔ ان کے پاس ہوا بھرنے والی کشتیاں بھی ہیں۔ فیصل ایدھی صاحب نے پاکستان میں آنے والے زلزلے کے متاثرین کی مدد کی تو اس خدمت کے اعتراف میں انہیں حکومت پاکستان کی جانب سے "تمغہ امتیاز" دینے کا اعلان کیا گیا جو وقت کی اہم ضرورت بھی تھا اور اس وقت کا تقاضہ بھی علاوہ حال ہی میں 2021ء میں تمغہ امتیاز دیا گیا۔

محترمہ سمیرا محمد حنیف موٹا

"اعزازِ سبقت۔ صدارتی اعزاز" (قومی سطح پر تعلیم میں اعلیٰ کارکردگی)۔۔۔2006ء

Sumera Hanif Mota

آنسہ سمیرا محمد حنیف ولی محمد موٹا آپ ایک ذہین اور باصلاحیت طالبہ ہیں اور اپنی ذہانت کی وجہ سے آپ نے تعلیم کے شعبے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ 2004ء میں آپ نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کراچی کے تحت سائنس جنرل (کمپیوٹر سائنس) کے امتحانات میں 90.82 فیصد نمبر حاصل کر کے پورے کراچی میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے یہ امتحان ڈی اے ایچ اے ڈگری کالج برائے خواتین کے تحت دیا تھا۔ آنسہ سمیرا جناب محمد حنیف کی صاحبزادی ہیں اور جناب ولی محمد موٹا کی پوتی ہیں۔ سمیرا نے شروع سے ہی تعلیم پر اپنی توجہ مرکوز رکھی اور بے پناہ کامیابی حاصل کی۔

آنسہ سمیرا محمد حنیف موٹا نے 2002ء میں سائنس گروپ میں آغا خان گرلز اسکول کھارادر سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور وہ بھی اس طرح کہ 88.35 نمبر حاصل کر کے اے ون گریڈ حاصل کیا۔ آنسہ سمیرا نے بھی اس روایت کو برقرار رکھا۔ انہوں نے 2004ء میں جنرل

سائنس گروپ سے انٹر بورڈ کے سالانہ امتحانات میں اے ون گریڈ حاصل کیا اور اس بار 90.82 فیصد نمبرز حاصل کر کے پورے صوبہ سندھ میں فرسٹ کلاس پوزیشن حاصل کی۔ اس سے پہلے جنرل سائنس گروپ کے سالانہ امتحانات میں کبھی کسی اسٹوڈنٹ نے اتنے اچھے نمبرز حاصل نہیں کیے تھے۔ 1995ء میں آنسہ سمیرا (مضمون نویسی کے مقابلے میں حصہ لیا تھا جس میں سمیرا تیسرے انعام کی حق دار قرار پائیں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک آرٹ مقابلے میں حصہ لیا جس کا اہتمام ٹوکیو (جاپان) کی ایک سوسائٹی نے کیا تھا۔ اس مقابلے میں آنسہ سمیرا نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ نومبر 2001ء میں سمیرا کو کھارادر اسکول کی جانب سے "اسمارٹ گرل" قرار دیا گیا اور اکیڈمک ایکسی لینس ایوارڈ دیا گیا۔

18 دسمبر 2003ء کو PECHS کالج برائے خواتین نے ایک آئی کیو مقابلہ منعقد کرایا جس میں سمیرا کی پہلی پوزیشن آئی۔ 2004ء میں جب اسلام آباد میں صدر مملکت کی ہدایت پر غیر معمولی کام انجام دینے والوں کی نامزدگی کی گئی تو اس میں سمیرا بھی شامل تھیں۔ 22 نومبر 2005ء کو کنزیومر سینٹر کی جانب سے کراچی میں روٹری کلب کی طرف سے سمیرا کو انٹرمیڈیٹ میں غیر معمولی کارکردگی دکھانے پر سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ کو آرڈی نیشن گروپ کی جانب سے 13 اگست 2005ء کو انہیں گولڈ میڈل دیا گیا۔ یہ تقریب کراچی کے آواری ہوٹل میں منعقد ہوئی تھی۔ 5 فروری 2005ء کو بانٹوا میمن جماعت نے بھی آنسہ سمیرا کو گولڈ میڈل پیش کیا۔

12 ستمبر 2008ء کو صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل پرویز مشرف کی ہدایت پر ان کی جانب سے وفاقی وزیر تعلیم نے اسلام آباد میں منعقدہ ایک تقریب میں سمیرا کو "اعزاز سبقت" کے اعزاز سے نوازا تھا۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ آنسہ سمیرا کو ان کی تعلیم کے شعبے میں غیر معمولی کارکردگی پر عوامی سطح پر سراہا گیا ہو اور انہیں ایوارڈ و اعزاز دیا گیا ہو بلکہ ان کی ان سرگرمیوں پر خصوصی انعامات دیے گئے۔ وہ 2004ء میں بی کام میں فرسٹ کلاس سیکنڈ پوزیشن اور دو بار صدارتی ایوارڈ حاصل کر چکی ہیں۔ 2005ء میں انہوں نے ماڈیول اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا اور وہ یکے بعد دیگرے کامیابیاں حاصل کرتی چلی گئیں۔ CA مکمل کرنے کے بعد وہ آرٹیکل شپ کے لیے اے ایف فرگوسن سے وابستہ ہو گئیں تھیں اور آج کل ٹورنٹو کینیڈا میں ملازمت کر رہی ہیں۔

Asma Jan M. Khanani

محترمہ اسماء جان محمد کھانانی

"پرائڈ آف پرفارمنس" (پروفیشنل اکاؤنٹنسی ایوارڈ)۔۔۔2019ء

2019ء میں بیسٹ پروفیشنل اکاؤنٹنسی ایوارڈ صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب ڈاکٹر عارف علوی کے دست مبارک سے وصول کیا۔ محترمہ اسماء جان محمد کھانانی بانٹوا میمن برادری کی ایک ایسی منفرد شخصیت ہیں جنھوں نے طویل عرصے تک اکاؤنٹنسی کے شعبے میں گراں قدر خدمات انجام دیں اور ملک و قوم کے لیے وہ اعزاز حاصل کیا۔ پوری میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری کا قابل فخر بات یہ ہے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ۲۹ اپریل 2019 کی شام کو سال رواں کا بیسٹ پروفیشنل اکاؤنٹنسی ایوارڈ انہیں پیش کیا۔ واضح رہے کہ اس ایوارڈ کے لیے ایک

خصوصی تقریب جو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ میمن کمیٹی آف دی انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان ICAP کے زیر اہتمام منعقد کی گئی تھی جس کے مہمان خصوصی صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب ڈاکٹر عارف علوی تھے۔ انہی محترمہ اسماء جان محمد کھانانی کی خدمت مذکورہ ایوارڈ پیش کیا اور بے شمار لوگوں کے جم غفیر نے تالیاں بجا کر اس کا خیر مقدم بھی کیا تھا۔

محترمہ اسماء جان محمد کھانانی گذشتہ 14 برسوں سے دبئی میں مقیم ہیں اور وہاں رہتے ہوئے اکیسپورٹس کی دنیا میں بھی بڑا نام کما چکی ہیں۔ اس وقت وہ 2019 سے لے کر آنے کے موجودہ اور آنے والے برسوں تک کے لیے برادری کی وہ پہلی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بن چکی ہیں جن کو پورے عرب ملکوں میں بڑی عزت و توقیر سے نوازا جاتا ہے۔ اس طرح انہوں نے ایک طرف تو اپنی بانٹوا میمن برادری کے لیے اعزاز کمایا اور ساتھ ہی اوور سیز (سمندر پار) پاکستانیوں کے لیے پاکستانی چارٹرڈ ویمن کا اعزاز بھی پالیا۔ اور خود کو اس ایوارڈ کا مستحق بھی قرار پایا۔

چونکہ اسماء جان محمد کھانانی ایک بہت بڑی برادری یعنی بانٹوا میمن برادری سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر جناب ڈاکٹر عارف علوی نے انہیں یہ ایوارڈ عطا کیا۔ اس کے بعد محترمہ اسماء جان محمد نے بانٹوا میمن برادری، میمن برادری اور پاکستان کے ہر فرد کا سر فخر سے بلند کر دیا ان کا انتخاب ایک آزاد جیوری نے کیا تھا اور موصول شدہ ناموں میں سے محترمہ اسماء جان محمد کھانانی کا انتخاب کیا تھا۔ محترمہ اسماء جان محمد کے پاس اس شعبے کا 14 سال کا تجربہ ہے جو انہوں نے مختلف شعبوں میں حاصل کر رکھا ہے۔ وہ 14 سال سے دبئی میں مقیم ہیں اور 2007ء سے شب و روز کام کر رہی ہیں۔ فی الوقت محترمہ اسماء جان محمد جمال العزیز گروپ سے وابستہ ہیں۔ اس کا مقصد سمندر پار پاکستانیوں کی نمائندگی کرنا ہے۔ محترمہ اسماء جان محمد نے ایوارڈ وصول کرنے کے بعد اس پر اپنی دلی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس ایوارڈ کے اجراء کا مقصد ان خواتین کی حوصلہ افزائی کرنا ہے جو اس شعبے سے وابستہ ہیں جس پر ابھی تک صرف مردوں کا غلبہ اور قبضہ تھا اس ایوارڈ کا بنیادی مقصد ایک تو یہ ہے کہ اس پرسے مردوں کا تسلط ختم کر کے اس طرف خواتین کو راغب کیا جائے اور اس ایوارڈ کے ذریعے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ اس شعبے میں آگے بڑھ سکیں۔ اسماء صاحبہ نے ایک اور قدم بڑھاتے ہوئے "فیم چیمپئن" بھی لانچ کیا ہے جس کا مقصد پروفیشنل خواتین کو زیادہ توانا بنانا ہے۔

Mrs. Hafsa M. Faisal

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی

"پہلا سیرت ایوارڈ" (بچوں کی کتاب جنت کے راستے)۔۔۔2020ء

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی برادری کی وہ خاتون ہیں جن پر پوری برادری کو ناز بھی ہے اور فخر بھی۔ آپ ایک ایسی باہمت خاتون ہیں جن کو شروع سے ہی مذہب سے لگاؤ ہے اور آپ بچوں کے لیے بڑی مختصر اور عمدہ مذہبی کہانیاں لکھتی ہیں جو سبق آموز ہونے کے ساتھ ساتھ اثر انگیز بھی ہیں۔ آپ تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور اپنی تعلیم سے برادری کے خاص طور سے بچوں اور نوجوانوں کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتی ہیں۔ آپ کی تعلیم نسلوں کی آبیاری کر رہی ہے اور آپ کا تجربہ نسل نو کو ایک عمدہ نسل بنانے میں مصروف ہیں۔ یوں تو اب تک اپنی زندگی میں بہت سے

کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان کا تازہ ترین اور اہم ترین کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے گزشتہ سال اسلام آباد میں منعقدہ 30 اکتوبر 2020ء کو سیرت کانفرنس میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیراعظم جناب عمران خان کے دست مبارک سے خصوصی ایوارڈ بھی لیا اور آپ کو پچاس ہزار روپے کی انعامی رقم بھی پیش کی گئی۔ آپ نے اس سیرت کانفرنس میں پہلا انعام حاصل کرکے پوری میمن برادری کا سر فخر سے بلند کردیا اور اس انعام کے حصول کے ذریعے انہوں نے بانٹوا میمن برادری کے لیے بڑی عزت اور ناموری کمائی۔ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کی پہچان کسباتی ہے۔ آپ کے والد محترم کا نام جناب امان اللہ حاجی آدم تھا اور والدہ محترمہ کا نام محترمہ کلثوم اللہ رکھا حبیب فیمانہ والا ہے۔ اس گھرانے کا تعلق بانٹوا سے ہے۔ ہجرت کے بعد یہ گھرانہ جب کراچی آکر آباد ہو گیا۔ 27 نومبر 1981ء کو محترمہ حفصہ کی پیدائش ہوئی۔ محترمہ حفصہ کے صرف دو بھائی ہیں جن میں سے ایک نام محمد فیصل امان اللہ لکھو ہے جبکہ دوسرے کا نام محمد فیاض امان اللہ لکھو ہے۔ ان کی کوئی بہن نہیں ہے۔ محترمہ حفصہ کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ اسکول اسکول ایچ ایم اسکول میٹھادر سے شروع ہوا جہاں سے آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ کامرس کالج سے انٹر کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے یہ تعلیم ویمن کالج شاہراہ لیاقت کراچی سے حاصل کی اور اسی کالج سے بی اے کرنے کے بعد کراچی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا جہاں سے انہوں نے اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے کیا۔ چونکہ آپ کا رجحان دین اسلام کی طرف تھا اس لیے آپ نے پہلے ہی اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے بھی کیا تھا اور بعد میں اسلام سے آپ کے خصوصی لگاؤ کی وجہ سے آپ بچوں کے لیے چھوٹی (مختصر) اور پُراثر مذہبی کہانیاں لکھنے کی طرف راغب ہوئیں اور اسی سفر کو طے کرتے ہوئے وہ اس مقام پر پہنچیں کہ انہوں نے سیرت کانفرنس میں تحریری مقابلے برائے سال 2020ء میں اپنی سیرت کے حوالے سے تحریر کردہ کتاب "جنت کے راستے" میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور ایوارڈ و انعام حاصل کرتے ہوئے پوری بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کے لیے فخر اور خوشی کا باعث بھی بنیں۔

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی نے دینی و دیگر تعلیمی سرگرمیوں کے باعث انعامات اور اعزازات بھی حاصل کیے۔ ایک بار انہیں فاران کلب کی جانب سے بھی اعزاز ملا اس کے علاوہ APWA کے تحت انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر میں عمدہ پرفارمنس ظاہر کرکے اپنی برادری اور اپنے خاندان ناموری کے یہ اعزازات حاصل کیے تھے۔ محترمہ حفصہ کی زندگی میں 28 اکتوبر 1999ء کو وہ اہم موڑ اور وہ سنگ میل آیا جب جناب نور محمد فیصل محمد امین کسباتی (کھجا) کو آپ کے شریک حیات بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ نور محمد فیصل صاحب محمد امین نور محمد کسباتی (کھو) کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کوئی کاروباری فرد نہیں ہیں بلکہ ملازمت کرتے ہیں۔

محترمہ حفصہ نور محمد فیصل کسباتی کا تعلق کسی تاجر گھرانے سے نہیں ہے۔ نہ ان کی سسرال تجارت پیشہ ہے اور نہ ان کا میکہ۔ ان کے شوہر جناب نور محمد فیصل محمد امین کسباتی ملازمت کرتے ہیں اور رزق حلال کی روزی کما کر اپنا اور اپنے بچوں و فیملی کا پیٹ پالتے ہیں۔ وہ ایک دیانت دار اور محنتی انسان ہیں۔ اپنے کام اور اپنے پیشے سے محبت کرتے ہیں۔ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل اور جناب نور محمد فیصل کو قدرت نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں: محمد احمد نور محمد، حافظ محمد مصطفیٰ نور محمد ان کے علاوہ ان دونوں کی ایک بیٹی آمنہ نور محمد بھی ہے۔ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل شروع سے ہی دین کی طرف راغب ہیں اس لیے 2005ء میں انہیں حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی تھی اور آپ نے اس موقع پر خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ میں باسعادت حاضری دے کر خود کو اپنی فیملی اور اپنی برادری کی ترقی، خوشحالی اور دین کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمانے کی دعائیں کیں۔ محترمہ حفصہ نور محمد فیصل نے چار عمرے بھی ادا کیے۔ الحمدللہ

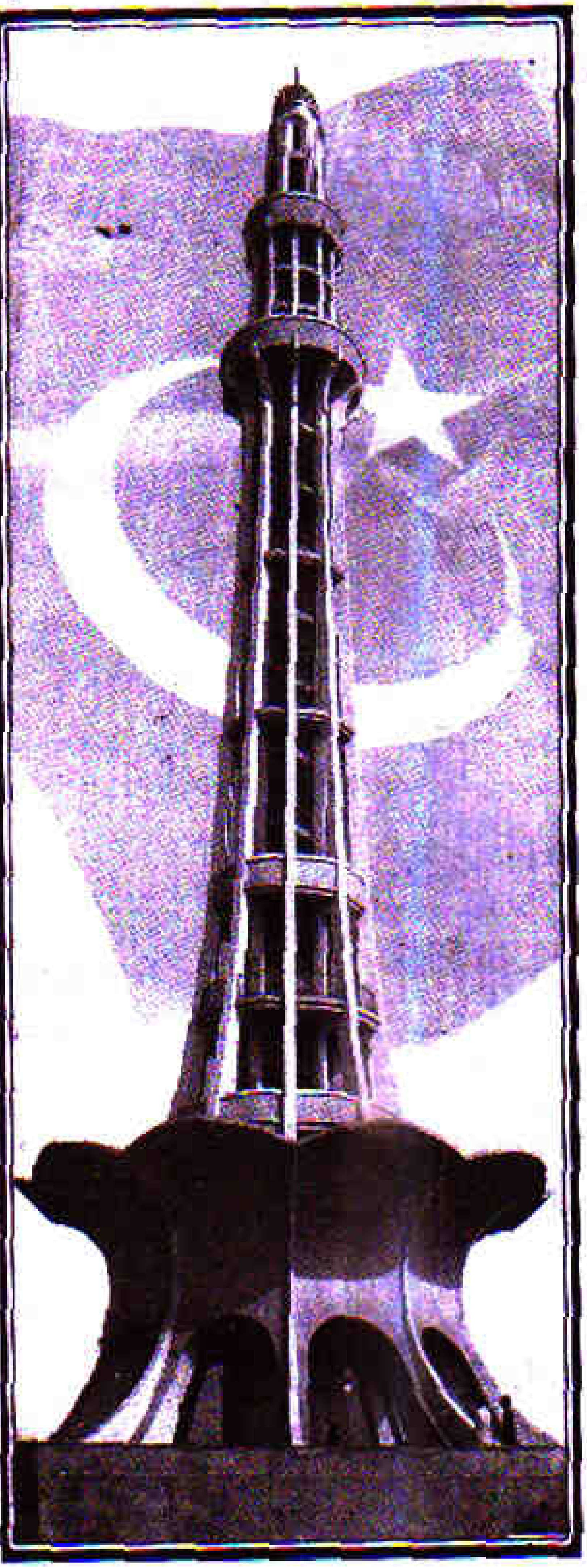

23 مارچ 1940ء
قیام پاکستان کے لئے سنگ میل

تحریر: محمد فرحان عبدالرحیم مائے مینی
کنوینر پاتوا یوتھ موومنٹ کمیٹی

تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں کسی قوم کو آزادی پلیٹ میں رکھ کر پیش نہیں کی گئی بلکہ اس کے لئے جد وجہد کا ایک طویل مگر دشوار سفر طے کرنا پڑا۔ جس کے راستے میں پہاڑ جیسی حائل رکاوٹوں کو ہٹانا پڑا، آگ اور خون کے دریا کو عبور کرنا پڑا، مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑا تب کہیں جا کر آزادی کا متاع یگانہ نصیب ہوا۔ پاکستان کے قیام کے سلسلے کی تحریک کا حال بھی کم وبیش یہی ہے۔ اس تحریک کا آغاز 1906ء میں مسلم لیگ کے قیام کے ساتھ شروع ہوا مگر اس وقت اس کا مقصد محض برصغیر میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا تھا۔ جونہی قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی تو اس کی سرگرمیوں میں بڑی جان آگئی اور اس کے مقصد میں بھی نمایاں وسعت آگئی۔ قائداعظم کی قیادت کا ہندوستان سے انگریزی تسلط کو ختم کرنا اس کا مقصد قرار پایا۔ پھر اس راستے میں چلتے ہوئے کئی طرح کے مراحل سے گزرتے رہے۔ 1930ء میں مسلمانوں کے دوسرے بڑے لیڈر، شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے اپنے خطبہ الہ آباد میں واضح طور پر کہا کہ برصغیر میں مسلمان اور ہندوستان الگ الگ ثقافتوں کے مالک ہیں جن کی نقطہ نظر اور طرز عمل میں نمایاں فرق ہے۔ لہٰذا ان دونوں ثقافتوں کی حامل قوموں کو اکٹھے رہ کر پرسکون زندگی گزارنا نہایت مشکل ہے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے لئے برصغیر میں ایک علیحدہ ملک کی ضرورت ہے۔ نیز یہ بھی کہا کہ برصغیر دنیا میں سب سے بڑا ملک ہے۔ ایک ثقافتی قوت کی حیثیت سے اس ملک میں اسلام کی بقاء کا انحصار بڑی حد تک اس بات پر

Mr. Farhan Maimini

ہے کہ اسے ایک مخصوص علاقہ میں مرتکز کرایا جائے اور اس بناء پر میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ برصغیر میں اسلام کے مفاد کے پیش نظر ایک مستحکم مسلم ریاست قائم کی جائے۔

اسی اثناء میں قائداعظم پر ہندوؤں کے رویے اور کردار و عمل کے نتیجہ میں عیاں ہو گیا کہ ہندو بدنیت ہیں اور وہ انگریزوں کو ہندوستان سے نکال کر دراصل ہندوستان میں رام راج قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں مسلمانوں کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہونے کا اندیشہ تھا۔ لہٰذا انہوں نے علامہ اقبال کے نظریے کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیا۔ اگرچہ ان کو یہ واضح طور پر معلوم تھا کہ ایسا کرتے ہوئے انہیں ہندوؤں اور انگریزوں دونوں قوتوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر انہوں نے ان مشکلات پر مضبوط ارادے، یقین محکم اور عمل پیہم کے ذریعے قابو پر کر آگے بڑھنے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ فروری 1940ء میں دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ہوا تو اس میں یہ طے پایا کہ مارچ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے ہونے والے جلسے میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ ملک کا مطالبہ کیا جائے۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق حکومتی رکاوٹوں کے باوجود 22 تا 24 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کا جلسہ منٹو پارک میں ہوا۔ اس موقع پر ایک عظیم الشان اجتماع سے مخاطب ہو کر قائداعظم نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ ہندوستان کا مسئلہ فرقہ وارانہ نہیں بلکہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے اور اس مسئلے کو بین الاقوامی مسئلہ تسلیم کرتے ہوئے اس کا حل نکالنا چاہیے۔ اگر برطانوی حکومت یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان کا امن و سکون بحال ہو تو اس کی صرف ایک صورت ہے کہ ہندوستان کو تقسیم کر کے جداگانہ دو قومی وطن منظور کیے جائیں۔

چنانچہ اس اجلاس میں 23 مارچ کو مسلمانوں کے لئے برصغیر میں ایک علیحدہ ملک کے قیام کے لئے ایک قرارداد منظور کر لی گئی جسے "قرارداد لاہور" کا نام دیا گیا۔ جونہی یہ قرارداد پاس ہوئی تو ہندوؤں نے یہ کہہ کر دراصل یہ قرارداد برصغیر کی تقسیم کی قرارداد ہے جو انہیں ہرگز قبول نہیں نیز انہوں نے از خود ہی یہ کہنا شروع کر دیا کہ اس قرارداد کو منظور کرا کے قائداعظم پاکستان کے قیام کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ اس سوچ کے ساتھ انہوں نے ملک بھر ایک ہنگامہ برپا کر دیا اور اس مطالبے کی ہر پلیٹ فارم سے بھرپور مخالفت شروع کر دی۔ دوسری طرف جلسے میں شرکاء نے قائداعظم کی آواز کو اپنے دل کی آواز سمجھا اور اس کی کامیابی کا تہیہ کر لیا۔ مسلم زعماء نے قرارداد کے مطالبے کو پورے برصغیر میں پھیلا دیا۔ علماء اور طلباء قائداعظم کے اس پیغام کو لے کر گاؤں، قریہ قریہ پہنچے اور عوام کو اس مطالبے اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا۔ خواتین نے ہاتھوں میں پاکستان

زندہ باد کے جھنڈے تھامے اور جلسے، جلوسوں کی صورت میں سڑکوں پر نکل آئیں اور اس سلسلے میں ریاستی جبر و تشدد اور رکاوٹوں کی پرواہ نہ کی۔ نیز بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پنجاب سول سیکریٹریٹ پر پاکستان کا پرچم لہرانے میں کامیاب ہوئے۔ قائداعظم کی آواز ایک ولولہ اور جذبات کا ایک طوفان بن کر اس زور سے گونجی کہ جس کے آگے برطانوی حکومت سر جھکانے پر مجبور ہوگئی اور 14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آگیا۔ اس طرح عوامی عزم و ہمت، قوت و طاقت اور قائداعظم کی بصیرت افروز راہنمائی کے نتیجہ میں نہایت ہی مختصر عرصہ میں 23 مارچ 1940ء کی قرارداد کا ثمر قیام پاکستان کی صورت میں برصغیر کے مسلمانوں کو نصیب ہو گیا۔

23 مارچ یقیناً ہماری تاریخ کا ایک عہد ساز دن تھا۔ جس کو قومی سطح پر یاد منانا ہمارا ایک اہم فریضہ ہے۔ مگر اس کی یاد محض رسمی طور پر منائی نہ جائے بلکہ اس دن تجدید عہد کیا جائے کہ جو کوتاہیاں اور غلطیاں ہم سے ماضی میں ہوئی ہیں ان سے سبق سیکھا جائے اور آئندہ خود کو ایک مضبوط قوم کی صورت میں مرتب کیا جائے تاکہ ہم دنیا کی ایک باوقار قوم بن جائیں اور 23 مارچ کے موقع پر کیے گئے وعدے کے مطابق پاکستان کو دنیا کا ایک منفرد اسلامی ملک اور فلاحی مملکت بنائیں۔

بانٹوا میمن جماعت کی مینجنگ کمیٹی کے سابقہ ممبر اور

ممتاز سماجی ورکر جناب محمد یاسین اوساوالا کی ہمشیرہ

محترمہ نجمہ بنت عبدالستار اوسا والا

کا انتقال پر ملال

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی مینجنگ کمیٹی کے سابقہ ممبر اور ممتاز سماجی کارکن جناب محمد یاسین عبدالستار اوساوالا کی ہمشیرہ محترمہ نجمہ زوجہ محمد صدیق سردار گڈھ والا مختصر علالت کے بعد 25 فروری 2021ء کو 67 سال کی عمر پا کر دار الفانی سے کوچ کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مسجد حرمین (سولجر بازار، پنجاب ٹاؤن) اور تجہیز و تکفین میوہ شاہ قبرستان (موسیٰ لین) میں عمل میں آئی۔ بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین، عزیز و اقارب اور دوست احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

قرارداد تعزیت ۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

جناب محمد یاسین اوساوالا کی ہمشیرہ محترمہ نجمہ بائی زوجہ محمد صدیق سردار گڈھ والا کی غم انگیز رحلت پر بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین نے مرحومہ کے لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین)

ایک عاجز کی دعا

گجراتی کلام : یعقوب گلریا (مرحوم)
اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

دے اللہ توفیق مجھ کو میں تیرا عابد بنوں
اور ترے محبوب کے پیغام کا قاصد بنوں

دل میں حسرت ہے کہ زندگی میں ایک بار
پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ کے روضہ کا ناظر بنوں

کوئی بات ایسی بھی ہو زندگی میں پروردگار
چھوڑ کر دنیا کو ساری صرف تیرا ذاکر بنوں

تیری رحمت ہو تو مجھ کو اور کچھ نہ چاہیے
سر جھکاؤں تیری چوکھٹ پہ تیرا عاجز بندہ بنوں

تیری طاقت کے سوا کوئی طاقت تھی نہ ہے
تو ہے معبود اور خالق میں تیرا شاہد بنوں

ذکر میں تیرے کھوجاؤں نہ ہوش دنیا کا رہے
ہو عنایت تیری مالک میں تیرا ذاکر بنوں

جاگتا رہوں میں دن کو سو جاؤں رات بھر
پر نہ اک پل بھی تیرے نام سے غافل رہوں

علم کے اس دور میں اک میں ہی جاہل رہ گیا
رب زدنی علماء تا کہ میں عاقل بنوں

آج یعقوب کی دعا ہے کہ قبول رب کریم
عمر گزرے زندگی میں اور تیرا عاجز بنوں

نماز نامہ

سنت بھی، صحت و صفائی کا ذریعہ بھی

مسواک

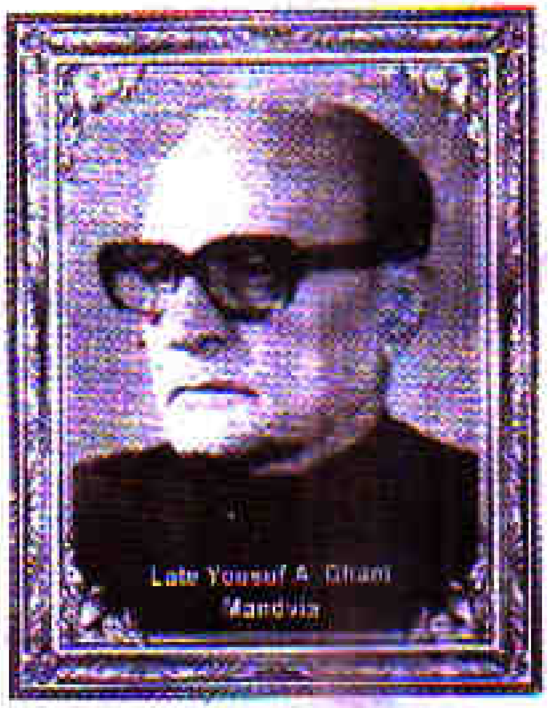

تحریر: یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم)

"مسواک" کی فضیلت و اہمیت کے متعلق بکثرت احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ رات کو وضو کرکے سوتے تھے اور بغیر مسواک کے وضو نہیں فرماتے تھے۔ دراصل فطرت بھی کبھی انسان کے برعکس نہیں، یہ بھٹکا ہوا انسان جب ہر طرف سے دنیا کی رنگینیوں سے دل لگا کر بھٹکا ہوا فطرت کی طرف لوٹتا ہے تو اسے پھر وہی باتیں اندر سے جھنجھوڑ رہی ہوتی ہیں، جنہیں ماضی میں وہ اپنے لیے بوجھ سمجھ رہا ہوتا ہے۔ انسان ایک وقت گزرنے کے بعد یہ بات اچھی طرح سمجھ لیتا ہے کہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی۔ ایک مسلمان کے لیے سنت عین فطرت ہے۔ ہماری ترقی میں عروج ہے۔ جب ہم نے سنت کو چھوڑ کر دنیاوی چیزوں میں دلچسپی لینا شروع کردی تو مسلسل پریشانیوں نے ہمارے گرد ڈیرا ڈال دیا۔ اس کی مثال ایک چھوٹی سی لکڑی (مسواک سے لے لیتے ہیں، جب سے ہم نے اس نعمت کو ہاتھ سے جانے دیا تو اس وقت سے انسان مسلسل بیماریوں کا شکار ہے، ہزاروں روپے برباد کرنے کے بعد بھی جسمانی صحت سے محروم ہیں) مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ اور موجب رضائے حق تعالیٰ ہے۔ (بخاری)

میرے رب کی شان سب سے عظیم اور بلند و بالا ہے۔ اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے تو پھر اپنے رب کی حمد و ثنا مسواک کیے ہوئے منہ کے ساتھ کرنی چاہیے، جو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہے اور آقائے محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظیم الشان سنت بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ نماز جس کے لیے مسواک کی جائے اس نماز کے مقابلے میں جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (شعب الایمان بیہقی)

دن میں پانچ بار وضو کر کے نماز کے لیے جب ہم جاتے ہیں تو سنت کے مطابق وضو سے پہلے مسواک کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ نماز کا حق ہے کہ نماز خشوع و خضوع سے پڑھی جائے۔ نماز در حقیقت اپنے خالق مالک اور مولائے عظیم کے سامنے حاضری ہے۔ بندہ یہ سوچے کہ اگر میرا منہ پاک نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی ہوگی۔ مسواک کرنے سے منہ کے اندر لذتیں پیدا ہوتی ہیں جس سے تلاوت تسبیح اور دعا مانگنے میں مزا آتا اور روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ جب صبح سو کر اٹھتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے، گھر میں داخل ہوتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا، سوتے وقت بھی آپ ﷺ کے پاس مسواک ہوتی یعنی رات کو آخری کام یہی ہوتا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ مسواک سے دماغ تیز ہوتا ہے۔ دراصل مسواک کے اندر فاسفورس ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق جس زمین میں کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ وہاں پیلو کا درخت ہوگا۔ دانتوں کے لیے کیلشیم اور فاسفورس نہایت اہم ہے۔ اگر پیلو کی مسواک کو تازہ اور نرم حالت میں چبایا جائے تو اس کے اندر ایک تلخ اور تیز مادہ نکلتا ہے۔ یہی مادہ جراثیم کو مارنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دائمی نزلہ، معدے کے امراض، نفسیاتی مسائل، معدے میں تیزابیت، کانوں میں پیپ، نظر کی کمزوری، ان تمام بیماریوں کی 80% فی صد وجہ مسواک کا نہ کرنا ہے۔ ان کا خاتمہ صرف مسواک کے ذریعے ممکن ہے۔

☆ مسواک کے متعلق سنتیں :

(1) مسواک ایک بالشت (یعنی انگوٹھے کی نوک سے لے کر چھنگلیوں کی نوک تک) سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ (بحر الرائق)
(2) کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیے۔ (3) اگر انگلی سے مسواک کرتا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے کرے۔ (4) مسواک پکڑنے کا طریقہ: چھنگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہونی چاہئیں۔ دانتوں کے ظاہر و باطن اور اطراف کو بھی مسواک سے صاف کیا جائے اور اسی طرح منہ کے اوپر اور نیچے کے حصے اور جبڑے وغیرہ پر بھی مسواک کرنی چاہیے۔ کسی عرب شاعر نے کہا ہے: تم رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہو، اور اس کے باوجود ان سے محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو۔ میری عمر کی قسم یہ تو زمانے میں نرالی سی بات ہے، اگر تم اپنی محبت میں سچے ہوتے تو ان کی اطاعت کرتے اس لیے کہ سچا محب اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے۔

☆ مسواک کے فوائد :

☆ مسواک رب کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔
☆ مسواک مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے۔
☆ مسواک اتباع سنت نبوی ﷺ ہے۔
☆ مسواک بڑھاپا جلد نہیں آنے دیتی۔
☆ مسواک درد سر کو دور کرتی ہے۔
☆ مسواک جسم کا رنگ نکھارتی ہے۔
☆ یہ فصاحت و دانش کو بڑھاتی ہے۔
☆ مسواک سے قلب میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔
☆ مسواک منہ کی پاکیزگی ہے۔
☆ مسواک بلغم کو دور کرتی ہے۔
☆ مسواک نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے۔
☆ مسواک کمر کو قوی کرتی ہے۔
☆ مسواک دانتوں کو چمکدار بناتی ہے۔
☆ یہ شیطانی وسوسے دور کرتی ہے۔
☆ دل و دماغ کو پرسکون رکھتی ہے۔
☆ مسواک نگاہ کی روشنی بڑھاتی ہے۔
☆ فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں۔
☆ مسواک حافظہ کی قوت بڑھاتی ہے۔
☆ مسواک سے عقل فروغ پاتی ہے۔
☆ مسواک سر کے بال اگاتی ہے۔
☆ مسواک کھانے کو ہضم کرتی ہے۔

بشکریہ: ماہنامہ محراب (گجراتی) کراچی

☆☆☆☆☆

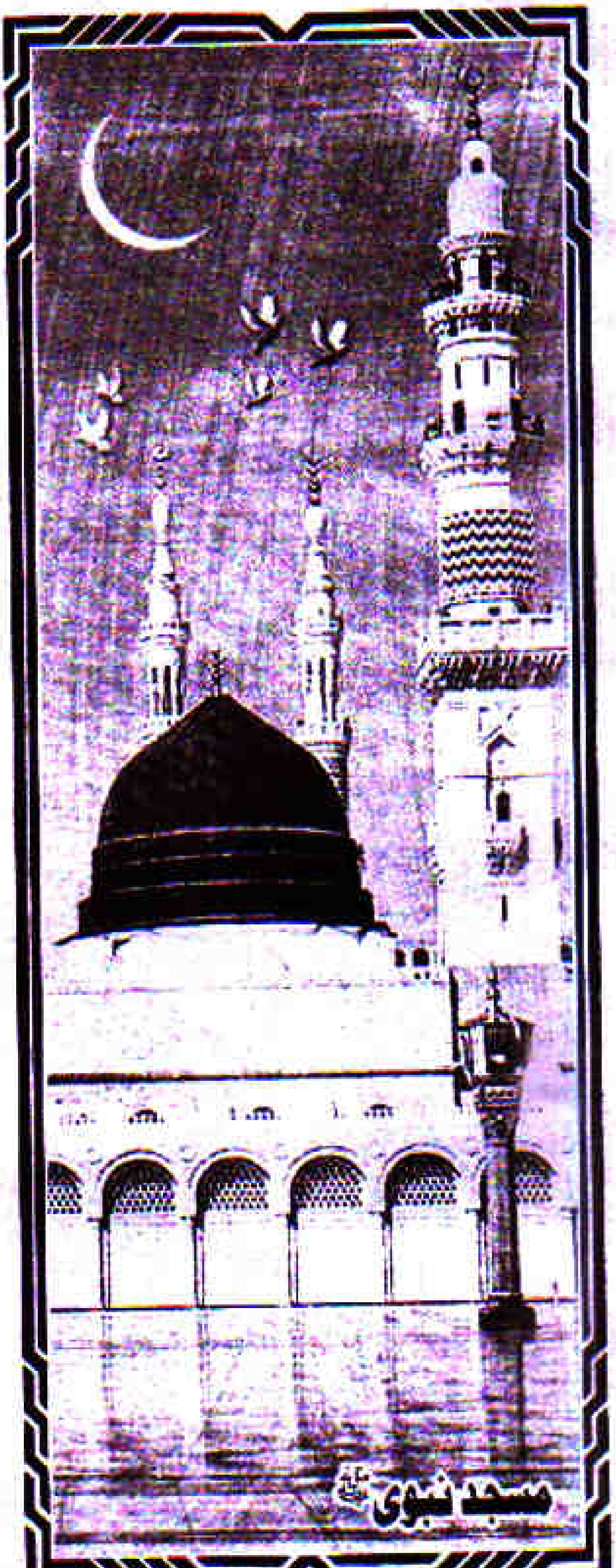

رحمت العالمین ﷺ

احمد بھگت (مرحوم)
گجراتی اور اردو زبان کے صف اول کے شاعر
آپ کی شاعری علم وادب میں اعلیٰ مقام رکھتی ہے

باعث خلقت لولاک نور اولیں
انبیا کے قافلہ سالار ختم مرسلیں

مالک تسنیم و کوثر حاکم خلد بریں
حامل تاج شفاعت رحمت للعالمیں

مخزن اسرار اور تاجدار اہل دل
محرم راز حقیقت حافظ دنیا و دیں

رہبر جن و ملک محسن انسانیت
زینت عرش معلی رونق فرش زمیں

تابع مرضی حق، ہر کار دنیا آپ کا
آپ کا ہر ہر تکلم وحی رب العالمیں

عفو امت کی دعائیں ہر خطا و ظلم پر
اشک ان عاصیوں کی معذرت تھی دل نشیں

طور پہ جانے سے موسیٰ کو بلندی مل گئی
سربلندی شاہ دیں سے پا گیا عرش بریں

ہوں عطا حسنین جس کو سلسلے کے واسطے
فاطمہ زہرا سی دختر مرتضیٰ سا جانشیں

جلد اب تو روضہ اقدس پہ بلوا لیں حضور ﷺ
جبہ سائی کو ترستی ہے اب احمد کی جبیں

مطبوعہ ماہنامہ میمن سماج کراچی۔ جون 1987ء

ناول کورونا وائرس وباء سے اپنا بچاؤ اور احتیاط کریں

باٹوا میمن جماعت آفس میں تشریف لانے والوں (مرد اور خواتین) کے لئے

ضروری گزارش

موجودہ ناول کورونا وائرس وباء کے باعث ہم سب کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔ جماعت کے معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے ہدایت کی جاتی ہے۔ جماعت کے دفتر میں داخلہ کی اجازت فیملی کے ایک فرد کو ہے اور بچوں کا داخلہ سخت منع ہے۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ اس نے ماسک پہنا ہو اور ہاتھوں کو Sanitizer کر کے دفتر میں داخل ہوں۔ دوسری بات یہ کہ خواتین اپنے مرحومین کے گھر ”سوئم۔ قرآن خوانی“ میں جانے کے بعد وہاں فاصلہ رکھیں اور ماسک پہن کر شرکت کریں۔ احتیاط بے حد ضروری ہے۔

نیک خواہشات

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری باٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کرونا وباء سے بچیئے احتیاط کیجئے۔

صحت مند رہیے

☆ کرونا وائرس دوبارہ عالمی وباء کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ہر ایک کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔

☆ جلد علامات ظاہر نہ کرنے والا خاموش قاتل جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ جس نے ہر شعبہ زندگی کو مفلوج کر دیا ہے۔

☆ مرنے والوں میں 80 فیصد ضعیف العمر، متاثرہ شخص کی چھینک چھ فٹ کے اندر ہر چیز کو متاثر کر سکتی ہے۔

آج کے معاشرے پر سوشل میڈیا کے اثرات

میمن نوجوانوں کی بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ معاشرتی اقدار بھی تبدیل ہونے لگیں

تحریر : محمد حسیب جاوید میمن

دورِ حاضر میں سوشل میڈیا کی اہمیت سے کسی بھی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ انسانی نظریات پر اثر انداز ہونے میں اسے بڑی مہارت حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ جدید دنیا سے ایک پیمانہ قرار دیتی ہے، جس کی مدد سے انسانی رویوں کے تغیرات کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔ مشرقی معاشرے پر بھی اس کے اثرات واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ انسان کی ذاتی زندگی سے اعمال و افعال اب چند لمحوں میں FACEBOOK اور WHATSAPP کے ذریعے پوری دنیا میں موجود دوست اور احباب تک با آسانی پہنچ جاتے ہیں۔ گھریلو تقریبات، سیر و تفریح یہاں تک کہ گھر کے باورچی خانے میں تیار ہونے والے پکوان تک اس کی زینت بن جاتے ہیں۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنی تصاویر لمحہ بہ لمحہ UPDATE کرتے ہیں، پروفائل Status روزانہ اور بعض اوقات تو دن میں کئی کئی مرتبہ تبدیل کرکے شاید اپنی مصروف زندگی کے بارے میں دوسروں کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھنے لگے ہیں۔

یہاں یہ نکتہ بحث طلب ہے کہ کیا اس طرح اپنی زندگی کے بارے میں معلومات فراہم کرنا عقلمندی ہے یا بے وقوفی۔ متعدد مرتبہ اس طرح کے مسائل اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں جس میں ہمارے لیے عبرت کا سامان ہوتا ہے۔ منفی ذہنیت رکھنے والے عوامل آپ کی تصویر، آپ کا ویڈیو ڈیٹا اور آپ سے متعلق خفیہ معلومات کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ کم عمر لڑکیاں اور لڑکے ان سرگرمیوں کا زیادہ نشانہ بنتے ہیں۔ خود نمائی کا یہ عفریت معاشرے میں اس تیزی سے سرایت کیوں کر رہا ہے؟ کیا بدلتے وقت کے ساتھ ہماری معاشرتی اقدار بھی بدل رہی ہیں یا پھر مغرب کی اندھی تقلید نے ہمیں اس انجان راہ کا مسافر بنا دیا ہے۔

اس کا ایک جواب تو یہ بھی ہو سکتا کہ ایک زمانے میں گھروں میں موجود بزرگ خاص طور پر دادی اماں اور نانی حضور گھر بھر کی اعلیٰ ترین

ہستی شمار ہوتی تھیں۔ ان کے نزدیک بچوں کی اخلاقی تربیت، طور طریقے سکھانے کا فن، انداز گفتگو کو [illegible]، بالخصوص لباس کے استعمال میں شرم و حیا کی حدود و قیود کا خیال رکھنا شامل تھا۔ [illegible] معاملے میں زبان سے کچھ کہنے کے بجائے صرف آنکھوں سے ایک خاموش پیغام دے دیتیں تو گھر کے تمام افراد [illegible] احترام ہوتا تھا۔

تخت پر بچھی سفید چادر پر تشریف فرما یہ بزرگ گویا اللہ کی رحمت تھے، جن کے زیر تربیت نسلیں پروان چڑھتی تھیں، پھر یوں ہوا کہ بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ اقدار بھی تبدیل ہوتے گئیں، بزرگوں کا کردار [illegible] ہو گیا، نوجوان نسل کو ماڈرن ازم کے نام پر ان "دقیانوسی خیالات" [illegible] برقعوں کی جگہ چادروں نے [illegible] دوپٹوں نے لے لی۔ ابتداء میں ان دوپٹوں کا سائز وجود کو [illegible] نظر آنے لگے۔ بعض مقامات پر تو [illegible] ان کی آنکھ میں ہوتی ہے [illegible] مذہب اور عزت [illegible] ہے۔ [illegible] والدہ [illegible] بیٹیوں اور بہوؤں کے سامنے [illegible] کی ہوتی ہے [illegible]

[illegible] شدت سے محسوس ہوتی ہے، جو اپنے ضعیف وجود [illegible] زندگی [illegible] بھی زندہ ہیں، دوسری طرف روایات، اقدار اور شرم و حیا [illegible] ایک دوسرے کی [illegible] شرم سے [illegible] جاتے ہیں۔

[illegible] اخلاقی اقدار کی [illegible] شرم و حیا، ادب و آداب کو فراموش [illegible] معاشرے کی ترقی ممکن ہوتی ہے۔

تعلیم مرد کا ہتھیار اور عورت کا زیور

علم کے چراغ جلا کر

ہائر ایجوکیشن حاصل کر کے جہالت کے اندھیرے دور کیجئے۔

اپنا اپنی برادری اور اپنے ملک کا نام روشن کیجئے۔

بہترین پریذنٹیشن دینے کے اصول

تحریر: جناب محمد حسن فیصل گوگن

"پریذنٹیشن" کو دوران تعلیم ہی نہیں بلکہ پیشہ ورانہ زندگی کے ہر شعبہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے چاہے کتنی ہی ترقی کیوں نہ کی ہو اور اپنے کام کو پرفیکٹ کیا ہو لیکن یہ آپ بھی تسلیم کریں گے کہ پریذنٹیشن ایک مشکل کام ہے۔ ہر شخص اپنا موقف کسی دوسرے شخص تک پہنچانے یا اپنی رائے کو صحیح اور درست انداز سے سمجھانے کا قدرتی فن لے کر پیدا نہیں ہوتا۔ متاثر کن پریذنٹیشن دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سادہ انداز اپنایا جائے، مطلب یہ کہ انداز گفتگو ایسا اپنایا جائے جو آپ کا ذاتی ہو نہ کہ بناوٹی۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ پریذنٹیشن اصولوں کا آتا ہے جنہیں اپنا کر متاثر کن پریذنٹیشن دینے میں کامیاب ہو پائیں گے۔ وہ اصول کیا ہیں آئیے جانتے ہیں۔

بولنے کی مشق کریں: پریذنٹیشن کی مثال گاڑی جیسی ہے، صرف دیکھنے سے جس طرح گاڑی کو چلایا نہیں جا سکتا اسی طرح صرف پڑھنے سے متاثر کن پریذنٹیشن دینے میں کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے پڑھنے کے علاوہ بولنے کی مشق بھی کیجئے، کیونکہ یہ متاثر کن اور کامیاب پریذنٹیشن کی کنجی ہے۔ جتنی زیادہ مشق کی جائے گی اتنا زیادہ اعتماد اور حوصلہ بڑھے گا اور جھجک ختم ہوگی۔ پریکٹس کے دوران دوستوں یا کولیگز کی مدد لیں، ان کو سامنے بٹھا کر پریذنٹیشن دیں یا پھر ویڈیو کی صورت میں ریکارڈ کر کے اسے دیکھیں۔ جتنی اچھی پریکٹس ہوگی آپ اتنی ہی کامیاب پریذنٹیشن دے پائیں گے۔

سامعین پر توجہ مرکوز رکھیں: جس ماحول میں اور جن لوگوں کے سامنے پریذنٹیشن دی جائے ان کی شخصیت، مزاج اور

ملاقات کا خیال رکھیں یعنی دلچسپ طریقے سے ثابت کر دیں کہ آپ کو حاضرین کا دل جیتنا ہے۔ آپ کی توجہ کا مرکز آپ کا موضوع ہے جسے آپ پیش کرتے ہیں۔ ایک کامیاب پریزنٹیشن وہی ہوگی جو اپنے موضوع سے متعلق معلومات سے مالا مال ہو۔ آپ کو چاہیے کہ وہ تمام ضروری اور اہم معلومات مختصر اور جامع انداز میں حاضرین کے سامنے پیش کریں۔

خوش مزاجی : ہم جانتے ہیں کہ آپ جھجک اور پریشانی سے ہوں گے لیکن مسکراہٹ آپ کی پریشانی اور جھجک دور کرنے میں مدد دے گی۔ سوچیے میں کوئی بات سنا رہے ہیں، محض چہرہ ہی آپ کا پہلا اثر رکھتا ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ دوران پریزنٹیشن ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر ہر وقت موجود رہے۔

معلومات کیسے پیش کریں : پریزنٹیشن کے دوران معلومات فراہم کرنے کا انداز بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ معلومات ترتیب وار پیش کریں مثلاً اگر آپ کسی پروجیکٹ سے متعلق معلومات فراہم کرنے جا رہے ہیں تو معلومات کو چار حصوں میں تقسیم کر لیں۔

۱۔ سب سے پہلے مختصر تعارف پیش کریں۔

۲۔ پھر پیش کردہ یا اپنے کام کی فہرست سامنے لائیں۔ اگر حاضرین اس فہرست دیکھنے سے قاصر رہے ہیں تو دوسری بار بھی فہرست پیش کرنے میں کوئی برائی نہیں۔

۳۔ تیسرا مرحلہ خوبیاں پیش کرنا ہے، اپنے پروجیکٹ کی خصوصیات اور خوبیاں بیان کریں۔

۴۔ آخری مرحلے میں پوری پریزنٹیشن کا خلاصہ پیش کریں۔

مثبت میڈیا کا استعمال کریں : پریزنٹیشن کی ڈیمانڈ کو دیکھتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کریں کہ میڈیا کا استعمال کیا جانا چاہیے یا نہیں۔ کسی بھی میڈیا کے استعمال سے قبل اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اپنی پریزنٹیشن کو بہتر بنانے کیلئے آڈیو یا ویژول ٹول استعمال کر رہے ہیں نہ کہ اسے خراب کرنے کیلئے۔ سب سے اہم چیز ہے آپ کی اپنی پریزنٹیشن، معلومات اور گفتگو، باقی سب چیزیں اس کا حصہ ہیں جیسا کہ پاور پوائنٹ، ویڈیو وغیرہ۔ اس بات کا دھیان رکھیں کہ ہمیشہ آڈیو ویڈیو کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوتی، خاص طور پر اگر آپ پہلے سے ہی دلچسپ موضوعات پر بات کر رہے ہیں اور اس میں فلیکسیبلٹی رکھتے ہیں۔

جلدی پہنچیں : پریزنٹیشن دینے کے مقام پر وقت سے قبل پہنچیں۔ یہ اضافی وقت آپ کو بہتر تیاری کرنے، ماحول سے آشنا ہونے اور اسباب پر قابو پانے میں مدد دے گا۔ جیسا کہ آپ نے مختلف مقررین کو دیکھا ہوگا کہ اسٹیج پر ان کی موجودگی بہت شاندار ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اسٹیج کے مالک معلوم ہوتے ہیں۔ جلدی پہنچ کر آپ بھی پہلے اسٹیج کا جائزہ لیں اور اندازہ لگائیں کہ اسٹیج پر کتنی اور کیسی حرکات و سکنات مناسب رہیں گی اور کتنی نہیں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے مقاصد اور
سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

آج کا نوجوان تعلیم سے بہت دور ہو گیا ہے

تعلیم ہی کامیابی دلوا سکتی ہے

تحریر : محمد دانش ایم فیروز میمن

کسی بھی ملک کے معیارِ زندگی کا جائزہ لینا ہے تو وہاں کے تعلیمی نظام کو دیکھیں۔ تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی کی ضمانت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جو ممالک ترقی کر رہے ہیں، ان کا معیارِ تعلیم بہت بلند ہے۔ امریکہ، جاپان، چین اور برطانیہ آج تعلیم ہی کی وجہ سے بلندیوں کو چھو رہے ہیں، مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا ملک تعلیمی میدان میں مسلسل پیچھے جا رہا ہے۔

ہمارے نوجوانوں کی دلچسپی تعلیم سے تقریباً ختم ہوتی جا رہی ہے، ان کے ذہنوں میں یہ بات جم گئی ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد نوکری تو ملے گی نہیں، لہٰذا تعلیم سے دوری اختیار کر لی جائے تو بہتر ہے۔ اسی طرح بعض نوجوان ایسے بھی ہیں، جو میٹرک اور انٹر کے امتحان نقل کے ذریعے پاس کر لیتے ہیں اور جب یونیورسٹی میں داخلے کے لیے ٹیسٹ دیتے ہیں تو اس میں کامیاب نہیں ہوتے، پھر پریشان ہو کر تعلیم کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ کچھ نوجوان تو ایسے بھی ہیں، جو اپنا سارا وقت سوشل میڈیا پر صرف کر کے تعلیم سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح کی بے شمار وجوہ ہیں، جن کے باعث ہمارے نوجوان تعلیم سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ادب نام کی کوئی شے اس معاشرے میں نہیں رہی۔ جہاں نظر اٹھائیں غم و روش دکھائی دیتی ہے۔ جو تحریر پڑھی جائے غم سے بھری ہوتی ہے۔ آخر یہ سب کیا ہے؟ کیوں ہم تعلیم سے اتنا دور ہو گئے ہیں کہ دیگر ممالک ہم سے تعلق قائم کرنے سے گھبراتے ہیں، کیوں پوری دنیا میں پاکستانیوں کو بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ہر پاکستانی کے دل میں مچل رہے ہیں۔ ان تمام سوالات کا جواب ہے: "تعلیم کی کمی"۔ جی ہاں تعلیم کسی بھی معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتی ہے، جس طرح ستاروں کے بغیر آسمان ادھورا ہے اسی طرح علم کے بغیر ذہن بھی ادھورا ہے۔ تعلیم ہی اندھیروں میں روشنی کا سبب ہے۔ تعلیم تو انسان کو زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ ہمارے معاشرے کو بھی تعلیم کی ازحد ضرورت ہے، لیکن ہم ہیں کہ تعلیم سے ہی کنارہ کشی اختیار کر کے زندگی میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی ہے جو بتائے کہ کیا سانس کے بغیر زندگی ممکن ہے؟ کیا بینائی کے بغیر کوئی شخص دیکھ سکتا ہے؟ ہر ذی شعور کو ان سوالات کے جوابات معلوم ہیں، لیکن معلومات ہونے کے باوجود بھی وہ غور و فکر کی زحمت نہیں کرتے۔ اگر گزشتہ صدیوں کے مسلمانوں کے کارناموں پر نظر دوڑائیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ کتنے کامیاب تھے اور کیوں تھے۔ ان کی اس کامیابی کا راز بھی تعلیم تھی۔ مسلمانوں کی تاریخ میں ایسے ایسے سائنسدان گزرے ہیں جن کے کارنامے سن کر تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس دور کے مسلمانوں کو تعلیم کی اہمیت کا اندازہ تھا، یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں نے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی اپنے نام کی۔ طب سے لے کر کیمسٹری اور طبیعات سے لے کر حیاتیات تک مسلمان چھائے ہوئے تھے، یعنی اس دور میں مسلمانوں کا سکہ چلتا تھا، کیوں کہ مسلمان تعلیم کی افادیت سے آگاہ تھے، لیکن آج کا نوجوان تعلیم سے بہت دور ہو گیا ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے اسے درست طریقے سے استعمال کریں، اپنا زیادہ سے زیادہ وقت تعلیم کے حصول کے لیے صرف کریں۔ تعلیم کے حصول کے سبب کامیابی اور خوشحالی کی منزل سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور همت سے ممکن هے

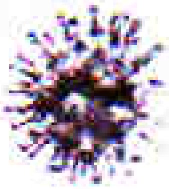

نوول کورونا وائرس

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر

☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو ٹشو یا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔

☆ استعمال کے بعد ٹشو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

☆ اگر کسی کو نزلہ، زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپرواہی کو قطعی ترک کر کے بلا تاخیر تمام احتیاطی تدابیر کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آیئے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری۔ افسانہ گجراتی

ایک دلچسپ اور نصیحت آموز کہانی

بس اسٹاپ

گجراتی تحریر : جناب امتیاز واپی والا

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

سیاہ برقعے میں ملبوس منہ کے کینسر میں مبتلا نوجوان لڑکی مریم سے بس اسٹاپ پر کمپنی بس میں سوار پڑھے لکھے نوجوان مناف نے جب غریب ملازمت پیشہ لڑکی کو اپنا جیون ساتھی بنا کر خوشگوار زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا

صبح کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔ شہر کے اس مصروف چوک کے دونوں طرف واقع بس اسٹاپوں پر [illegible] تھیں۔ مرد اور [illegible] اسکول کی یونیفارم میں ملبوس بچے موجود تھے۔ سب کو اپنی اپنی بس کا انتظار تھا۔ وہ بےچینی سے بار بار اس سمت میں دیکھ رہے تھے جس طرف سے ان کی بس آنے والی تھی۔ انہی میں سیاہ برقعے میں ملبوس ایک نوجوان لڑکی بھی شامل تھی۔ سیاہ برقعے میں سے جھلکتی اس کی زرد رنگ کی شلوار یہ بتا رہی تھی کہ وہ کسی اسکول یا کالج کی اسٹوڈنٹ نہیں ہے، بلکہ کوئی ملازمت پیشہ لڑکی ہے اور اپنے دفتر جانے کے لیے کسی بس یا رکشہ کی منتظر ہے۔ وہ بار بار اپنی نقاب ہٹا کر کلائی پر بندھی گھڑی دیکھتی اور وقت دیکھنے کے بعد پھر سے اپنا نقاب برابر کر لیتی۔

بس اسٹاپ پر [illegible] نوجوان بھی کھڑے تھے۔ وہ اپنی تیز نظروں سے [illegible] جاتے تھے۔ ان کا خیال تھا [illegible] آ کر [illegible] بھی [illegible] ہے۔ اس کا

سیدھا سا مطلب یہ ہوا کہ اسے کسی خاص گاڑی یا کسی خاص شخصیت کا انتظار ہے۔

یہ سوچنے کے بعد ان اوباش لڑکوں نے لڑکی کی طرف معنی خیز جملے اچھالے اور غیر محسوس طور پر اس کو اپنے ساتھ چلنے کی دعوت بھی دے دی، مگر برقعہ پوش لڑکی تو گویا گونگی اور بہری بنی کھڑی تھی۔ اس نے کسی بھی نوجوان کی اس حرکت کوئی اہمیت نہیں دی۔ البتہ اس کی نظروں میں ان اوباش لڑکوں کے لیے بڑی حقارت دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ دیر بعد ایک بس آئی اور بس اسٹاپ پر رکی تو اوباش نوجوانوں کا ٹولہ اس میں سوار ہوا۔ وہ اس لڑکی کے حوالے سے تمسخر کرتا ہوا رخصت ہو گیا۔ ان شیطانوں کی روانگی کے بعد برقعہ پوش لڑکی نے سکھ کا سانس لیا۔

کچھ دیر بعد ہی لڑکی کی نظر دور سے آتی ایک پرائیویٹ بس پر پڑی جسے دیکھ کر اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔ وہ بے قراری کے عالم میں اس بس کی آخری کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی جیسے اسے اس کھڑکی کے پاس بیٹھے کسی خاص فرد کی تلاش ہو۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں سکون و قرار اتر آیا۔ اس کھڑکی کی آخری سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا تھا۔

برقعہ پوش لڑکی کئی دنوں سے اس نوجوان کو اور وہ نوجوان اسے دیکھ رہے تھے۔ دونوں آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے بہت باتیں کیا کرتے تھے۔ مگر اب وہ دونوں اس سلسلے کو مزید آگے بڑھانے کے خواہش مند تھے۔ نوجوان کے ہاتھ میں ایک پرچہ تھا جس کا اس نے گولہ سا بنا رکھا تھا۔ لڑکی کے قریب سے جب بس گزری تو نوجوان نے کاغذ کا وہ گولہ دوسروں کی نظریں بچاتے ہوئے اس لڑکی کی طرف پھینک دیا جو اس کے پیروں کے بالکل قریب گرا۔ بس اسٹاپ پر کھڑے بڑی عمر کے ایک شخص نے یہ سارا منظر دیکھ لیا تھا مگر لڑکی نے اس کی کوئی پروا نہیں کی بلکہ نہایت اطمینان کے ساتھ وہ کاغذ اٹھا کر اپنے پرس میں ڈال لیا۔

لڑکی پہلے ہی دیکھ چکی تھی کہ اس کا مطلوب نوجوان آج پہلے سے زیادہ پر عزم اور پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔ شاید وہ اپنے دل کا حال اس سے بیان کرنا چاہتا تھا۔ لڑکی نے اطمینان سے وہ پرچہ کھولا اور اس پر نظریں دوڑانے لگی۔ اس پرچے میں بس والے نوجوان نے اپنا نام، فون نمبر اور وقت لکھتے ہوئے لڑکی سے درخواست کی تھی کہ وہ اس وقت اس نمبر پر اسے فون کرلے۔ نوجوان کا نام منیف تھا۔ اس نے پرچے میں اپنے آفس کا پتہ بھی لکھ دیا تھا جہاں وہ ملازمت کرتا تھا۔ لڑکی یہ سب دیکھ اور پڑھ کر مسکرا کر آگے بڑھ گئی۔

منیف اپنے دفتر میں اپنی میز کے سامنے اپنی سوچوں میں گم بیٹھا تھا۔ اب اسے اپنی مطلوب و مقصود کے فون کا انتظار تھا۔ منیف اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اس سے اس کا نام وغیرہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنی پسند کے بارے میں تمام ضروری معلومات حاصل کرنے کا خواہش مند تھا۔

وقت مقررہ پر ٹیلی فون کی گھنٹی بجی تو اس نے تیزی سے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور بے قراری کے عالم میں ہیلو ہیلو کہتا رہا مگر دوسری جانب سے کسی نے بھی اس کی ہیلو کا جواب نہ دیا۔ دو تین بار ہیلو کہنے کے بعد مناف نے ریسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ اور بے چینی تھی۔ پھر وہ اپنے دفتری کاموں میں مصروف ہو گیا۔

اس لڑکی کا نام مریم تھا۔ وہ ایک دفتر میں اسٹینو گرافر تھی۔ مریم ایک کٹر مذہبی لڑکی تھی۔ اپنے دفتر میں بھی برقعہ میں ہی رہتی تھی۔ اس کے دفتر والوں نے اسے برقعے کے بغیر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اسی لیے دفتر کا اسٹاف بعض اوقات اسے بی مولانی کہہ کر پکارتے تھے مگر مریم کو ان کی باتوں اور تبصروں کی کوئی پروا نہیں تھی۔ اسے اپنے کام سے کام تھا۔ نہ وہ دوسروں کی باتوں پر توجہ دیتی تھی اور نہ ہی ان کی فکر کرتی تھی۔

اس وقت مریم اپنے سامنے لگا ڈرافٹنگ لیٹر مکمل کرنے کے بجائے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی۔ اس کی نظروں کے سامنے وہی نوجوان گھوم رہا تھا اور اس کے خیالوں پر وہی چھایا ہوا تھا جس نے آج صبح اپنی بس سے اس کی طرف ایک کاغذ اچھالا تھا جس پر اپنا نام، دفتر کا پتہ اور فون نمبر لکھا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ یہ فون کب اور کس وقت کرتا ہے۔

''مس مریم! آپ کو جی ایم صاحب بلا رہے ہیں۔'' دفتر کے چپراسی کی آواز پر مریم چونکی اور فوراً اٹھ کر جی ایم صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ مگر جانے سے پہلے وہ لیٹر مکمل کر نا نہیں بھولی تھی۔ جی ایم کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے وہ لیٹر ان کے سامنے میز پر رکھ دیا اور واپس آ گئی مگر اپنی سیٹ کی طرف آنے کے بجائے اس کا رخ دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف تھا۔

''مریم۔'' دفتر میں کام کرنے والی دوسری اسٹینو گرافر شمشاد نے اسے آواز دی ''ابھی تو لنچ کا وقت بھی نہیں ہوا۔ تم کہاں جا رہی ہو؟''

شمشاد کی آواز سن کر دفتر کے دوسرے لوگ بھی گھوم کر مریم کی طرف دیکھنے لگے۔ مریم نے شمشاد کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ چپ چاپ رہی۔ ''مریم! کیا جی ایم صاحب نے کچھ کہہ دیا ہے؟'' شمشاد نے دھیمی آواز میں مریم سے سوال کیا تو بھی مریم کچھ نہ بولی۔

''او میرے خدا!'' یہ کہتے ہوئے شمشاد نے اپنے سر پر زوردار ہاتھ مارا اور ایک رائٹنگ پیڈ اور پین نکال کر میز پر مریم کے سامنے رکھ دیا۔ مریم نے اس پر کچھ لکھنا شروع کیا جسے پڑھ کر شمشاد کی آنکھیں بھر آئیں۔ اس پر مریم نے لکھا تھا ''میرے ابو کا انتقال ہو گیا ہے۔''

''تم میرا ویٹ کرو مریم۔'' شمشاد نے جلدی سے کہا ''میں ابھی آتی ہوں، تمہارے ساتھ چلوں گی۔'' یہ کہتے ہوئے شمشاد نے مریم کو دلاسہ دینے کی کوشش کی مگر مریم کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہتے رہے۔ اس نے پیڈ پر لکھا تھا ''میں جا رہی ہوں۔ تم میرے پیچھے مت آنا۔'' یہ لکھنے کے بعد مریم نے شمشاد کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور تیزی سے آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

آج پورے دس دن ہو چکے تھے۔ مناف کی بس روزانہ اسی بس اسٹاپ کے سامنے سے گزرتی تھی جہاں اسے ہمیشہ وہ حسینہ نظر آتی تھی۔ مگر دس دن سے وہ برقعہ پوش لڑکی اسے بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ مناف سخت پریشان تھا۔ اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس لڑکی کو کہاں اور کیسے تلاش کرے۔ کبھی اس کا دل کہتا تھا کہ وہ بیمار ہو گئی ہے اور اسی سے دفتر نہیں جا رہی ہے۔ کبھی اس کا دماغ اسے بتاتا کہ اس لڑکی کو وہ پرچہ پھینکتے ہوئے کسی نے دیکھ لیا ہے اور یہ بات اس کے گھر والوں تک پہنچ گئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے ماں باپ یا بہن بھائی اس پر سختی کر رہے ہوں اور وہ بے چاری گھر میں قید کر دی گئی ہو۔ وجہ جو بھی تھی، لیکن مناف اس لڑکی کے اس طرح اچانک غائب ہو جانے سے سخت پریشان تھا اور اسی لیے وہ بہت بیزار اور چڑچڑا ہو رہا تھا۔

مریم کے لیے اپنے والد کا اس طرح دنیا سے چلا جانا کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔ بہرحال زندگی تو گزارنی تھی۔ کوئی بھی انسان اپنے کسی عزیز کی موت کا ماتم کب تک کرے، ایک نہ ایک دن اسے گھر سے باہر نکلنا ہی پڑتا ہے۔ اسی طرح مریم بھی آخرکار گھر سے باہر نکلی اور حسب معمول اپنے اسی بس اسٹاپ پر آکر کھڑی ہوگئی جہاں سے اس نوجوان کی بس گزرتا تھا۔ وہ بس تو اپنے مقررہ وقت پر آئی مگر اس میں وہ نوجوان موجود نہیں تھا۔ اس کی غیر حاضری نے مریم کو بہت مایوس کیا۔ وہ تو یہ سوچ کر آئی تھی کہ اس نوجوان کی مسکراہٹ اس کے ابو کی موت کے دکھ اور صدمہ کو کسی حد تک کم کردے گی۔ مگر وہ اس کی جھلک تک نہ دیکھ سکی۔

جب مریم اپنے آفس پہنچی تو اسٹاف کے سبھی لوگوں نے اسے گھیر لیا اور اس سے اس کے والد کے انتقال پر تعزیت کی۔ ان میں شمشاد سب سے آگے تھی۔ جی ایم صاحب نے بھی آتے ہی مریم کو اپنے کمرے میں طلب کیا اور سب سے پہلے اس سے اس کے والد کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اس کو یہ صدمہ بہادری سے برداشت کرنے کو کہا۔ اس کے بعد جی ایم صاحب نے کہا "اف یو آر ناٹ فیلنگ ویل۔۔۔۔۔ دین یو کین گو۔۔۔ یو کین لیو مور لیو۔۔۔۔ آئی ول ناٹ مائنڈ۔۔۔"

مریم خاموش کھڑی رہی اور پھر جی ایم صاحب کا اشارہ پا کر واپس اپنی سیٹ پر چلی آئی۔ اس نے ایک نظر شمشاد کی طرف دیکھا اور پھر چپ چاپ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ آج مریم کا دل کام میں بالکل نہیں لگ رہا تھا۔ ایک تو ابو کی وفات اوپر سے نوجوان کی غیر حاضری۔۔۔۔ ان سب چیزوں نے مل کر اسے بہت مایوس کر دیا تھا۔۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جی ایم صاحب نے صحیح کہا ہے اسے مزید چھٹی لے لینی چاہیے۔

ادھر مناف اپنے دفتر میں اداس اور پریشان بیٹھا تھا۔ اتنے میں اس کا گہرا دوست راحیل اس کے پاس آ گیا۔ راحیل نے آتے ہی مناف سے کہا "یار، اس طرح منہ لٹکانے سے کچھ نہیں ہوگا۔"

راحیل مناف کی اس انوکھی محبت کا رازدار تھا اور جانتا تھا کہ مناف اس بس اسٹاپ والی برقعہ پوش حسینہ کی زلفوں کا اسیر ہو گیا ہے۔

"تم نے اپنی مرضی سے کمپنی کی وین بدل دی تو اب پریشان کیوں ہو رہے ہو؟" راحیل نے مناف سے کہا۔

"میں اس کی محبت کی سچائی کو آزمانا چاہتا ہوں۔" مناف نے کہا "میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کا سچا جذبہ دیکھا ہے۔ تم دیکھ لینا، وہ مجھے فون ضرور کرے گی۔"

اتنے میں فون کی گھنٹی بجی۔ مناف نے جلدی سے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور ہیلو کہہ کر دوسری طرف سے آنے والی آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگا مگر دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی۔ "کیا مصیبت ہے؟" مناف نے غصے سے کہا "فون بھی کرتی ہے اور بات بھی نہیں کرتی۔"

مناف نے فون کو ریسیور پر پٹختے ہوئے کہا۔

جب مریم کی برتھ ڈے نزدیک ہوئی تو اس نے مناف کو خط لکھنے کا ارادہ کیا۔ اس کے پاس مناف کے دفتر کا پتہ تو تھا اس لیے اس نے چپکے اور گمنام خط لکھنا شروع کر دیا۔ دوسرے دن وہ خط پھولوں کے ایک گلدستے کے ساتھ مناف کی میز پر موجود تھا۔ مناف نے تیزی سے خط اور پھول اٹھائے اور اس کے بارے میں پوچھنا چاہا مگر پھر ارادہ بدل دیا اور خط کھول کر پڑھنے لگا۔ اس وقت راحیل بھی مناف کے پاس بیٹھا تھا۔ مناف کے چہرے پر چھوٹا سرخ رنگ اور اس کی آنکھوں کی چمک، راحیل کچھ دیکھ تو گیا "کس کی طرف سے آیا ہے" جس نے مناف کا چین چرایا ہے۔ اسی وقت مناف کو ڈائریکٹر صاحب نے طلب کر لیا تو وہ ان کی خدمت میں حاضری لگانے چلا گیا اور راحیل بھی وہیں چلا گیا۔

مریم کو مناف سے محبت ہوگئی تھی۔ مگر اس دوران اس کے ابو وفات پا گئے۔ ایک طرف وہ مناف کی جدائی میں تڑپ رہی تھی اور دوسری طرف ابو کی دائمی جدائی کا دکھ اسے پارہ پارہ کر رہا تھا۔ دوسرے روز مریم حسب معمول بس اسٹاپ پر کھڑی تھی تو وہ نہیں جانتی تھی کہ آج اچانک مناف اس کی نظروں کے سامنے ہوگا، کیونکہ مناف کی بس تو کب کی جا چکی تھی۔

اتنے میں اچانک ہی ایک کار اس کے قریب آ کر رکی۔ اس کے بریک اتنی زور سے مارے گئے تھے کہ اس کے ٹائر چیخ اٹھے تھے۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر مناف بیٹھا تھا۔ اس نے اتر کر مریم کے لیے اپنے برابر والا دروازہ کھولا۔ مریم اس کو اس طرح اچانک اپنے سامنے دیکھ کر حیران بھی ہوگئی تھی اور خوش بھی۔ وہ کسی حد تک بڑبڑائی ہوئی بھی نظر آ رہی تھی۔ بوکھلاہٹ میں مریم کا پرس اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سڑک پر گرا تو مناف نے اٹھا کر مریم کے ہاتھ میں تھما دیا۔ مریم نے اس کی کار کا سہارا لے کر خود کو بڑی مشکل سے گرنے سے بچایا تھا ورنہ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحہ سڑک پر ڈھیر ہو جائے گی۔ ”مریم!“ مناف نے بڑے اعتماد اور بھرپور اپنائیت کے ساتھ اس کا نام پکارا۔ مناف کے منہ سے اپنا نام سن کر مریم نے غیر یقینی انداز سے اس کی طرف دیکھا۔ ان کی نظریں آپس میں ملیں تو ایسا لگا جیسے وہ صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔ پھر مریم خاموشی سے آگے بڑھی اور کار کے اندر بیٹھ گئی۔ مناف نے دروازہ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔ کار روانہ ہوگئی۔ اس دوران مریم نے ایک دو بار مناف کی طرف دیکھا۔ اس کا جسم لرز رہا تھا اور آنکھوں میں عجیب سا خوف تھا۔ مناف پریشان نظروں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو کار میں سکڑی سمٹی ایک طرف بیٹھی تھی۔ کار پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی۔

دونوں خاموش تھے۔ ان کی زبانیں بند مگر آنکھیں بول رہی تھیں۔ اس دوران مریم نے اپنے برقعہ کو اچھی طرح اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیا تھا اور نقاب کو بھی صحیح کر کے سیٹ کر لیا تھا۔ پھر اس نے مناف کی طرف نظر گھمائی تو وہ پرشوق نظروں سے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس دوران مناف کی توجہ لمحہ بھر کو ڈرائیونگ کی طرف سے ہٹی تو اسٹیئرنگ پر اس کا ہاتھ بہک گیا اور گاڑی لہراتی ہوئی فٹ پاتھ سے اس طرح ٹکرائی کہ اس کے دونوں پہیے فٹ پاتھ پر چڑھ گئے۔ گاڑی کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کا ریڈی ایٹر پھٹ گیا۔

مریم نے گھبرا کر اپنا نقاب چہرے سے ہٹا دیا۔ مناف کے سر پر زوردار چوٹ لگی تھی۔ اس کا سر اسٹیئرنگ پر رکھا تھا جس سے خون بھی بہہ رہا تھا اور آنکھوں کے سامنے رنگ برنگی روشنیاں ناچ رہی تھیں۔ وہ بری طرح کراہ رہا تھا۔ مریم کے حلق سے ابھی تک کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔ مگر اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سخت تکلیف میں ہے۔ اس بے چاری نے گاڑی کو جھٹکا لگنے کے بعد سنبھلنے کی بہت کوشش کی تھی مگر سنبھل نہیں سکی تھی ما سے اندازہ بھی نہیں ہو سکا تھا کہ اس کے کہاں کہاں چوٹیں لگی ہیں۔

”مریم!“ مناف نے دھندلائی ہوئی نظروں سے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”مجھے یہ سب جان کر بہت دکھ ہوا کہ تمہیں منہ کا کینسر ہوگیا ہے۔ تم نے اپنے خط میں بھی لکھا تھا کہ اس کینسر کی وجہ سے تمہاری زبان بھی متاثر ہوئی اور تم عارضی طور پر بولنے سے معذور ہوگئیں۔ شاید اسی لیے اس دن جب تم مجھے فون کر رہی تھیں تو میرے ہیلو کہنے کے جواب میں تم کچھ بول نہیں پا رہی تھیں۔ میں خواہ مخواہ تم سے بدگمان ہوا اور نہ جانے تمہیں کیا کیا کہتا رہا۔ مجھے معاف کر دو مریم! مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم اس طرح بولنے سے مجبور ہوگئی ہو۔“

مریم نے مناف کی باتوں کو خاموشی سے سنا مگر کوئی جواب نہ دیا۔ مناف کہہ رہا تھا: ”مریم! اب کینسر جیسے موذی مرض کا علاج ممکن ہے۔ میں تمہارا علاج کراؤں گا، تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔ اب ہم زندگی کا پورا سفر ایک ساتھ طے کریں گے۔ میں تمہیں اپنا جیون ساتھی بنانے کا فیصلہ

کر چکا ہوں۔"

مریم کو ایسا لگا جیسے وہ ہر تکلیف ہر دکھ بھول چکی ہے۔ وہ دائمی سکھ اور محبت کی کبھی نہ ختم ہونے والی وادی میں اتر چکی تھی۔

لوگوں کے شور اور آوازوں پر دونوں نے چونک کر دیکھا۔ بہت سے لوگ انہیں کارسے نکالنے کی کوشش کر رہے تھے تا کہ انہیں اسپتال پہنچا سکیں۔ منوف نے مریم کا ہاتھ تھاما اور سہارا دے کر تباہ شدہ کار سے باہر لے آیا۔ ان کی آنکھوں میں رقصاں سرمستی دیکھ کر لوگ حیران ہو رہے تھے کہ کیسے سخت جان ہیں، ابھی ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور ابھی یہ عشق لڑا رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان پر اس حادثے کا کوئی اثر ہی نہیں ہوا ہے۔

بشکریہ: کتاب "پاکستانی گجراتی ادب"
شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد

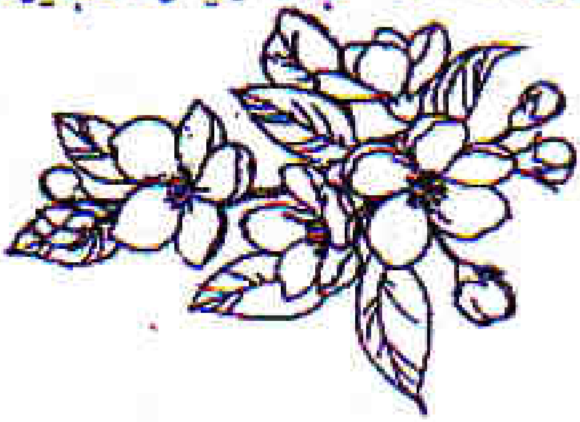

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو

پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ

زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیک اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔

نیک خواہشات کے ساتھ

فون 32728397 - 32768214

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

پتہ: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد دراجہ میشن کراچی

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

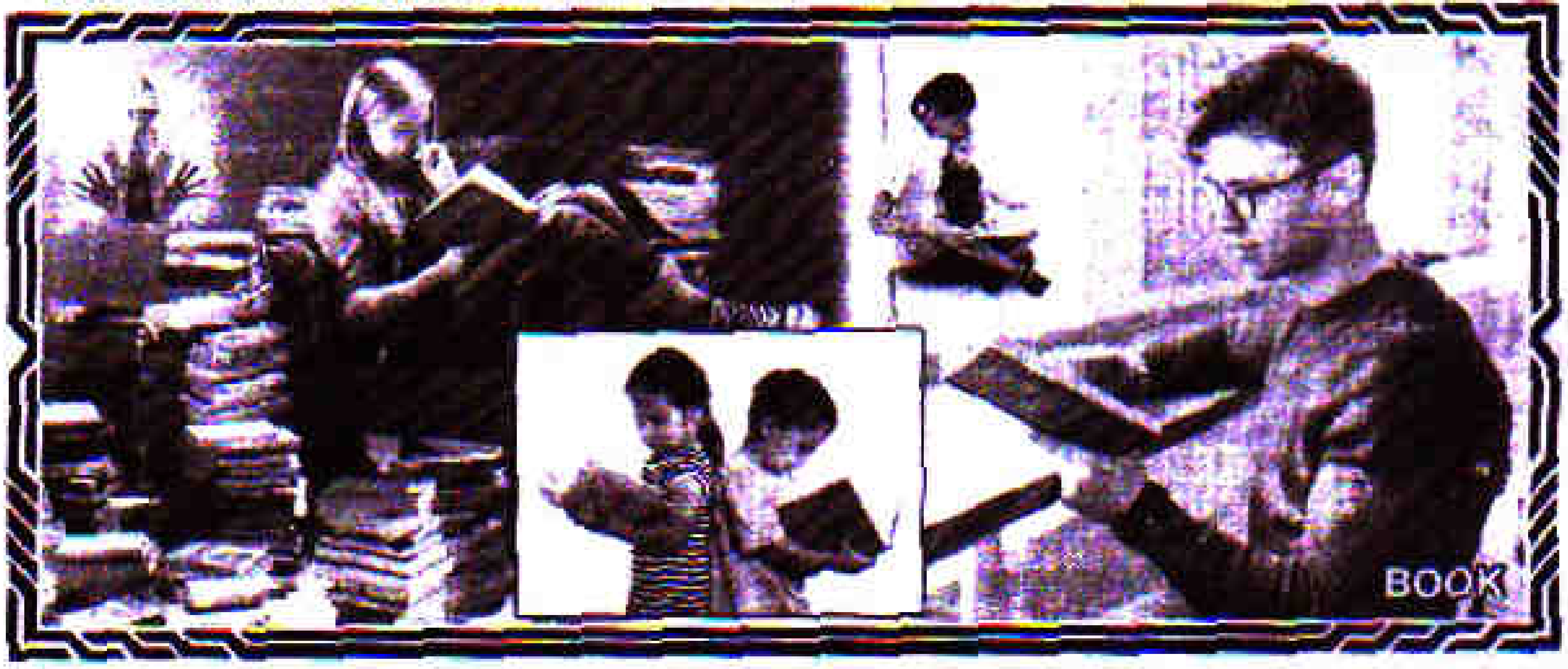

کتاب ایک بہترین دوست

تحریر: جناب کاشف عبدالستار موسانی

کتاب انسان کی بہترین دوست ہے۔ جو لوگ کتابوں سے فائدہ اٹھانا جانتے ہیں، ان کی شخصیت، ان کی زندگی اور ان کی گفتگو میں وہ خوبیاں پیدا ہوتی ہیں جو انہیں دیگر لوگوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ کتابیں علم کا سرچشمہ، معلومات کا خزانہ اور تجربات و مشاہدات کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حصول علم کے معاملے میں استاد کے بعد دوسرے نمبر پر اہم چیز کتاب ہے۔ کتابیں نوجوانی میں راہنما ہوتی ہیں۔ بڑھاپے میں تفریح اور تنہائی میں رفیق۔ یہ زندگی کو بوجھ نہیں بننے دیتیں۔ کتابیں نصابی اور غیر نصابی بھی ہوتی ہیں۔ کتابوں کے انتخاب میں بھی احتیاط کرنی چاہیے۔ بعض اوقات کتابیں غلط راستہ بھی دکھاتی ہیں مگر آباؤ اجداد کی کتابیں علم کے موتی ہیں۔

کتابیں دوستوں کی دوست ہوتی ہیں۔ واقعی کتابیں بہترین ساتھی اور وفادار دوست بھی ہیں، ایسا دوست جو ہر جگہ ہر حال میں آدمی کے ساتھ رہ سکتا ہے جو اس کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے، رنج والم میں اس کی غمخواری کرتا ہے۔ زندگی کے مسائل کو حل کرنے میں انسان کی مدد کرتا ہے اور زندگی کے سیدھے اور کامیاب راستے کی طرف اس کی رہبری کرتا ہے۔ امیر خسرو کا کہنا ہے کہ وہ گھر جس میں کتابیں نہ ہوں اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو۔ ملٹن کا کہنا ہے کہ عمدہ کتاب زندگی ہی نہیں بلکہ ایک غیر فانی چیز بھی ہے۔ اہل مغرب کتابوں سے فائدہ اٹھانا خوب جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ترقی کی معراج پر پہنچ چکے ہیں۔

یہ امر بڑا افسوس ناک ہے کہ آج کل نوجوانوں میں مطالعہ کا شوق دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ ان کی دلچسپی فلمی رسالوں اور رومانوی اور جاسوسی ڈائجسٹوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے جو ان پر منفی اثرات ڈالتے ہیں۔ ایک شخص جو وی سی آر پر فحش فلمیں دیکھنے کے لیے سو روپے خرچ کرتا

ہے، میں اس کے مقابلے میں اس شخص کو ترجیح دوں گا جو یہ رقم ایک اچھی کتاب پر خرچ کرے۔ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پاس ایک عظیم الشان کتاب قرآن مجید موجود ہے جس کی رہنمائی سے ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ یہ کتاب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی گئی۔ جس پر عمل پیرا ہو کر آپ ﷺ نے کل عالم کو جہالت سے نکال کر علم کی روشنی سے منور فرمایا اور انسانیت کو جو کہ پستی کی طرف گامزن تھی، مدارج اولیٰ تک پہنچایا۔ سبحان اللہ!

قوموں کا مستقبل نوجوانوں سے وابستہ ہوتا ہے، اگر انہیں درست سمت نہ دی جائے تو بہتر نتائج حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ پاکستان نوجوانوں کے حوالے سے ایک زرخیز ملک ہے لہٰذا ہر شعبے میں ترقی کے لیے ملک کو ان نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے نوجوان مختلف شعبوں میں مہارت تو حاصل کر لیتے ہیں، لیکن اکثر و بیشتر کے پاس معلومات ناقص ہوتی ہے، جس کی بڑی وجہ کتابوں سے دوری ہے۔ یہاں نوجوان کتابوں سے کوسوں دور دکھائی دیتے ہیں اور کتاب پڑھنا وقت کا زیاں سمجھتے ہیں۔ یہی سوچ انہیں کامیابی سے دور لے جاتی ہے۔ کتاب پڑھنا ایک بہترین مشغلہ ہے۔ عموماً کتاب پڑھنے والے لوگ سمجھے ہوئے اور باصلاحیت ہوتے ہیں، جن میں سیکھنے، سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت عام لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

مطالعے سے نہ صرف وقت اچھا گزرتا ہے بلکہ نت نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ایک ریسرچ کے مطابق 6 منٹ مسلسل کتاب پڑھنے سے ذہنی کھچاؤ یا پریشانی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مطالعہ انسان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کامیابی کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ مطالعہ آگہی دیتا ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو پاکستان میں نوجوان کتابوں سے بہت دور نظر آتے ہیں اسی لیے وہ مختلف شعبوں میں وہ مقام نہیں حاصل کر پاتے جس کی وہ توقع کرتے ہیں یا جس کی ان سے توقع کی جاتی ہے اور وہ مختلف شعبوں کے معیار پر پورا نہیں اترتے۔ نوجوانوں کا کتابوں سے دوری کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ کتابوں کے مختلف بازاروں، اسٹالوں پر نوجوان دور دور تک نہیں دکھائی دیتے۔

اکثر نوجوان یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ کتابیں خرید کر پڑھنے سے بہتر ہے انٹرنیٹ کو ترجیح دی جائے۔ ان کی لاعلمی کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے ملک کے نامور مصنفوں کے نام سے بھی آشنا نہیں ہوتے اور کتابوں سے لاتعلقی کی اس وجہ سے چند بڑے اور نامور مصنفین چھوڑ کر کسی کتاب کی (500) اشاعت بھی فروخت نہیں ہو پاتیں۔ بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور اسی طرز کی دوسری ٹیکنالوجی کے آنے کی وجہ سے نوجوان کتابوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں جو کہ ایک نہایت ہی فرسودہ دلیل ہے کیونکہ مغربی ممالک میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وہاں کمپیوٹر، انٹرنیٹ کا استعمال اپنی انتہا کو چھوتا نظر آتا ہے، لیکن پھر بھی ان ممالک میں کتاب پڑھنے کے رجحان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ اگر ہمیں اپنے معاشرے کے اندر ایک اچھی اور تحقیقی نوجوان نسل چاہیے تو اس کے لئے کتاب کلچر کو عام کرنا ہوگا، نوجوانوں کو کتابوں کی اہمیت کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا ہوگی اور اس سلسلے میں مختلف پروگرامز، سیمینار، ورکشاپس منعقد کرانا ہوں گے۔ اگر ہم یہ سب کر سکتے ہیں تو ہمارے ملک کے نوجوان اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کر کے ملک کی ترقی میں اعلیٰ کردار ادا کر سکتے ہیں۔

بہنوں کا دسترخوان

مصالحے دار رائس

اجزاء: چکن 1/4، پیاز (گول کاٹ لیں) دو عدد، سبز پنیر آدھا کپ، شملہ مرچ سبز دو عدد، چاول (ابال لیں) دو کپ، مٹر 1/4 کپ، گاجر آلو (کیوبز میں کاٹ لیں) ہر ایک دو عدد، کوکونٹ ملک (ناریل کا دودھ) آدھا کپ، ادرک لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچ، لال مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، ہلدی پاؤڈر 1/4 چائے کا چمچ، ثابت سفید زیرہ آدھا چائے کا چمچ، تیل آدھا کپ، براؤن شکر ایک چائے کا چمچ، سبز مرچ چار سے پانچ عدد۔

ترکیب: ایک پین میں تیل گرم کرکے اس میں پیاز اور ادرک لہسن کا پیسٹ ڈال کر دو منٹ تک اسٹر فرائی کریں۔ پھر قیمہ ڈال دیں اور اونچی آنچ پر اچھی طرح سے اسٹر فرائی کریں۔ پھر اسی پین میں ڈال لیں مرچ، ہلدی، زیرہ، نمک اور اچھی طرح بھون لیں۔ اب اس میں شامل کریں تمام سبزیاں اور چند منٹ فرائی کرنے کے بعد کوکونٹ ملک، ابلے چاول اور ہرا دھنیا مکس کریں۔ دم دے کر دہی کے ساتھ سرو کریں۔

کھیر

اجزاء: دودھ ایک لیٹر، چینی ایک پیالی، الائچی، بادام پستے حسب ضرورت، چاول آدھی پیالی، کھویا ایک پیالی، گھی دو کھانے کے چمچے۔

ترکیب: چاولوں کو صاف ستھرے ململ کے کپڑے سے اچھی طرح پونچھ کر گھی ملا دیں۔ دودھ کو دس سے بارہ منٹ ابال لیں پھر چاول شامل کرکے ہلکی آنچ پر اتنی دیر پکائیں کہ چاولوں کو سوندھی سی خوشبو آنے لگے (درمیان میں وقتاً فوقتاً چمچ چلاتے رہیں) پھر چینی، الائچی، بادام اور پستے شامل کرکے پندرہ سے بیس منٹ مزید پکا لیں اور چولہے سے اتار کر تھوڑا سا ٹھنڈا ہونے دیں پھر کھویا ملاتے ہوئے بلینڈ کریں۔

لبنانی مرغی

اجزاء: مرغی (بغیر ہڈی کے چوکور ٹکڑے) آدھا کلو، آلو (چھوٹے چوکور کٹے ہوئے) دو عدد، انڈے (ابلے اور چوکور کٹے ہوئے) تین عدد، ہری پیاز (باریک کٹی ہوئی) ایک عدد، ٹماٹر (چوکور کٹے ہوئے) دو عدد، شملہ مرچ (چوکور کٹی ہوئی) ایک عدد، کٹی ہوئی کالی مرچ ایک چائے کا چمچ، ہرا دھنیا (چوپ کیا ہوا) ایک کھانے کا چمچ، ٹکڑی ایک اسٹک، سفید تل دو کھانے کے چمچے، لہسن (چوپ کئے ہوئے) تین جوے، پانی ایک پیالی، نمک حسب ذائقہ، تیل تین کھانے کے چمچے۔

ترکیب: دیگچی میں تیل گرم کرکے لہسن، مرغی کے ٹکڑے اور آلو سنہری رنگ آنے تک پکائیں پھر پانی ڈال کر آلو گلنے تک پکائیں۔ اس میں ٹماٹر، شملہ مرچ اور ٹکڑی ملا کر تیز آنچ پر بھونیں۔ اس میں کالی مرچ، ہرا دھنیا، ہری پیاز اور نمک ملا لیں پھر تل اور انڈے سے ملا کر ڈش میں نکال لیں۔

ہرا ملائی تکہ

اجزاء: مرغی کے سینے دو عدد، لیموں کا رس دو کھانے کے چمچ، نمک حسب ذائقہ، پسا لہسن ادرک دو کھانے کے چمچ، پودینہ، ہرا دھنیا، ہری مرچ ایک پیالی (پیس لیں)، کریم ایک پیالی، لال مرچ پاؤڈر دو کھانے کے چمچ، گرم مصالحہ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ۔

ترکیب: مرغی کے سینے پر چھری کی مدد سے نشان لگائیں تمام اشیاء مرغی کے سینے پر لگا دیں اور دو گھنٹوں کے لیے فریج میں رکھ دیں۔ اوون کی ٹرے کو تیل سے چکنا کرکے مرغی کے ٹکڑے اس پر رکھیں اور

پہلے سے گرم اوون میں 180 پر بیس منٹ پکائیں۔ درمیان میں برش کی مدد سے ٹکڑوں پر تیل لگائیں۔ مزیدار ہرا مالائی تکہ تیار ہے۔ آپ چاہیں تو اسے باربی کیو کر سکتے ہیں۔

ٹماٹر گوشت

اجزاء: ٹماٹر آدھا کلو، گوشت آدھا کلو، پیاز ایک پاؤ، ادرک لہسن دو چائے کے چمچ، پسی لال مرچ دو چائے کے چمچ، پسا ہوا گرم مصالحہ آدھا چائے کا چمچ، جائفل جاوتری آدھا چائے کا چمچ، چھوٹی الائچی چار عدد، ہری مرچ چھ عدد، ہرا دھنیا گارنشنگ کے لیے تھوڑا سا، نمک حسب ذائقہ، تیل ایک کپ۔

ترکیب: تھوڑی سی پیاز لے کر کسی برتن میں تیل گرم کرکے فرائی کریں اور نکال کر الگ رکھ لیں۔ اسی تیل میں لہسن ادرک کا پیسٹ، نمک اور مرچ ڈال کر گوشت بھی شامل کر دیں اور اچھی طرح بھون لیں اب ٹماٹر اور بقیہ پیاز بھی ڈال کر گوشت گلنے تک پکنے دیں۔ جب گوشت گل جائے تو فرائی کی ہوئی پیاز اور اس کے ساتھ جائفل جاوتری کا پاؤڈر گرم مصالحہ اور چھوٹی الائچی بھی ڈال کر اچھی طرح بھون کر اتار لیں۔ ہری مرچ اور ہرا دھنیا چھڑک کر تناول کریں۔

مرچ پکوڑے

اجزاء: ہری مرچ لمبی دو درجن، بیسن ڈھائی سو گرام، لہسن بارہ جوے، ادرک 25 گرام، املی دس بارہ دانے، سفید زیرہ چائے کا ایک چمچ، سوڈا میٹھا ایک چٹکی، نمک، سرخ مرچ حسب ذائقہ، تیل یا گھی حسب ضرورت۔

ترکیب: بیسن کو چھان لیجیے۔ دو چار سبز مرچیں، چھ جوے لہسن، ادرک، نمک، سرخ مرچ اور زیرہ ملا کر باریک پیس لیجیے اور پھر بیسن میں ملا دیجیے۔ اب پانی ملا کر بیسن کو گاڑھا کر لیجیے۔ اس میں ایک چٹکی بھر بیکنگ پاؤڈر یا میٹھا سوڈا ملا کر ایک گھنٹے کے لیے چھوڑ دیجیے۔ املی کو دھو کر صاف کر لیجیے۔ اس میں نمک، سرخ مرچ، دو تین سبز مرچیں اور چھ جوے لہسن ملا کر باریک پیس لیجیے۔ مصالحہ تیار ہے۔ اب مرچوں کو دھو کر خشک کر لیجیے۔ انھیں اوپر سے ذرا سا کاٹ کر بیج نکال دیجیے اور مصالحہ بھر دیجیے۔ اب مصالحہ بھری ہری مرچیں بیسن میں اچھی طرح ڈبو ڈبو کر ہلکی آنچ پر تیل میں تل کر سرخ کر لیجیے۔

پشاوری کڑاھی

اجزاء: گوشت آدھا کلو، ٹماٹر ایک پاؤ، نمک ایک چائے کا چمچ، دھنیا کُٹا ہوا ایک چائے کا چمچ، ہلدی پاؤ چائے کا چمچ، کالا زیرہ پاؤ چائے کا چمچ، کالی مرچ پسی ہوئی ایک چائے کا چمچ، دہی دو کھانے کے چمچ، تیل آدھا کپ، لال مرچ پسی ہوئی دو کھانے کے چمچ، پیاز ایک عدد، ادرک لہسن ایک کھانے کا چمچ، ہرا دھنیا آدھی گڈی، گرم مصالحہ پسا ہوا ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: کڑاھی میں تمام اجزاء ڈال کر دھیمی آنچ پر پکائیں۔ جب گوشت گل جائے تو اس میں دھنیا، ہلدی اور تمام گرم مصالحہ ڈال لیں اور مزید پندرہ منٹ تک پکائیں۔ پھر دہی ڈالیں اور تمام ہرا مصالحہ ڈال کر دم پر رکھیں۔

☆ میلے آئینے کو اسپرٹ یا پیٹرول سے صاف کریں تو اس کے داغ دھبے ختم ہو جاتے ہیں۔

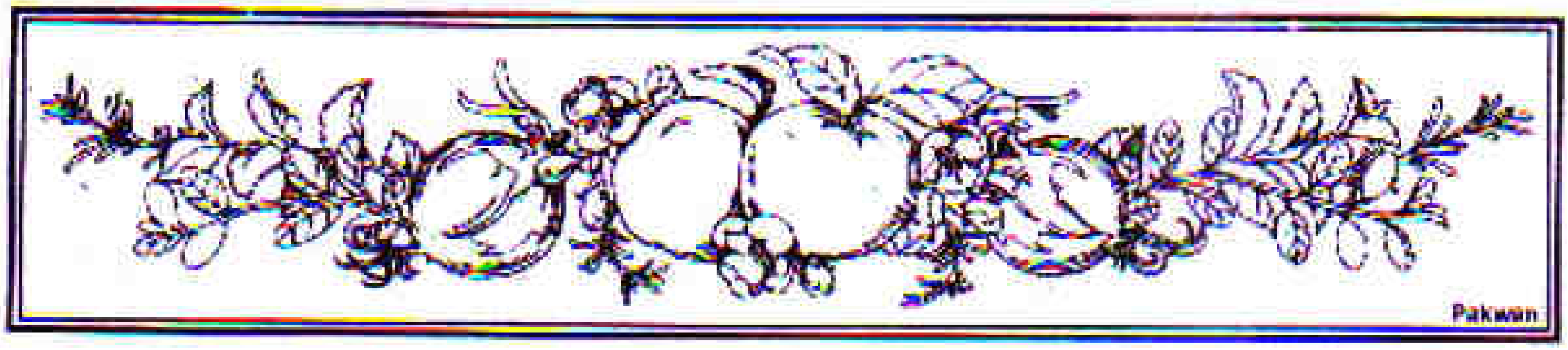

گوشۂ لطافت

ای سی جی

☆ڈاکٹر نے دیہاتی مریض سے ای سی جی کرانے کے لیے کہا۔ وہ لیبارٹری پہنچا تو انگریزی لفظ بھول گیا۔ سوچ سوچ کر اس نے کہا: بھائی سی این جی کرانی ہے۔

آلو کے پراٹھوں

☆شوہر: آلو کے پراٹھوں میں آلو تو نظر ہی نہیں آ رہے۔ بیوی: مٹھائی حلوے میں کیا ملتان نظر آتا ہے۔

پل

☆ہوا یوں کہ ایک پل پر سے ایک چیونٹی اور ہاتھی ساتھ ساتھ گزر رہے تھے۔ چیونٹی نے ہاتھی سے کہا: جب ہم دونوں ایک ساتھ اس پل پر سے گزرتے ہیں تو یہ پل لرزنے لگتا ہے۔

لوٹ

☆ایک دوست: ڈاکٹر پرچی پر ایسا کیا لکھ دیتے ہیں کہ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا لیکن میڈیکل اسٹور والا آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ دوسرا دوست: وہ لکھتا ہے کہ میں نے لوٹ لیا ہے اب تم لوٹ لو۔

نوٹ

☆ایک کنجوس آدمی کا گھر بارہویں فلور پر تھا۔ ایک دن اپنی بالکونی میں کھڑے ہو کر اپنا بٹوا نکالا تو ایک دس کا نوٹ ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔ وہ کنجوس شخص بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچا اور گارڈ سے پوچھا: میرا دس کا نوٹ کہاں گیا؟ گارڈ بولا: آپ بہت جلدی نیچے آ گئے نوٹ تو ابھی چھٹے فلور پر آ رہا ہے۔

امرود

☆ایک آدمی نے امرود لیے تو ایک میں سے کیڑا نکلا۔ اس نے دکاندار سے کہا: اس میں کیڑا نکلا ہے۔ دکاندار نے کہا بھائی صاحب! یہ تو اپنے اپنے نصیب کی بات ہے کیا پتا اگلی بار ہیرا نکلے۔ خریدار نے فوراً کہا: ٹھیک ہے پانچ کلو اور دے دو۔

پابند

☆ایک بچہ (دوسرے سے) میرے بھائی جان وقت کے بہت پابند ہیں۔ ایسی خوبی سب میں نہیں ہوتی۔ دوسرا بچہ: اچھا وہ کیسے؟ پہلا بچہ: وہ کھانے کی میز پر سب سے پہلے پہنچ جاتے ہیں۔

ہوا

☆ماسٹر صاحب: بھلا بتاؤ تو ساون کے موسم میں ہوا کس طرف سے چلتی ہے؟ شاگرد: ہوا تو دکھائی ہی نہیں دیتی جناب میں کیسے بتاؤں۔

فروری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد عدین حاجی عرفان حاجی عبدالستار لدھا کا رشتہ میدا مدثر غلام محمد کسباتی سے طے ہوا	کیم فروری 2021ء
2	فیصل محمد جاوید عبدالعزیز ادوانی کا رشتہ سعدیہ سنبل محمد جعفر محمد عمر سردار گندھ والا سے طے ہوا	کیم فروری 2021ء
3	مصطفیٰ محمد انیس محمد عمر کا کا رشتہ ہما محمد اقبال عبدالرحمٰن باولہ سے طے ہوا	2 فروری 2021ء
4	حاجی زین العابدین محمد یاسین محمد صدیق میمند ھا کا رشتہ فاطمہ عبدالجبار حاجی قاسم بیجوڑا سے طے ہوا	4 فروری 2021ء
5	محمد رضا محمد زبیر محمد حسین ایڈھی کا رشتہ یسریٰ عابد امان اللہ دیوان سے طے ہوا	4 فروری 2021ء
6	محمد علی محمد عارف ریحان محمد ماسے جی کا رشتہ انوشا محمد ایوب محمد صدیق کھریا والا سے طے ہوا	4 فروری 2021ء
7	اسماعیل منیر اسماعیل ملکنہ والا کا رشتہ سمیہ شکیل احمد ستار محمد جانگڑا سے طے ہوا	4 فروری 2021ء
8	حمید یمین ابو حنیف جانگڑا کا رشتہ شفا محمد فیصل حبیب جانگڑا سے طے ہوا	6 فروری 2021ء
9	محمد علی الطاف حسین محمد کیسودیا کا رشتہ ہدیٰ محمد زاہد موسیٰ کوکا نوا والا سے طے ہوا	6 فروری 2021ء
10	محمد وقاص غلام محمد حاجی حبیب کھریا والا کا رشتہ رخسار محمد حنیف رحمت اللہ کندوئی سے طے ہوا	6 فروری 2021ء
11	محمد نعمان رضا عبدالوہاب قادری حاجی عبداللطیف کھانانی کا رشتہ اریبہ الطاف حسین جان محمد کسباتی سے طے ہوا	6 فروری 2021ء
12	محمد اسامہ محمد الیاس سلیمان جانگڑا کا رشتہ واحبیہ عبدالقادر عبدالعزیز دادا سے طے ہوا	6 فروری 2021ء
13	انس حسن ہارون ولی محمد کندوئی کا رشتہ تحریم محمد صادق اسمٰعیل پوتھیا والا سے طے ہوا	8 فروری 2021ء
14	محمد مجتبیٰ عبدالصمد محمد اقبال کوزیا کا رشتہ آمنہ حنیف محمد صدیق اودھا والا سے طے ہوا	8 فروری 2021ء
15	محمد حماد محمد حلیم عبداللطیف میاں ری والا کا رشتہ زوبیا ایاز حاجی رحمت اللہ ساران پوری والا سے طے ہوا	10 فروری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
16	فیضان محمد سلیم عبدالعزیز سالما کا رشتہ بدئی محمد شبیر اللہ رکھا ابکالی سے طے ہوا	11 فروری 2021ء
17	محمد نجیب محمد عمران محمد ہارون چھنا کا رشتہ آمنہ محمد اشفاق محمد درویش سے طے ہوا	11 فروری 2021ء
18	محمد کبیر محمد شاہد علی محمد دھاسیا کا رشتہ آسیہ محمد سلیم ابا عمر ایدھی سے طے ہوا	11 فروری 2021ء
19	فرقان محمد آصف ہارون مینڈ ھا کا رشتہ حفصہ محمد اشرف پیر محمد دوجکی سے طے ہوا	12 فروری 2021ء
20	محمد حسین عبدالجبار نور محمد مون کا رشتہ ماہین محمد علی جان محمد جاگڑا سے طے ہوا	13 فروری 2021ء
21	محمد یامین محمد اقبال حاجی اسماعیل ایدھی کا رشتہ سروش محمد یاسین ابا عمر کوڈ وادالا سے طے ہوا	13 فروری 2021ء
22	عبداللہ محمد اشرف محمد یوسف غازی پورہ کا رشتہ نمرہ محمد جاوید جان محمد دوجکی سے طے ہوا	13 فروری 2021ء
23	احمد الطاف نار محمد جاگڑا کا رشتہ حمیرا احمد شاہد محمد عمر کسباتی سے طے ہوا	16 فروری 2021ء
24	احمد رضا محمد رشید محمد صدیق ٹی ٹی کا رشتہ سونیہ محمد یحیٰی حاجی در محمد خان شیخ سے طے ہوا	16 فروری 2021ء
25	احمد ظہور عبدالغفار باولی کا رشتہ سارہ محمد فیصل زکریا گاندھی سے طے ہوا	17 فروری 2021ء
26	محمد ریحان محمد سلیم عبدالعزیز احمد باوا ڈوسا کا رشتہ شفا محمد حنیف محمد موسانی سے طے ہوا	17 فروری 2021ء
27	محمد یونس محمد یوسف محمد قاسم کوٹری والا کا رشتہ حرمین ذیشان ہارون سیتی والا سے طے ہوا	17 فروری 2021ء
28	سعد احمد عبدالوحید عبدالعزیز پوپٹ پوترا کا رشتہ فاطمہ محمد رفیق عبدالعزیز پوپٹ پوترا سے طے ہوا	18 فروری 2021ء
29	نعمان محمد ناصر محمد صدیق کھاتانی کا رشتہ فضا شہزاد محمد یوسف تابانی سے طے ہوا	19 فروری 2021ء
30	محمد حماد محمد سلیم سلیمان کوڈ وادالا کا رشتہ رخسار عبدالناصر ابراہیم سے طے ہوا	20 فروری 2021ء
31	عبداللہ محمد حنیف حبیب ایدھی کا رشتہ مریم عبدالجبار عبدالستار چھنی سے طے ہوا	20 فروری 2021ء
32	عبدالغنی محمد زبیر ابا طیب بجرم چاری کا رشتہ ایمن محمد حنیف محمد صدیق میاں سے طے ہوا	22 فروری 2021ء
33	عبدالعظیم محمد اشرف عبدالستار رسا بودالا کا رشتہ زینب غلام محمد عبدالغفار کھاتانی سے طے ہوا	23 فروری 2021ء
34	حسن احمد محمد شعیب عبدالعزیز کوڈ وادی کا رشتہ فاطمہ عبدالجبار حسین کھاتانی سے طے ہوا	25 فروری 2021ء
35	حسنین حنیف حاجی محمد صدیق درویش کا رشتہ مسکان سہیل عبدالغفار جاگڑا سے طے ہوا	26 فروری 2021ء

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے

(شادی خانہ آبادی)

فروری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	اسامہ محمد عرفان محمد صدیق گنگ کی شادی الماس امتیاز حسین محمد علی خان سے ہوئی	4 فروری 2021ء
2	امیر حمزہ محمد شفیق محمد عثمان جھنگڑا کی شادی ثمرہ جاوید محمد اشرف ابوبکر عثمان سے ہوئی	5 فروری 2021ء
3	محمد حذیفہ محمد حنیف باعمر کوڈواوالا کی شادی اقصیٰ پرویز حاجی آدم غازی پورہ سے ہوئی	5 فروری 2021ء
4	احمد محمد یوسف عبدالستار دیوان کی شادی عروج عبدالشکور محمد موسیٰ دھارداڑوالا سے ہوئی	5 فروری 2021ء
5	محمد صدام محمد شریف صالح محمد کھاتائی کی شادی مریم محمد فیصل عبدالرحیم سوتی والا سے ہوئی	6 فروری 2021ء
6	عبدالقادر محمد توفیق ولی محمد کسباتی کی شادی عدیبہ عبدالوارث عبدالستار لوجیا سے ہوئی	5 فروری 2021ء
7	بلال غلام حسین محمد صدیق رانجڑیا کی شادی ثمل محمد اسلم محمد یوسف شیدی سے ہوئی	7 فروری 2021ء
8	محمد احمد رضا عبدالکریم محمد عمر تابانی کی شادی سندس سہیل جان محمد لاکھانی سے ہوئی	7 فروری 2021ء
9	محمد دانیال محمد اسلم رحمت اللہ قلوری کی شادی شمیرہ محمد طارق قاسم بکلیا سے ہوئی	7 فروری 2021ء
10	محمد حمزہ محمد الطاف محمد بلوانی کی شادی حفصہ عمران حاجی عبدالصمد بنہ والا سے ہوئی	11 فروری 2021ء
11	عبید عمر پرویز عمر ایوب کٹیا کی شادی ایمن محمود اسماعیل عیسیٰ کوٹھاری سے ہوئی	11 فروری 2021ء
12	محمد طلحہ محمد سہیل عبدالعزیز لدھا کی شادی مصفیرہ محمد امین محمد ہارون بھوت سے ہوئی	12 فروری 2021ء
13	محمد مزمل عبدالروف ابا طیب گدک والا کی شادی نازمین محمد عمران ابوبکر شیرڈی والا سے ہوئی	12 فروری 2021ء
14	اسامہ رحمت اللہ عبدالستار پدھا کی شادی حنا محمد حنیف عبدالستار گھانی والا سے ہوئی	12 فروری 2021ء
15	محمد عامر محمد یونس رحمت اللہ دوبکی کی شادی رخسار محمد امین عبدالغفار پٹیل سے ہوئی	12 فروری 2021ء
16	سلمان اختر عبدالعزیز کٹلری والا کی شادی حفصہ محمد اقبال عبدالرزاق سارن چوری والا سے ہوئی	12 فروری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
17	محمد فہد محمد اسلم محمد قاسم ایدھی کی شادی عائشہ محمد امین عبدالعزیز جاگڑا سے ہوئی	12 فروری 2021ء
18	محمد عبان محمد شعیب حاجی یوسف ٹی ٹی کی شادی دعا عبدالوحید محمد صدیق کسباتی سے ہوئی	12 فروری 2021ء
19	محمد احمد محمد مناف حاجی موسیٰ بلوانی کی شادی فرح ناز محمد علی عبدالحبیب گھیرائی سے ہوئی	12 فروری 2021ء
20	مزمل محمد عباس سلیمان حبیب بھنگڑا کی شادی عفت محمد یوسف محمد یونس خان سے ہوئی	14 فروری 2021ء
21	محمد عمر حاجی اختر حاجی قاسم ایدھی کی شادی عریشہ رضوان عبدالغفار کوڈواوالا سے ہوئی	18 فروری 2021ء
22	فرقان محمد یوسف عبدالستار تولہ کی شادی رابعہ محمد ایاز عبدالستار جاگڑا سے ہوئی	19 فروری 2021ء
23	بلال احمد غلام محمد اسماعیل روجھی کی شادی عائشہ محمد اقبال عبدالرحمٰن کھریا والا سے ہوئی	19 فروری 2021ء
24	سعید امین عبداللطیف جاگڑا کی شادی شفیعہ محمد فیصل حبیب جاگڑا سے ہوئی	19 فروری 2021ء
25	مدثر علی محمد جنید عبدالستار بھوڑا کی شادی ماریہ محمد جاوید حاجی موسیٰ بھوڑا سے ہوئی	19 فروری 2021ء
26	محمد سیرت شعیب اسماعیل ماگرول والا کی شادی مسکان فاطمہ گل محمد سلیمان مدراس والا سے ہوئی	19 فروری 2021ء
27	محمد عذیر محمد منیر جان محمد جاگڑا کی شادی مہک محمد یوسف عبدالرحمٰن بادلہ سے ہوئی	19 فروری 2021ء
28	وقاص امین عبدالستار کھاتانی کی شادی سعیدہ فضا ابوسعید منور علی شاہ ایس ایم ساجد حسن شاہ سعید سے ہوئی	19 فروری 2021ء
29	محمد عمیر محمد عارف محمد احمد ایدھی کی شادی الف محمد شعیب عبدالستار رولی سومار سے ہوئی	19 فروری 2021ء
30	فواد محمد حنیف جان محمد شیخا کی شادی حفصہ محمد مناف رحمت اللہ گیری سے ہوئی	19 فروری 2021ء
31	سلمان گل محمد ابا عمر مدراس والا کی شادی عائشہ عبدالصمد نور محمد اوجری سے ہوئی	20 فروری 2021ء
32	محمد فہد محمد یونس ستار سوسانی کی شادی لویزا محمد رضوان محمد اقبال سوتی والا سے ہوئی	21 فروری 2021ء
33	محمد حماد محمد سلیم سلیمان کوڈواوالا کی شادی رخسار عبدالناصر ابراہیم سے ہوئی	21 فروری 2021ء
34	ولید ابوطالب عبدالعزیز سون کی شادی رمشا عبدالرؤف محمد بشیر دیالہ سے ہوئی	21 فروری 2021ء
35	وقاص محمد عارف داؤد وادوساوالا کی شادی فرحت ناز یوسف رحمت اللہ پھوسرا سے ہوئی	26 فروری 2021ء
36	اسامہ محمد حسین تار محمد ایدھی کی شادی تیبا سکیل محمد یوسف یوپٹ پوترا سے ہوئی	26 فروری 2021ء
37	محمد علی انور حاجی عبدالرحمٰن بالاگام والا کی شادی عریبہ محمد عثمان حاجی محمد یوسف اودھا والا سے ہوئی	26 فروری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
38	طیب احمد علاؤ الدین ہارون شیخا کی شادی رقیہ عبدالصمد محمد امین کچھیارا سے ہوئی	26 فروری 2021ء
39	سعد محمد سلیم حاجی جان محمد کاپڑیا کی شادی مہک محمد فاروق عبدالغفار بھوت سے ہوئی	26 فروری 2021ء
40	محمد اسامہ عبدالرؤف عبدالحبیب بکھائی کی شادی مریم محمد یونس حاجی رحمت اللہ کھاتانی سے ہوئی	28 فروری 2021ء
41	محمد علی محمد حنیف عبدالعزیز پولانی کی شادی نمرہ محمد نعیم محمد صدیق میمیا سے ہوئی	28 فروری 2021ء
42	محمد احمد محمد اسماعیل عبدالغنی دھاروا ڈوالا کی شادی مصباح محمد اسماعیل محمد صدیق آکھاوالا سے ہوئی	28 فروری 2021ء

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی ☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی / چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی ☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی ☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنویئر لائف ممبر شپ کمیٹی بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کچی منگنی

فروری 2021ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	مزمل محمد عباس سلیمان حبیب ھنگورا کا رشتہ عنمہ محمد یوسف محمد یونس خان سے طے ہوا	یکم فروری 2021ء
2	طارق حبیب طیب پولانی کا رشتہ ہما احمد حسین غلام فاروق سعید سے طے ہوا	3 فروری 2021ء
3	محمد غلام عبداللہ حبیب کا رشتہ حمیرا غفار ابا عمر پاریکھ سے طے ہوا	9 فروری 2021ء
4	محمد بلال محمد شفیع حبیب موٹلیا کا رشتہ فاطمہ محمد سلیم محمد عثمان ڈانگرا سے طے ہوا	9 فروری 2021ء
5	عبدالقادر محمد یوسف جان محمد سولہ پوروالا کا رشتہ حرا محمد عرفان عبدالغنی وادی والا سے طے ہوا	10 فروری 2021ء
6	حبیب احمد توفیق احمد عبدالعزیز ناوڈیا کا رشتہ مریم محمد شاہد علی محمد دھامیا سے طے ہوا	11 فروری 2021ء
7	محمد احمد محمد اشرف ابا عمر کاپڑیا کا رشتہ جویریہ محمد فیصل محمد اقبال ڈوسانی سے طے ہوا	11 فروری 2021ء
8	محمد روحان محمد اشرف حاجی احمد لودھاوالا کا رشتہ آمنہ محمد جاوید سلیمان کھاتانی سے طے ہوا	12 فروری 2021ء
9	محمد متین محمد اقبال عبدالستار بھوری کا رشتہ مناہل ہاشم قاسم شیخانی سے طے ہوا	13 فروری 2021ء
10	زین العابدین محمد رفیق جان محمد ڈنڈیا کا رشتہ اقرا محمد انور محمد اسحاق غازی پورہ سے طے ہوا	13 فروری 2021ء
11	محمد عبید محمد شکیل عبدالعزیز دردیا کا رشتہ شمیلا جاوید نور محمد حاجی اسحاق کوکس واڈیا سے طے ہوا	17 فروری 2021ء
12	محمد اسد محمد علی عبدالحمید کولسیاوالا کا رشتہ عروسہ محمد شکیل عبدالعزیز دردیا سے طے ہوا	17 فروری 2021ء
13	محمد انس محمد یوسف محمد عمر پٹیل کا رشتہ نورآمنہ محمد یونس رحمت اللہ پدھا سے طے ہوا	17 فروری 2021ء
14	حسن محمد یاسین عبدالوحید واق کا رشتہ ثمرہ محمد یونس رحمت اللہ پدھا سے طے ہوا	17 فروری 2021ء
15	محمد میراج محمد امین حبیب اوجری کا رشتہ قراۃ العین محمد فاروق عبدالشکور غازی پورہ سے طے ہوا	18 فروری 2021ء
16	محمد حماد محمد الیاس محمد یوسف تنا کا رشتہ فہمیدہ عثمان محمد گھڑیالی سے طے ہوا	19 فروری 2021ء
17	احسن شکیل احمد عبدالستار راٹھور کا رشتہ تحریم فاطمہ محمد یوسف عبدالغفار جانگڑا سے طے ہوا	20 فروری 2021ء
18	محمد کبیر سہیل احمد عبدالعزیز آکھائی کا رشتہ ندا محمد یعقوب صالح محمد کسباتی سے طے ہوا	23 فروری 2021ء
19	محمد بلال محمد منیر ابا حسین کوڈواوالا کا رشتہ کائنات محمد حنیف محمد عثمان اہل سے طے ہوا	23 فروری 2021ء
20	زین العابدین محمد عرفان عبدالعزیز کھاتانی کا رشتہ عائشہ محمد عامر عبدالحمید عاربی سے طے ہوا	24 فروری 2021ء
21	محمد حمزہ رحیم بخش راحد جمعہ میرجا کا رشتہ آمنہ محمد نعیم محمد صدیق ماڈویا سے طے ہوا	26 فروری 2021ء

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم فروری 2021ء ---۔ 28 فروری 2021ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	یکم فروری 2021ء	عبدالعزیز حاجی رحمت اللہ کوچین والا	85 سال
-2	یکم فروری 2021ء	محمد فیروز عبدالعزیز جاگڑا	60 سال
-3	یکم فروری 2021ء	محمد بشیر عبدالستار موسانی	69 سال
-4	3 فروری 2021ء	زہرہ محمد صدیق ڈھڈی زوجہ عبدالمجید موتی	62 سال
-5	6 فروری 2021ء	سرفراز عبدالعزیز دوجکی	63 سال
-6	6 فروری 2021ء	محمد شعیب اسماعیل کوٹھاری	50 سال
-7	7 فروری 2021ء	غلام حسین عبدالستار کایا	76 سال
-8	8 فروری 2021ء	محمد عمر حاجی عثمان ڈوٹا نکیا	87 سال
-9	9 فروری 2021ء	عبدالرشید عبدالستار رباڈا گام والا	73 سال
-10	10 فروری 2021ء	فضیلہ عبدالغفار گوڑ زوجہ عبداللطیف خیدانہ والا	50 سال
-11	10 فروری 2021ء	طاہرہ بانو تار محمد موسانی زوجہ عبدالستار رغازی پورہ	39 سال
-12	11 فروری 2021ء	محمد صدیق آدم کھانانی	83 سال

نمبر	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-13	11 فروری 2021ء	زبیدہ عبدالحبیب پوپٹ پوترا زوجہ عبداللطیف پوپٹ پوترا	79 سال
-14	11 فروری 2021ء	شاہد ابراہیم بالاگام والا	71 سال
-15	11 فروری 2021ء	خدیجہ بانو حاجی عمر کرانی زوجہ عبدالستار تولہ	74 سال
-16	13 فروری 2021ء	عائشہ مقصود احمد منصوری زوجہ فیصل محمد یوسف افین والا	32 سال
-17	14 فروری 2021ء	عبدالرزاق عبدالستار درویش	76 سال
-18	14 فروری 2021ء	زبیدہ ابا عمر موسانی زوجہ عبدالکریم شیخانی	90 سال
-19	15 فروری 2021ء	محمد الطاف حاجی یونس بھوڑا	55 سال
-20	18 فروری 2021ء	زبیدہ رحمت اللہ ابراہیم جھوری زوجہ حسن علی عبداللہ بھائی	79 سال
-21	19 فروری 2021ء	عبدالستار عبدالغنی موسانی	78 سال
-22	21 فروری 2021ء	زہرہ عبدالرحمن کھاریلی زوجہ اسماعیل پونچھیو والا	85 سال
-23	22 فروری 2021ء	محمد عرفان محمد بشیر جانگڑا	54 سال
-24	23 فروری 2021ء	سارہ بائی عبدالرحمن بکیا زوجہ عبدالعزیز تجوری والا	91 سال
-25	23 فروری 2021ء	زبیدہ رحمت اللہ بکالی زوجہ عبدالستار جھوری	90 سال
-26	24 فروری 2021ء	الطاف حسین حاجی اسماعیل مینڈھا	62 سال
-27	25 فروری 2021ء	نجمہ عبدالستار راوساوالا زوجہ محمد صدیق آدم سردار گدھ والا	67 سال

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

برادری سے پرزور اپیل

بانٹوا میمن برادری سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ کے یہاں ہونے والی ہر خوشی کے موقع پر مہمانوں کو دعوت کا کھانا کھلانے کی ابتداء رات 10 بجے سے شب 10.30 بجے کے دوران کردیں تاکہ مہمانوں کو تکلیف سے نجات ملے اور موجودہ خراب اور غیر محفوظ حالات میں وہ بروقت اپنے اپنے گھروں کو پہنچ سکیں۔

آپ کے تعاون کا طلب گار

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

S.No.	Date	Name	Age
16	13-02-2021	Aisha Maqsood Ahmed Mansuri w/o. Faisal Muhammad Yousuf Afirwala	32 years
17	14-02-2021	Abdul Razzak Abdul Sattar Durvesh	76 years
18	14-02-2021	Zubeda Aba Umer Moosani w/o. Abdul Karim Sheikhani	90 years
19	15-02-2021	Muhammad Altaf Haji Younus Bhatda	55 years
20	18-02-2021	Zubeda Rehmatullah Ibrahim Bhuri w/o. Hassan Ali Abdullah Bakhai	79 years
21	19-02-2021	Abdul Sattar Abdul Ghani Moosani	78 years
22	21-02-2021	Zohra Abdul Rehman Khadeli w/o. Ismail Pothiawala	85 years
23	22-02-2021	Muhammad Irfan Muhammad Bashir Jangda	54 years
24	23-02-2021	Sara Bai Abdul Rehman Bikiya w/o. Abdul Aziz Tijoriwala	91 years
25	23-02-2021	Zubeda Rehmatullah Bakali w/o. Abdul Sattar Bhuri	90 years
26	24-02-2021	Altaf Hussain Haji Ismail Mandha	62 years
27	25-02-2021	Naima Abdul Sattar Osawala w/o. Muhammad Siddiq Adam Sardargadhwala	67 years

ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

Printed at: **Muhammed Ali — City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email: donate@bmjr.net

1st February to 28th February 2021

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-02-2021	Abdul Aziz Haji Rehmatullah Cochinwala	85 years
2	01-02-2021	Muhammad Feroz Abdul Aziz Jangda	60 years
3	01-02-2021	Muhammad Bashir Abdul Sattar Moosani	69 years
4	03-02-2021	Zohra Muhammad Siddiq Dandia w/o Abdul Majid Moti	62 years
5	06-02-2021	Sarfraz Abdul Aziz Dolki	63 years
6	06-02-2021	Muhammad Shoaib Ismail Kothari	50 years
7	07-02-2021	Ghulam Hussain Abdul Sattar Kaya	76 years
8	08-02-2021	Muhammad Umar Haji Usman Nautankia	87 years
9	09-02-2021	Abdul Rashid Abdul Sattar Balagamwala	73 years
10	10-02-2021	Fazila Abdul Ghaffar Gaila w/o. Altaf Khamidanawala	50 years
11	10-02-2021	Tahira Bano Tar Muhammad Moosani w/o. Abdul Sattar Ghazipura	39 years
12	11-02-2021	Muhammad Siddiq Adam Khanani	83 years
13	11-02-2021	Zubeda Abdul Habib Popatpotra w/o. Abdul Latif Popatpotra	79 years
14	11-02-2021	Shahid Ibrahim Balagamwala	71 years
15	11-02-2021	Khatija Bano Haji Umer Makrani w/o. Abdul Sattar Tola	74 years

S.NO	NAMES	DATE
12	☆.....Muhammad Asad Muhammad Ali Abdul Hameed Kolseyawala with Uroosa Muhammad Shakil Abdul Aziz Darvia	17-02-2021
13	☆.....Muhammad Anas Muhammad Yousuf Muhammad Umer Patel with Noor Amna Muhammad Younus Rehmatullah Piddah	17-02-2021
14	☆.....Hasan Muhammad Yaseen Abdul Waheed Dati with Nimra Muhammad Younus Rehmatullah Piddah	17-02-2021
15	☆.....Muhammad Mairaj Muhammad Amin Habib Ozri with Qurat-ul-ain Muhammad Farooq Abdul Shakoor Ghazipura	18-02-2021
16	☆.....Muhammad Hammad Muhammad Ilyas Muhammad Yousuf Tanna with Fehmida Usman Muhammad Ghariyali	19-02-2021
17	☆.....Ahsan Shakil Ahmed Abdul Sattar Rathore with Tahreem Fatima Muhammad Yousuf Abdul Ghaffar Jangda	20-02-2021
18	☆.....Muhammad Sameer Sohail Ahmed Abdul Aziz Akhai with Nida Muhammad Yaqoob Saleh Muhammad Kasbati	23-02-2021
19	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Munir Abba Hussain Kodvavwala with Kainat Muhammad Hanif Muhammad Usman Abbal	23-02-2021
20	☆.....Zainul Abideen Muhammad Irfan Abdul Aziz Khanani with Ayesha Muhammad Amir Abdul Hameed Aarbi	24-02-2021
21	☆.....Muhammad Hamza Rahim Bakhsh Rhid Juma Dhirja with Amna Muhammad Naeem Muhammad Siddiq Mandvia	26-02-2021

کچھی منگنی

FEBRUARY 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muzammil Muhammad Abbas Suleman Habib Bhangda with Anamta Muhammad Yousuf Muhammad Younus Khan	01-02-2021
2	☆.....Tariq Habib Tayyab Polani with Huma Ahmed Hussain Ghulam Farooq Syed	03-02-2021
3	☆.....Muhammad Ghulam Abdullah Habib with Humera Ghaffar Aba Umer Parekh	09-02-2021
4	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Shafi Habib Motiya with Fatima Muhammad Saleem Muhammad Usman Dangra	09-02-2021
5	☆.....Abdul Qadir Muhammad Yousuf Jan Muhammad Sholapurwala with Hira Muhammad Irfan Abdul Ghani Wadiwala	10-02-2021
6	☆.....Haseeb Ahmed Toufique Ahmed Abdul Aziz Navadia with Maryam Muhammad Shahid Ali Muhammad Dhamia	11-02-2021
7	☆.....Muhammad Ahmed Muhammad Ashraf Aba Umer Kapadia with Jaweriya Muhammad Faisal Muhammad Iqbal Dosani	11-02-2021
8	☆.....Muhammad Rohan Amdani Muhammad Ashraf Haji Ahmed Lodhawala with Amna Muhammad Jawed Suleman Khanani	12-02-2021
9	☆.....Muhammad Mateen M. Iqbal Abdul Sattar Bhuri with Manal Hashim Kassim Sheikhani	13-02-2021
10	☆.....Zain-ul-Abedin Muhammad Rafiq Jan Muhammad Dandia with Iqra Muhammad Anwar Muhammad Ishaq Ghazipura	13-02-2021
11	☆.....Muhammad Ubaid Muhammad Shakil Abdul Aziz Darvia with Shehnila Jawed Noor Muhammad Haji Ishaq Kokasvadia	17-02-2021

S.NO	NAMES	DATE
33	☆—Muhammad Hammad Muhammad Saleem Suleman Kodvawala with Rukhsaar Abdul Nasir Ibrahim	21-02-2021
34	☆—Waleed Abu Talib Abdul Aziz Moon with Ramsha Abdul Rauf Muhammad Bashir Dayala	21-02-2021
35	☆—Waqas Muhammad Arif Dawood Osawala with Farhat Naz Yousuf Rehmatullah Fusra	26-02-2021
36	☆—Osama Muhammad Hussain Tar Muhammad Adhi with Niha Sohail Muhammad Yousuf Popatpotra	26-02-2021
37	☆—Muhammad Ali Anwar Haji Abdul Rehman Balagamwala with Areeba Muhammad Usman Haji Muhammad Yousuf Lodhawala	26-02-2021
38	☆—Tayyab Ahmer Allaudin Haroon Sheikha with Ruqiya Abdul Samad Muhammad Amin Machiayara	26-02-2021
39	☆—Saad Muhammad Saleem Haji Jan Muhammad Kapadia with Mehak Muhammad Farooq Abdul Ghaffar Bhoot	26-02-2021
40	☆—Muhammad Usama Abdul Rauf Abdul Habib Bakhai with Maryam Muhammad Younus Haji Rehmatullah Khanani	28-02-2021
41	☆—Muhammad Ali Muhammad Hanif Abdul Aziz Polani with Nimra Muhammad Naeem Muhammad Siddiq Mesia	28-02-2021
42	☆—Muhammad Ahmed Muhammad Ismail Abdul Ghani Dharwadwala with Misbah Muhammad Ismail Muhammad Siddiq Akhawala	28-02-2021

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

جو لوگ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے: جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ (سورۃ البقرہ:۲۶۱)

S.NO	NAMES	DATE
21	☆.....Muhammad Umar Haji Akhtar Haji Qasim Adhi with Arisha Rizwan Abdul Ghaffar Kodvavwala	18-02-2021
22	☆.....Furqan Muhammad Yousuf Abdul Sattar Tola with Rabia Muhammad Ayaz Abdul Sattar Jangda	19-02-2021
23	☆.....Bilal Ahmed Ghulam Muhammad Ismail Dojki with Aisha Muhammad Iqbal Abdul Rehman Khadiawala	19-02-2021
24	☆.....Mohid Amin Abdul Latif Jangda with Shafia Muhammad Faisal Habib Jangda	19-02-2021
25	☆.....Muddasir Ali M. Junaid Abdul Sattar Bhatda with Maria Muhammad Jawed Haji Moosa Bhatda	19-02-2021
26	☆.....Muhammad Sameet Shoaib Ismail Mangrolwala with Muskan Fatima Gul Muhammad Suleman Madraswala	19-02-2021
27	☆.....Muhammad Uzair Muhammad Munir Jan Muhammad Jangda with Mehak Muhammad Yousuf Abdul Rehman Badla	19-02-2021
28	☆.....Waqas Ameen Abdul Sattar Khanani with Syeda Fiza Bano Syed Munawer Ali Shah S.M. Sajid Hassan Shah Syed	19-02-2021
29	☆.....Muhammad Umair Muhammad Arif Muhammad Ahmed Adhi with Illaf Muhammad Shoaib Abdul Sattar Wali Soomar	19-02-2021
30	☆.....Fawad Muhammad Hanif Jan Muhammad Sheikha with Hafsa Muhammad Munaf Rehmatullah Giri	19-02-2021
31	☆.....Salman Gul Muhammad Abba Umer Madraswala with Aisha Abdul Samad Noor Muhammad Ozri	20-02-2021
32	☆.....Muhammad Fahad M. Younus Sattar Moosani with Laviza M. Rizwan Muhammad Iqbal Motiwala	21-02-2021

S.NO	NAMES	DATE
9	☆—Muhammad Daniyal Muhammad Aslam Rehmatullah Fuloori with Shunaiza Muhammad Tariq Qasim Bhutkia	07-02-2021
10	☆—Muhammad Hamza Muhammad Altaf Muhammad Bilwani with Hafsa Imran Haji Abdullah Madinawala	11-02-2021
11	☆—Ubaid Umer Pervez Umer Ayub Katiya with Aiman Mehmood Ismail Essa Kothari	11-02-2021
12	☆—Muhammad Talha Muhammad Sohail Abdul Aziz Ladha with Musfira Muhammad Amin Muhammad Haroon Bhoot	12-02-2021
13	☆—Muhammad Muzzamil Abdul Rauf Aba Tayyab Gadagwala with Nazmeen Muhammad Imran Abu Baker Sherdiwala	12-02-2021
14	☆—Usama Rehmatullah Abdul Sattar Piddah with Hina Muhammad Hanif A. Sattar Ghaniwala	12-02-2021
15	☆—Muhammad Aamir Muhammad Younus Rehmatullah Dojki with Rukhsar Muhammad Amin Abdul Ghaffar Patel	12-02-2021
16	☆—Salman Akhtar Abdul Aziz Cutleriwala with Hafsa Muhammad Iqbal Abdul Razzak Saranpipriwala	12-02-2021
17	☆—Muhammad Fahad Muhammad Aslam Muhammad Qasim Adhi with Aisha Muhammad Amin Abdul Aziz Jangda	12-02-2021
18	☆—Muhammad Ibaan Muhammad Shoaib Haji Yousuf Nini with Dua Abdul Waheed Muhammad Siddiq Kasbati	12-02-2021
19	☆—Muhammad Ahmed Muhammad Munaf Haji Moosa Bilwani with Farha Naz Muhammad Ali Abdul Habib Kherani	12-02-2021
20	☆—Muzammil M. Abbas Suleman Habib Bhangda with Anamta Muhammad Yousuf Muhammad Younus Khan	14-02-2021

Wedding

FEBRUARY 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆...Usama Muhammad Irfan Muhammad Siddiq Gung with Almas Imtiaz Hussain Muhammad Ali Khan	04-02-2021
2	☆...Ameer Hamza Muhammad Shafiq Muhammad Usman Bhangda with Nimra Muhammad Ashraf Jawed Abu Baker	05-02-2021
3	☆...Muhammad Huzaifa Muhammad Hanif Aba Umer Kodvavwala with Aqsa Pervaiz Haji Adam Ghazipura	05-02-2021
4	☆...Ahmed Muhammad Yousuf Abdul Sattar Diwan with Urooj Abdul Shakoor Muhammad Moosa Dharwadwala	05-02-2021
5	☆...Muhammad Saddam Muhammad Shareef Saleh Muhammad Khanani with Mariam Muhammad Faisal Abdul Rahim Motiwala	05-02-2021
6	☆...Abdul Qadir Muhammad Taufiq Wali Muhammad Kasbati with Adeeba Abdul Waris Abdul Sattar Lobhia	05-02-2021
7	☆...Bilal Ghulam Hussain Muhammad Siddiq Rabdia with Namal Muhammad Aslam Muhammad Yousuf Shidi	07-02-2021
8	☆...Muhammad Ahmed Raza Abdul Karim Muhammad Umer Tabani with Sundas Sohail Jan Muhammad Lakhani	07-02-2021

S.NO	NAMES	DATE
22	☆.....Abdullah M. Ashraf M. Yousuf Ghazipura with Nimra M. Jawed Jan Muhammad Dojki	13-02-2020
23	☆.....Ahmed Altaf Tar Muhammad Jangda with Humaira Muhammad Shahid M. Umer Kasbati	16-02-2021
24	☆.....Ahmed Raza Muhammad Rashid Muhammad Siddiq Nini with Sonia Sheikh Muhammad Yahya Haji Dur Muhammad Khan Sheikh	16-02-2021
25	☆.....Ahad Zahoor Abdul Ghaffar Badla with Sarah Muhammad Faisal Zikaria Gandhi	17-02-2021
26	☆.....Muhammad Rehan Muhammad Salim Abdul Aziz Ahmed Bawadosa with Shifa Muhammad Hanif Muhammad Moosani	17-02-2021
27	☆.....Muhammad Younus Muhammad Yousuf Muhammad Kassam Kotriwala with Hermain Zeeshan Haroon Mitiwala	17-02-2021
28	☆.....Saad Ahmed Abdul Waheed Abdul Aziz Popatpotra with Fatima Muhammad Rafiq Abdul Aziz Popatpotra	18-02-2021
29	☆.....Noman Muhammad Nasir Muhammad Siddiq Khanani with Fiza Shehzad M. Yousuf Tabani	19-02-2021
30	☆.....Muhammad Hammad M. Saleem Suleman Kodvawala with Rukhsar Abdul Nasir Ibrahim	20-02-2021
31	☆.....Abdullah Muhammad Hanif Habib Adhi with Marium Abdul Jabbar Abdul Sattar Chatni	20-02-2021
32	☆.....Abdul Ghani Muhammad Zubair Aba Tayyab Bharamchari with Aiman Muhammad Hanif Muhammad Siddiq Mesia	22-02-2021
33	☆.....Abdul Azeem Muhammad Ashraf Abdul Sattar Sabuwala with Zainab Ghulam Muhammad Abdul Ghaffar Khanani	23-02-2021
34	☆.....Hassan Ahmed Muhammad Shoaib Abdul Aziz Kodvavi with Fatima Abdul Jabbar Hussain Khanani	25-02-2021
35	☆.....Hasnain Hanif Haji M. Siddiq Durvesh with Muskan Sohail Abdul Ghaffar Jangda	26-02-2021

S.NO	NAMES	DATE
10	☆ Muhammad Waqas Ghulam Muhammad Haji Tayyab Khadiawala with Rukhsaar Muhammad Hanif Rehmatullah Kandhol	06-02-2021
11	☆ Muhammad Noman Raza Abdul Wahab Qadri Haji Abdul Latif Khanani with Uraiba Altaf Hussain Jan Muhammad Kasbati	06-02-2021
12	☆ Muhammad Usama Muhammad Ilyas Suleman Jangda with Rida Abdul Qadir Abdul Aziz Dada	06-02-2021
13	☆ Anas Hassan Haroon Wali Muhammad Kandhoi with Tehreem Muhammad Sadiq Ismail Pothiawala	08-02-2021
14	☆ Muhammad Mujtaba Abdul Samad Muhammad Iqbal Kudiya with Amna Hanif Muhammad Siddiq Lodhawala	08-02-2021
15	☆ Muhammad Hammad Muhammad Salim Abdul Latif Mayariwala with Zobia Ayaz Haji Rehmatullah Saranpipriwala	10-02-2021
16	☆ Faizan Muhammad Saleem Abdul Aziz Samia with Huda M. Shabbir Allah Rakha Bakali	11-02-2021
17	☆ Muhammad Najeeb Muhammad Imran Muhammad Haroon Chikna with Amna Muhammad Ashfaq Muhammad Durvesh	11-02-2021
18	☆ Muhammad Kabir Muhammad Shahid Ali Muhammad Dhamia with Aasiya Muhammad Saleem Aba Umer Adhi	11-02-2021
19	☆ Furqan Muhammad Asif Haroon Mendha with Hafsa M. Ashraf Peer Muhammad Dojki	12-02-2021
20	☆ Muhammad Hussain Abdul Jabbar Noor Muhammad Moon with Maheen Muhammad Ali Jan Muhammad Jangda	13-02-2021
21	☆ Muhammad Yameen M. Iqbal Haji Ismail Adhi with Sarosh M. Yaseen Aba Umer Kodvawala	13-02-2021

Engagement

FEBRUARY 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆...Muhammad Adeen Haji Irfan Haji Abdul Sattar Ladha with Maida Mudassir Ghulam Muhammad Kasbati	01-02-2021
2	☆...Faisal Muhammad Jawed Abdul Aziz Advani with Sadia Sumbal Muhammad Jaffer Muhammad Umer Sardargadhwala	01-02-2021
3	☆...Mustafa Muhammad Anis Muhammad Umer Galla with Humna Muhammad Iqbal Abdul Rehman Badla	02-02-2021
4	☆...Haji Zainul Abiden Muhammad Yaseen Muhammad Siddiq Mendha with Fatima Abdul Jabbar Haji Qasim Bijuda	04-02-2021
5	☆...Muhammad Raza Muhammad Zubair Muhammad Hussain Adhi with Yusra Abid Amanullah Diwan	04-02-2021
6	☆...Muhammad Ali Muhammad Arif Jan Muhammad Maimini with Anoosha Muhammad Ayub Muhammad Siddiq Khadiawala	04-02-2021
7	☆...Ismail Munir Ismail Calcuttawala with Umama Shakeel Ahmed Tar Muhammad Jangda	04-02-2021
8	☆...Mohid Amin Abdul Latif Jangda with Shafia Muhammad Faisal Habib Jangda	06-02-2021
9	☆...Muhammad Ali Altaf Hussain Muhammad Kesodia with Huda Muhammad Zahid Moosa Koylanawala	06-02-2021

અય પાક વતન અય પાક વતન

હસનઅલી 'હિલાલ' (મર્હુમ)

વારી તુજ પર તન-મન-ધન
અય પાક વતન અય પાક વતન
કરશું તારૂં નિત્યે જતન..............
અય પાક વતન અય પાક વતન
રબની કૃપા તારા ઉપર છે
દુ:ખ આફતોથી નિત્યે પર છે
તારી ધરાને ચૂમે ગગન..............
અય પાક વતન અય પાક વતન
વારી તુજ પર તન-મન-ધન
અય પાક વતન અય પાક વતન
લીલુડાં છે પરચમ તારો
મધ્યમાં એની ચાંદ સિતારો
ફર ફર ઊડે આંગન આંગન.........
અય પાક વતન અય પાક વતન
કરશું તારૂં નિત્યે જતન
અય પાક વતન અય પાક વતન
કલ-કલ વહેતાં તારા ઝરણા
રૂપ-ઓજસ છે, તારા નમણા
જાણે ઉર્મિનું છે વહન..................
અય પાક વતન અય પાક વતન
વારી તુજ પર તન-મન-ધન
અય પાક વતન અય પાક વતન
તારા ખેતર હર્યા ભર્યા
ઉભા મોલ પર્યા-પાથર્યા
તું છે અલૌકિક ચમન..............
અય પાક વતન અય પાક વતન
વારી તુજ પર તન-મન-ધન
અય પાક વતન અય પાક વતન
જીવથી વ્હાલું તારૂં કણ કણ
સોના જેવી તારી રજકણ
કહ્યું 'હિલાલે' તારૂં કથન..............
અય પાક વતન અય પાક વતન
વારી તુજ પર તન-મન-ધન
અય પાક વતન અય પાક વતન

પ્યારા વતન

બિલાલ મેમન (મર્હુમ)

અય વતન, મારા વતન, પ્યારા વતન
દિલની રાહત આંખના તારા વતન
વિશ્વભરમાં સૌથી ઓ ન્યારા વતન
ગાઉં છું ગુણગાન હું તારા વતન
દિલ મહીં તુજ પ્રેમની ધારા વતન
વંદનો લાખો તને મારા વતન
તારી ધરતી તુજ સમંદરને ગગન
કેટલું રંગીન છે તારૂં ચમન
છે અનોખી તુજ બહારોની ફબન
કંટકો યે તારા છે જાણે સુમન
છે નઝારા રંગમગ તારા વતન
વંદનો લાખો તને મારા વતન
ઓ મુજાહિદો-શહિદોની ધરા
વિશ્વમાં અજરા અમર હો તુજ કથા
પાસબાં તુજ ઉમ્મતે ખયરૂલ વરા
તારો હામી ને મુહાફિઝ છે ખુદા
ખૂનથી સીંચાયા છે ક્યારા વતન
વંદનો લાખો તને મારા વતન
તારી રક્ષા તારી આઝાદી ને કાજ
અય 'બિલાલ' જો તો જરા ચોમેર આજ
શૌર્યતાઓ શુરાઓ પહેરીને તાજ
છે અનોખો રક્ષકો તારા વતન
વંદનો લાખો તને મારા વતન

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

મકબૂલ કચ્છી (મર્હુમ)

જમ્હુરી ઈસ્લામી હકૂમત
ખુદા તરફસે જુળેલ ન્યામત
નીલે ઝન્ડે ચન્દરતારો
મુલ્કી આય નિશાન

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

પૂરબ પચ્છમ વડા બ નાકા
ઈનમેં માજ઼ી ઐન ઈલાકા
બંગાલ, પંજાબ ને સરહદ
સિંધ બલુચિસ્તાન

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

દેસે ને પરદેસેં નામી,
ઈનજી કો સચ નાએં નિકામી
આજ઼ાદીજો આય હીંધોરો
સૌ એં જિતે સમાન

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

મુસ્લિમ, હિંદુ, બૌદ્ધ, ખ્રિસ્તી
પારસી, હરિજન નેં બઈ વસ્તી
ઐન મિળે બાલુડા ઈનજા
મોભતમેં મસ્તાન......

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

આંસુ, ઈઝ્ઝત, લોઈ, પસીનું
વિજ઼ા ભનાયોં પાઈયો પીનું
કયાસીં ઈનતા અનાંએ કેભો
તન, મન, ધન કુરબાન.......

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

આઝાદી

દિલકશ નીકલ્વી (મર્હુમ)

આઝાદી તારી હાલત પૂછું છું આજ તુજને
કેવા હસી ખુશીમાં વરસો ગયા છે તારા
રાખે છે કેમ તુજને, આ તારા ચાહનારા
હાલતનું તારી વર્ણન મુજને જરા કહી દે

* * *

હાલતની વાત મારી સાંભળ હવે ગુલામી
અશ્રુઓ સારી સારી વરસો ગયા છે મારા
એવા છે ચાહકો કે લાગે છે શત્રુ સારા
મારાજ ચાહકોએ લૂંટી છે લાજ મારી

* * *

રૂશ્વતના નામે આજ સહુ મુજને ઓળખે છે
મારી પલીત કેવી તેઓ કરે છે મારી
મુજથી ગુલામી તારી હાલત ઘણી છે સારી
માગુ છું ભીખ ત્યારે ખાવા મને મળે છે !

* * *

મારી છે આવી હાલત જીવન થયું છે ખારૂં
આ જિંદગીથી બહેતર આવે છે મોત મારૂં

* * *

દિલના આંગણાની દરેક સીમા સ્વચ્છ રાખો કે જગતની જે પણ વ્યક્તિનો તમારી જોડે ભેટો થાય બસ તે તમારા હૃદયના આશ્રમમાં સ્થાન મેળવવાના પ્રયાસો કરતી રહે. જગત જીવનની કસોટી તેનો આરંભ અને કસોટીનો અંત તેના મૃત્યુ બાદની તેના સદાકાળ જિંદગીમાં ગુણાકાર બાદબાકી આરંભથી અંત પર નિર્ભર બની પોતાના સ્થાનની સ્થાપના કરશે.

જાતે ગાડી જીપમાં બેસીને ગવર્નર આઝમખાન ગામડાના ગામડા ફરી વળતા અને દરેક ઠેકાણે મેમણ ખિદમત કમિટીનું રાહત કાર્ય જોઈને મેમણ વોલંટિયરો પાસે આવીને પૂછપરછ કરતા ત્યાં સુધી કે અમુક વોલંટિયરને નામથી ઓળખતા થઈ ગયા.

૧૯૬૦નો એ તુફાન એટલો જબરદસ્ત હતો કે પતંગા નામની જગ્યાના દરિયાકાંઠે લગભગ દસ હજાર ટનની જહાજ પાણીથી લગભગ ઊંચકાઈને દરિયા કાંઠાની રેતી ઉપર ઊભો રહી ગયો. ચટગાંવ બંદરની અતરાફમાં દરિયામાં ઊભેલા જહાજોના કેપ્ટનોને બાદમાં ખબર આપેલ કે તેમાં હજારો લાશોને દરિયામાં તણાઈ જતી જોઈ. ચટગાંવની કોઈ બિલ્ડિંગ યા જગાને નુકસાન થયું હોય તે ભાગ્યે જ જોવા મળ્યું. વીજળીના ખભા પણ બેવડા વળેલા જોવા મળ્યા.

રાહત કાર્યમાં મેમણ ખિદમત કમિટી લાગેલી હતી. તેજ દિવસોમાં ગવર્નર આઝમખાને વેપારીઓની એક મીટિંગ બોલાવેલ. ખાધાખોરાકી, મકાનો માટે ટીન, સીમેન્ટ, લોઢુ તેમજ બીજી ચીજોની સખ્ત અછત અને માંગ હોવાથી ગવર્નર આઝમખાને ચીજોની માંગ મૂકીને ખાત્રી આપી જેથી કરીને સરકારી ખાતાઓમાં પૈસા સલવાઈ ન જાય. ખુદ ગવર્નર એ રકમના ચેકો ઈશ્યુ કરશે અને ગવર્નર આઝમ ખાન જેવા માણસની આંખમાં આંસુ આવી ગયા જ્યારે એક પછી એક વેપારીએ પોતાના ગોદામોના માલની લીસ્ટ યા ચાવીઓ આઝમ ખાનની સામે રાખતા ગયા. ના પૈસાની વાત કે ના ભાવનો સવાલ.

આખરે બધું થાળે પડતું ગયું. સરકાર તરફથી મેમણ ખિદમત કમિટીને પ્રેસીડેન્ટ જનાબ શેઠ હાજી યુસુફને 'સીતારા-એ-ખિદમત'નો ઈલ્કાબ મળ્યો. ગવર્નર આઝમખાનની વિનંતીથી ચટગાંવમાં મેમણ ખિદમત કમિટીના વોલંટિયરોને માન આપવા એક મેળાવડો થયો. ગવર્નર ખાસ ચટગાંવ પધાર્યા અને પોતાના હાથે દરેક મેમણ વોલંટિયરને ચાંદ અ પંણ કરવા હાજર હતા પણ અડધાથી વધારે મેમણ વોલંટિયરો ગેરહાજર હતા. ગવર્નર આઝમ ખાને જ્યારે ખુલાસો પુછ્યો તો જવાબમાં કહેવામાં આવ્યું કે વોલંટિયરોનું કહેવું છે કે અમે અલ્લાહના વાસ્તે કામ કરેલ છે. અમોને ચંદ્રક કે પ્રસિદ્ધિ જોઈતી નથી.

આજે પણ મેમણોની ખિદમત કારકિર્દી એની એ જ રહેવા પામી છે બલ્કે સેવા પ્રવૃત્તિઓમાં ધરખમ વધારો થયો છે પરંતુ સત્તાસ્થાને એવા લોકો બિરાજી ગયા છે જેઓ મફતનું અને રૂશ્વતનું ખાતા નોકરશાહોની સગવડોમાં અને પગારમાં દર વર્ષે પારવાર વધારો કરી આપે છે જ્યારે અલ્લાહ વાસ્તે સેવા કરતી સામાજીક સંસ્થાઓ ઉપર કરવેરાઓના વિવિધ બોજ વધાર્યા કરે છે અને તેમની સેવાઓની કદર કરવાના બદલે તેમની યાતનાઓમાં વધારો કરે છે.

જો આપણા દેશના સત્તાસ્થાને આરૂઢ થઈ જતાં તકસાધુઓ સેવાભાવી વર્ગ પ્રત્યે આવું ઓરમાયું વર્તન દાખવવું બંધ નહીં કરે તો સાર્વજનિક સેવાક્ષેત્રે 'ખિદમત' આપવા માટે કોણ આગળ આવશે ? ●

બિરાદરીમાં વધી રહેલા કૂરિવાજો અને જે કૂરિવાજો છે તેને રોકવા માટે આપણે સૌએ સાથે મળીને કામ કરવું પડશે. આવો આપણે સૌ મળીને બિરાદરીની ભલાઈ માટે કૂરિવાજોની રોકથામ કરીએ.

કૂરિવાજોની રોકથામ અને બાંટવા મેમણ બિરાદરી

અબ્દુલ અઝીઝ વલી (મહુંમ)

Late Aziz Wali

કૂરિવાજ કે ખોટા રિવાજની શરૂઆત કયારે થઇ તેનું સંશોધન છતાં કોઇ ઇતિહાસ સામે આવતો નથી. કેટલાક રિવાજો શુભેચ્છા તરીકે આરંભ થયા હશે બાદમાં તે કૂરિવાજમાં ફેરવાઇ જાય છે.

કેટલાક કૂરિવાજો આરંભ થયા પછી થોડાક સમયમાં જ પોતાની મેળે ખતમ થઇ જાય છે જયારે કેટલાક કુલીફાલીને બહુ મોટું સ્વરૂપ ધારણ કરી લે છે.

આ કૂરિવાજો ફકત બાંટવા મેમણ બિરાદરીમાં જ નહિ પણ સમસ્ત મેમણ બિરાદરી નાના મોટા સ્વરૂપમાં મોજુદ પણ બાંટવાના મેમણો તેનું કંઇક વધારે પ્રમાણમાં પ્રચાર કરે છે. જો કે આ કૂરિવાજો આપણા દાદા-પરદાદાઓથી પ્રચલિત છે અને તેની રોકથામ માટે હંમેશા પ્રયાસો થયા છે જેમાં સફળતા પણ મળી છે.

પણ કહેવાય છે કે ને કે 'બકરૂં કાઢતાં ઊંટ પેઠું'ની કહેવત અનુસાર એક કૂરિવાજ બંધ થાય છે તો બીજા બે નવા શરૂ થઇ જાય છે જેમાં મહિલા વર્ગનો ખાસ હાથ હોય છે અને તેઓ ભારે મઝા પણ લ્ય. છે અને વધારી ચઢાવીને તેનો ભરપૂર પ્રચાર પણ કરે છે. આદી કાળથી ઘરમાં કૂરિવાજ નામે થતી લેતી દેતી વેવાઇ વેલાઓમાં સગા સંબંધીઓ વચ્ચે કરવામાં આવતી જેની બંને પક્ષોને જ ખબર હોય છે પણ તેનો પ્રચાર એટલો થાય છે કે ગામ આખાને ખબર પડી જાય છે અને કહે છે કે ઔરતના પેટમાં કોઇ વાત ટકતી નથી. આ કૂરિવાજોને મહિલાઓ પુરૂષો બધા વખોડે છે પણ તેના ઉપર અમલ કરવાનું ચૂકતા નથી.

ઘર ઘરમાં થતાં કૂરિવાજો સાથે કેટલાક જાહેર કૂરિવાજો હોય છે જેમાં ઘણા બંધ થઇ ગયા છે જે આ સાથે વાંચશું !

જમાત અને તેના ઓહદેદારો, સમાજસેવકો, વડીલો, નવયુવાનો આ સામે બાલ બત્તી ધરવા છતાં પણ આજે અનેક કૂરિવાજો આપણામાં મોજુદ છે.

બાંટવામાં શાદીની રાત્રે દુલ્હાનો 'વરઘોડો' કાઢવામાં આવતો અને શરણાઇઓના સુર સાથે ગામ આખામાં ફેરવવામાં આવતો હતો જેમાં પૂરી રાત વીતી જતી હતી જે માટે નવયુવાનોએ આંદોલન ઉપાડેલ અને વડીલોએ તેમાં સાથ આપેલ. આ રસમ બંધ થઇ એ જ રીતે દુલ્હન માટે સો તોલા ઝરીનો બુરખો બનાવવામાં આવતો જેનું વજન ઉપાડવું દુલ્હન માટે અસહય થઇ જતું હતું જેને પણ નવયુવાનોએ બંધ કરાવીને સફળતા મેળવી હતી. વરઘોડા બાદ શાદી પ્રસંગે મોલુદ પડવાની પ્રથા પણ ચાલુ હતી જે જમાત અને નવયુવાનોએ બંનેએ બંધ કરાવેલ. બાદમાં મસ્જિદમાં નિકાહ પઢાવવાનો થતા એની સાથે જોડાએલ ખટ બેસવાની પ્રથા અને બીજા રિવાજો

સબ્ર, શુક્ર, રિઝક

રજુઆતઃ નસીમ ઓસાવાલા

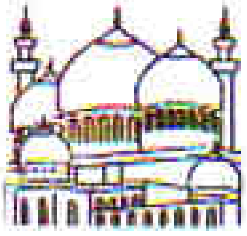

ઈન્સાન હિર્સ અને હવસ, લાલચ અને વાસનાનો બંદો છે. તેના કામમાં આ બેમાંથી કોઈ એક વસ્તુ જરૂર શામેલ હશે. અપવાદની વાત અલગ છે. સદંતર અલ્લાહ વાસ્તે કામ કરનારા ઓછા છે. ઈન્સાન જ્યારે મનનું ધાર્યું મેળવી નથી શકતો અને નિરાશ થઈ જાય છે તો એમ ચાહવા લાગે છે કે પોતાને જે નથી મળ્યું એ બીજા પાસે પણ રહેવા પામે નહિ. ઈસ્લામે ઈન્સાનને સંતોષનું શિક્ષણ આપ્યું. સબ્ર અને શુક્રની શિખામણ આપી. હિર્સ અને હવસના નુકસાનો તથા સબ્ર અને શુક્રના ફાયદા જણાવ્યા.

ઈન્સાની સફળતા અને નિષ્ફળતાનું માપ તેણે કેટલી દૌલત પ્રાપ્ત કરી, કેટલો સમૃદ્ધ થયો તેના ઉપરથી કાઢવામાં આવે છે. કુર્આન કહે છેઃ "સફળ તે છે જે આખેરતમાં સફળ રહે. દુન્યવી જીવન તો એક ખેલ છે, એ પરીક્ષામાં સફળ થનાર જ ખરેખર સફળ છે.

અલ્લાહના રસૂલ (સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમ) ફરમાવે છેઃ રિવાયત હઝરત અબુબ હુરયરા (રદિ.)ની છે અને સહીહ મુસ્લિમમાં નોંધાયેલી છે.)

"તે લોકોની તરફ જુઓ માલ અને દૌલત તથા દુન્યવી માન-મોભામાંથી તમારાથી ઉતરતા છે અને તે લોકો તરફ ન જુઓ જેઓ આ મામલામાં તમારાથી ચડિયાતા છે. અલ્લાહે તેમને જે કાંઈ આપ્યું છે તેની કદર તમે ત્યારે કરી શકશો અને તમારામાં તેનો આભાર માનવાની શુક્ર કરવાની લાગણી ત્યારે જ પેદા થઈ શકશે.

હ. સુહયલ રૂમી (રદિ.)ની એક બીજી રિવાયત ઈમામ મુસ્લિમે પોતાના હદીસ સંગ્રહ સહીહ મુસ્લિમમાં આ રીતે નોંધી છે.

અલ્લાહના રસૂલ સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમે ફરમાવ્યુંઃ

"મોમિનની અજબ હાલત હોય છે, તે જે હાલમાં હોય છે, તે જે હાલમાં પણ હોય છે તેમાં ભલાઈ અને નેકી એકત્ર કરે છે. તે જો તંગદસ્તી, બીમારી અને દુઃખમાં હોય છે તો સબ્ર કરે છે. ધીરજપૂર્વક આ તકલીફો સહન કરે છે અને જ્યારે સમૃદ્ધિની હાલતમાં હોય છે તો શુક્ર કરે છે. આ ઉપકારમાટે અલ્લાહનો આભાર માને છે. અને આ બંને હાલતો તેના માટે ભલાઈના કારણરૂપ બને છે. પોતાના પાસે જે કંઈ નથી તે બીજાઓ પાસેથી ઝૂંટવી લેવાની અથવા બીજાઓને પણ તેનાથી વંચિત કરી દેવાની તાલીમ ઈસ્લામ નથી આપતો. કુર્આન ફરમાવે છેઃ "બેશક અલ્લાહ બેશુમાર રિઝક આપે છે, જેને ચાહે છે.

૨૩ માર્ચનો દિવસ પાકિસ્તાનના ઈતિહાસમાં સોનેરી દિવસની હેસિયત રાખે છે

પાકિસ્તાન ઉપખંડના મુસલમાનોની દુઆઓ અને ઘણી બધી કુરબાનીઓથી મળ્યું છે. આ ઈસ્લામી દેશ એક દિવસ, એક રાત કે નાની અમથી જદ્દોજેહદથી નથી મળ્યું બલ્કે લાંબી જદ્દોજેહદના પછી મળ્યું છે. જ્યારે ઉપખંડના મુસલમાનોએ મહેસુસ કર્યું કે અંગ્રેજોની ઉપખંડથી વિદાય પછી તેઓ હિંદુસ્તાનની હિંદુ સરકારના ગુલામ બની જશે તો એમણે એક અલગ, ખુદમુખ્તાર ઈસ્લામી રાજ્યની સ્થાપનાની માંગણી કરી દીધી કેમકે કેમકે તેઓ હિંદુઓની નીતિ સમજી ચૂકયા હતા અને એ પણ જાણી ચૂકયા હતા કે હિંદુઓ સત્તામાં આવ્યા પછી મુસલમાનોથી પોતાના સેંકડો વર્ષોનો બદલો પણ લેશે જે તેમણે મુસલમાન બાદશાહોની પ્રજા બનીને ગુજાર્યાં હતા. બસ આ અહેસાસ અને આ અમલનું પ્રદર્શને મુસલમાનોની આંખો ખોલી દીધી અને એ દરમ્યાન તેમણે કાઈદે આઝમની નેતાગીરી પણ મળી ગઈ. જીન્નાહ સાહેબનો સંબંધ પણ ગુજરાતી બિરાદરીથી હતો. તેમણે ઉપખંડના મુસલમાનોને એકઠા કરવાનું બીડું ઝડપ્યું અને આઝાદીનો સંદેશ સંભળાવીને લોકોને જાગૃત કર્યાં.

હઝરત કાઈદે આઝમ પણ ગુજરાતી બિરાદરીથી સંબંધ ધરાવતા હતા એટલે તેને જોઈને પૂરી ગુજરાતી બિરાદરી તેમની હેઠળ આવી ગઈ અને આ બિરાદરીએ પાકિસ્તાનની સ્થાપના માટે કમર કસી લીધી પછી તો તેમણે જાન-માલની કુરબાની આપી. પાકિસ્તાન ચળવળને સદ્દર, મજબૂત અને આર્થિક રીતે મજબૂત કરવાનું બીડું ઝડપ્યું અને એ રીતે દિલો જાનથી મોહબ્બત કરી કે કે એ દેશ જેના વિષે ભારતના અમુક કટ્ટર હિંદુઓનો ખ્યાલ હતો કે અમુક દિવસોનો મહેમાન હશે.

મેમણ-ગુજરાતી બિરાદરીએ પાકિસ્તાન સ્થાપના સમયે દિલ ખોલીને ફંડ આપ્યું હતું. ફંડ દરેક કોઈ પણ ચળવળની સફળતા માટે જરૂરી હોય છે જેનો કાઈદે આઝમને અહેસાસ હતો એટલે તેમણે જરૂરત પડવા પર સૌથી પહેલા મેમણ-ગુજરાતી બિરાદરીથી રજુ કર્યું અને બિરાદરીએ કાઈદે આઝમને નિરાશ ન થવા દીધા બલ્કે દિલ ખોલીને પોતાની તીજોરીના દરવાજા તેમની સામે ખોલી દીધા. સર આદમજી હાજી દાઉદે તો પાકિસ્તાનની સ્થાપના માટે અને ત્યાર બાદ તેની સફળતા માટે કાઈદે આઝમની સેવામાં કોરો ચેક અર્પણ કર્યો હતો જેના પર પોતાના હસ્તાક્ષર કર્યાં હતા અને કાઈદે આઝમને અધિકાર હતો કે તેઓ જેટલી ઈચ્છે તેટલી રકમ ચેક ઉપર લખી દે. બીજા મેમણોની જેમ બાંટવાના શાહ સોદાગર શેઠ હાજી હબીબ હાજી પીરમોહંમદ કલકત્તાવાલા (મર્હુમ), શેઠ હાજી આદમ પીરમોહંમદ ઈસ્હાક જાંગડા અને શેઠ હુસેન કાસીમ દાદા (મર્હુમ) વિગેરેએ પાકિસ્તાન ચળવળમાં અમલી અને નાણાંકિય સહકાર કર્યો. તે સિવાય મેમણ બિરાદરીના અનેક વેપારીઓ અને ઉદ્યોગપતિઓએ પાકિસ્તાનની સ્થાપનામાં નડતી મુશ્કેલીઓ દૂર કરવામાં મોખરેની ભૂમિકા ભજવી. આ લોકોએ દેશમાં નવા ઉદ્યોગો, ફેકટરીઓ અને મિલો તેમજ કારખાનાઓ સ્થાપી ફકત આ દેશને આર્થિક રીતે મજબૂત જ નથી બનાવ્યો બલ્કે લોકોને રોજગારની સવલતો આપીને તેની મુશ્કેલીઓ અને પરેશાનીઓને દૂર કરી. પાકિસ્તાનમાં દર વર્ષે ૨૩ માર્ચનો દિવસ એક રાષ્ટ્રીય તહેવારની હેસિયત રાખે છે. આ દિવસ જોશ અને જઝબા સાથે મનાવવાથી ફકત આપણી જવાબદારી પૂરી નથી થતી બલ્કે તેની સલામતી અને સફળતા માટે કોશિષો કરતા રહેવાની પણ આપણી જવાબદારી છે તેના માટે આપણે રાત-દિવસ અથાક મહેનત અને કોશિષો કરવાની રહેશે. અલ્લાહ કયામત સુધી આ દેશને સલામત અને કાયમ રાખે.

અલ્લાહકે હુઝુરમેં સર તો ઝુકા કે દેખ...

મોંઘેરૂં જીવન મળ્યું તો જીવી લઈએ
એક થઈને સહુ આગળ વધતા રહીએ
દિમાગને દૂર રાખી દિલને સાથ આપતા રહીએ
સર્વત્ર આપણે પ્રેમનું ભાથું પીરસતા રહીએ
શબ્દોને બદલે નયનોને વાંચતા રહીએ
જો શ્વાસ થંભે ત્યારે અટકી જઈએ,
મારી તો આટલી સીધી સાદી સમજ છે કે
જીવીએ ત્યાં સુધી આપણે પ્રેમથી જીવતા રહીએ

આજના વ્યવહારિક જીવનમાં સામાજીક સમજણ એ એક સભ્યતા છે, તેને કદી સંસ્કાર ના કહી શકાય, સંસ્કારી માનવ તો દયા, કરૂણા, નમ્રતા જેવા મઝહબના અનેક સદ્‌ગુણોથી છલોછલ હોય છે. જેનામાં આવા સંસ્કારો હોય તે કદી પણ પોતાના ભૌતિક અધિકાર માટે લડવા તૈયાર નથી થતો. તે કદી પણ સ્વાર્થને કિંમતી નહીં ગણે. શાંતિ અને સત્યની અમૂલ્ય કિંમત તેને સમજાઈ ગયેલ હોવાથી, ગમે તેવું ભૌતિક નુકશાન સહન કરી લેવામાં તે કદી પણ પોતાની પ્રસન્નતા ગુમાવતો નથી.

વર્તમાનના આ વિજ્ઞાનના યુગમાં જ્યાં જુઓ ત્યાં જમાનાની ચાલ બદલાતી જણાશે. કુદકે ને ભૂસકે વિજ્ઞાન નવી નવી શોધો આપે છે જેના પરિણામનો વિચાર કર્યા વિના માનવી તે રંગે રંગાતો જાય છે. આ વિજ્ઞાનના અવનવા સાધનોમાં તે સુખ માને છે, પણ આ સાધનોમાં ક્યાંય સંસ્કારનો વારસો નથી, જ્યાં સંસ્કારનો વારસો ના હોય ત્યાં સુખનું સ્થાન ક્યાંથી હોય ?

ભૌતિક વિજ્ઞાનથી સર્જન થયેલા સાધનોએ માનવને નિર્માલ્ય બનાવ્યો છે. જો માનવ નિર્માલ્ય બને તો પછી તેનાથી સર્જીત થતો સમાજ ક્યાંથી બળવાન બને ? આપણા સમાજમાં નિર્માલ્યતા સિવાય કશું જ દેખાતું નથી. આ બધું આપણે છતી આંખે નિહાળીએ છીએ. આ વાસ્તવિકતા અને સત્યને જાણવા છતાં આવી વિષમ પરિસ્થિતિમાં આપણે કંઈક પરિવર્તન લાવવા માટે વિચારતા નથી.

સ્વાર્થબુધ્ધિ અને વેરભાવ તો ખરજવા ઉપરની ખંજવાળ જેવા પસંદ પડી ગયેલા મનગમતા દુશ્મનો છે. દુઃખોની માત્ર ફરિયાદ કરવી અને દુઃખ ઉત્પાદનના કારખાના સમાન અવગુણોને છોડવા નહિં તો બાવળને પાણી પાવું અને કાંટાની ફરિયાદ કરવી તેના જેવું ગણાશે. આવી અનેક કમનસીબીના આપણે શિકાર બની ગયા છીએ એવું તમને નથી લાગતું.

આ બધાથી છુટકારો મેળવવા માટે આપણા પ્યારા પયગમ્બર હઝરત મોહમ્મદ મુસ્તુફા (સ.અ.વ.) આપને એક ખૂબજ સચોટ રસ્તો બતાવ્યો કે અલ્લાહની રસ્સીને મજબૂત પકડી લો અને મારી સુન્નતોની પેરવી કરો. દીન અને દુનિયામાં કામ્યાબ થશો.

છેલ્લા મારા પપ્પાએ વર્ષો પહેલાં એક વાત કહી હતી કે, બેટા મતીન તું પાસ થઈશ તો તને સાયકલ અપાવીશ અને નાપાસ થઈ તો પાછળ કેરીયરવાળી સાયકલ અપાવીશ, આ વાત હજુ પણ મારા પણ ઝહનમાં આવતી નથી ? જો તમને આ વાત ઝહનમાં આવી ગઈ હોય તો જરૂર મને સમજાવશો. હું તમારો આભારી રહીશ.

અલ્લાહ કે હજુર મેં
સર તો ઝુકા કે દેખ,
મિલતા હૈ કયા નમાઝમેં
સજદે મેં જા કે દેખ

'વતન ગુજરાતી'ના સૌજન્યથી

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દૂ-ગુજરાતી માસિક

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Memon Samaj

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia

Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

March 2021 Shaban 1442 Hijri - Year 66 - Issue 03 - Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

'બીલ્કીસ' ઉપલેટવી

મિન્ઝા એબ અલ્લાહ છુપાયા જ કર તું
ગુન્હેં સે હમેશાં બચાયા જ કર તું

જો સીધો હો રસ્તો બતાયા જ કર તું
ને ઉિન્તે હમેશાં હલાયા જ કર તું

અસાં તોજા બન્દા, ખુદા તું અસાંજો
ખતાયું અસાંજીયું નિભાયા જ કર તું

તું દિલમેં નબીજી મુહબ્બત વીઝી ડે
મદીનેજા મન્ઝર બતાયા જ કર તું

સદા આપ મોહતાજ દુનિયામેં રખ તું
ને ઇઝઝત અસાંજી વધાયા જ કર તું

સદા દૂર રખ નફરતેં સે અસાં કે
મુહબ્બતજી બારિશ વસાયા જ કર તું

હી નાચીઝ 'બીલ્કીસ'જી આરઝુ આય !
તોઝે સામે હિનડે ઝૂકાયા જ કર તું

ના'તે રસૂલે મકબૂલ (સ.અ.વ.)

રાહત બાંટવાવી (મર્હૂમ)

ન હો કાં મુહબ્બત મને એમનાથી
મુહબ્બત છે ખુદ રબને ખયરૂલ વરાથી
મળી શાન પાછી શાહે અંબિયાથી
ફરી કાબા કાબા થયો બુતકદાથી
એ હો રંક કે હો પછી રાય જગનો
ફર્યું કોણ ખાલી દરે મુસ્તફાથી
જગત આવ્યું હસ્તીમાં એહમદના સદકે
બસરને મળી ઉચ્ચતા મુજતબાથી
ઝુકો તો ઝુકો માત્ર એકજ ખુદાને
સુણાવ્યો આ સંદેશ ગારે હિરાથી
ન હાંસિલ થશે એને ખાલિકની કુરબત
જે રાખે છે દુરી રસૂલે ખુદાથી
રહ્યું'તું ફકત બે કમાનોનું અંતર
મળ્યા આપ મેરાજમાં જો ખુદાથી
ન મળશે જગતમાં તને ક્યાંયે 'રાહત'
એ દિલ મળશે રાહત મદીના જવાથી